بلبلِ مدینہ محمد اویس رضا قادری کی پڑھی ہوئی مشہور نعتوں کا مجموعہ

نعت 25

روحِ کائنات

مرتب

محمد عرفان ثاقب قادری

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور

نام کتاب .... روحِ کائنات

موضوع .... محمد اویس رضا قادری کا پڑھا ہوا نعتیہ کلام

مرتب .... محمد عرفان ثاقب قادری

تعداد ۶۰۰

کمپوزنگ .... عبدالسلام/قمرالزمان رائل پارک لاہور

کاپی پیسٹنگ .... تنویر احمد

تاریخ اشاعت .... نومبر ۲۰۰۴ء

قیمت .... -/160 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد

کاظمی کتب خانہ شاہی روڈ رحیم یار خان

مکتبہ قادریہ عطاریہ موتی بازار راولپنڈی

احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ راولپنڈی

مکتبہ فیضانِ سنت لائق علی چوک واہ کینٹ

مکتبہ فیضانِ مدینہ مین بازار لالہ موسیٰ

مکتبہ رضائے مصطفی انارکلی بازار کھاریاں

فہرست

پنجابی (حصہ سوم)

مناقب (حصہ چہارم)

سلام (حصہ پنجم)

اِنتساب

بصد احترام وادب بنام غوث الثقلین شہنشاہ بغداد
قطبِ ربانی غوثِ صمدانی محبوب سبحانی شہباز لامکانی
حضور پُرنور سیّدنا غوث اعظم حضرت شیخ

سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف۔

نیاز آگین

ثناء خوان رسول

محمد عرفان ثاقب قادری
صادق آباد ضلع رحیم یار خان

۱۶ دسمبر ۲۰۰۴ء

خوش نصیبی

تحریر-عزیزالدین خاکی

نعت شریف سننا حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے اور نعت شریف پڑھنا حضرت حسانؓ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سنت ہے اِس طرح نعت پڑھنا اور سننا سعادت کی بات ہے۔

وطنِ عزیز پاکستان پر اللہ تعالیٰ کا کرم خاص ہے کہ یہاں نعت شریف کو سننے والے اور نعت شریف کو والہانہ انداز سے پڑھنے والے کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ ویسے تو پورے ملک میں خوشالحان ثناء خوانانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں' لیکن فروغِ نعت کے حوالے سے اور نعت خوانی کے حوالے سے عروس البلاد (کراچی) سرفہرست ہے' یہاں کے بے شمار خوش الحان ثناء خوانوں میں سے ایک جناب اویس رضا قادری بھی ہیں۔ جو پورے ملک میں ہی نہیں بلکہ عالمِ اسلام میں شعبۂ نعت خوانی اور اپنے لاجواب اَنداز کی وجہ سے بے حد مقبول ہیں اُن کی پڑھی ہوئی حمدیں-نعتیں-سلام اَور مناقب عوام الناس میں بہت مقبول ہیں۔ اَویس رضا قادری اِس حوالے سے بھی بہت خوش نصیب ہیں کہ اِن کی پڑھی ہوئی حمدیں-نعتیں-سلام اَور مناقب کو ہمارے محترم دوست اور صادق آباد کی جانی پہچانی شخصیت جناب محمد عرفان ثاقب قادری صاحب یکجا کر کے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ میں عرفان ثاقب قادری

صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں' کیونکہ اُن کی اس سے قبل بھی کئی تالیفات منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ میں اپنی جانب سے اور اِدارہ ''دُنیائے نعت کراچی'' کی جانب سے رُوح کائنات کی شاندار اشاعت پر مرتب موصوف کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے اللہ رب العزت سے دُعا گو ہوں کہ وہ اس بندۂ عاجز یعنی عرفان ثاقب قادری کی اس سعی کو قبول فرمائے۔

آمین.................... نیازمند

عزیز الدین خاکی القادری

مدیر۔ دُنیا نعت کراچی

یکم دسمبر ۲۰۰۴ء

کرم کی برسات

خداوند قدوس کی ذات والا صفات کا لاکھ لاکھ شکر ہے، جس نے مجھ جیسے تہی دوست و تہی دامن کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ثناء خوان بنایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ذکر کی شرح "وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ" میں تمام محدثین مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس ذکر کے لفظ کا مفہوم رب العالمین کی تعریف ہے مدح و ثناء ہے دوسرے مقام پر "لَهُ لَحَافِظُوْنَ" کا ارشاد ہے جس کے معنی قرآنِ کریم کو تحریف اور ترجمہ میں ردّ و بدل سے حفاظت کا ذمہ خود خالقِ کائنات نے لے لیا ہے، یعنی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی اعلان بھی حفاظت میں ہے اور تا قیامت رہے گا۔ نعت تخلیقِ کائنات کی اساس ہے نعت عقیدت و محبت کا استعارہ ہے نعت تقدیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے نعت متاع دارین ہے قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قصیدہ ہے ایک ایک سورہ پاک سرکار کی صفات معلّٰی اور ایک ایک حرف ثواب کا ورق مجلّٰی ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود و سلام پڑھ رہے ہوں تو انسان کی سعی توصیف و ثناء کس شمار میں ہوگی سرکارِ مدینہ سرور قلب و سینہ کے ساتھ جتنی سچی عقیدت ہوگی، اتنا ہی سرمایہ نعت میسر ہوگا نعت جیسے مقدس و معطر، معنبر و اطہر اور اعلیٰ و ارفع موضوع پر لکھوں میری کیا بساط! صرف اتنا عرض کر رہا ہوں کہ یہ مجموعہ نعت بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت خواں الحاج محمد اویس رضا قادری کی پڑھی

ہوئی نعتوں کا اِنتخاب روح کائنات اس عظیم بارگاہِ اقدس میں پیش کرنے کی سعادت اس لیے حاصل کر رہا ہوں نہ جانے حضور ساقئ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا حرف پسند آجائے اور میری عاقبت سنور جائے فروغ نعت کے حوالے سے عروس البلاد (کراچی) سرفہرست ہے۔ یہاں کے بے شمار خوش الحان ثناء خوانوں میں ایک نام محمد اویس رضا قادری کا ہے جو پورے ملک میں ہی نہیں بلکہ عالم اسلام میں شعبہ نعت خوانی اور اپنے مخصوص انداز کی وجہ سے بے حد مقبول ہیں اس حقیقت سے کون اِنکار کر سکتا ہے کہ نعت وہ معراج سخن ہے جو مردہ دِلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیدار کرتی ہے اس شخص پر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان خاص ہوتا ہے' جو بڑی خوش الحانی سے نعت شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں یہ صفت بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت خوان الحاج محمد اویس رضا قادری کو بھی عطا کی ہے اویس رضا قادری نعت شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ نعت شریف لکھتے بھی ہیں انہوں نے کافی نعتیں منقبتیں اور سلام لکھے ہیں ان میں کئی نعتیں بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ جن میں چند ایک یہ ہیں (۱) میں مدینے چلا' میں مدینے چلا (۲) حضور ایسا کوئی انتظار ہو جائے (3) تظمینِ اعلیٰ حضرت کے کلام پر' چمک مجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے (۴) ہو کرم سرکار اب تو ہو گئے غم بے شمار منقبتوں میں حضور غوثِ اعظم کی منقبت شیاءً للہ یا عبدالقادر کافی مشہور ہوئی ہے اس کے علاوہ دولہا شاہ سبزواری کی منقبت بھی کافی مشہور ہوئی ہے اس کتاب روح کائنات میں الحاج محمد اویس رضا قادری کی پڑھی ہوئی حمدیں' نعتیں' منقبتیں اور سلام شامل ہیں حصہ اوّل میں حمد باری تعالیٰ

حصہ دوئم میں اُردو نعتیں حصہ سوئم میں پنجابی نعتیں حصہ چہارم میں مناقب اولیاء اور حصہ پنجم میں سلام شامل ہیں میں محترم عزیز الدین خاکی جو کہ دُنیائے نعت کراچی کے مدیر اور مشہور معروف نعت خوان ونعت گو بھی ہیں اُن کا شکریہ ادا کرتا جنہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر اِس کتاب روح کائنات کے لیے تبصرہ لکھا اور مفتی محمد اختر سعیدی صادق آباد کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں' جنہوں نے اس کتاب کے لیے تقریظ لکھی حسنِ ترتیب میں معاونت کرنے والے مکتبہ فیضانِ مدینہ' اور مکتبہ عطاریہ صادق آباد کا بھی شکر گزار ہوں خداوندکریم اُنہیں اجرِ عظیم عطافرمائے۔ آمین

بارگاہِ ربّ العزت میں دُعا گو ہوں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت خواں صحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذوقِ سخن پر تمام مسلمانوں کو چلنے اور گامزن رہنے کی توفیق عطافرمائے۔ آمین

اور اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اِس کتاب روح کائنات کو میرے لیے بخشش کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

دُعاؤں کا طالب

ثناءخوانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

محمد عرفان ثاقب قادری

مکان نمبر ۱۳ گلی نمبر ۴ جناح ٹاؤن

صادق آباد ضلع رحیم یار خاں

۱۶ دسمبر ۲۰۰۴

☆

تقریظ

مفتی اعظم صادق آباد مفتی محمد اختر سعیدی دامت برکاتہم العالیہ

مدرسہ غوثیہ نقشبندیہ صادق آباد (ایم اے عربی ایم اے اسلامیات)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نعتوں کا مجموعہ ''روحِ کائنات'' مختلف مقامات سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ دیکھ کر دل بہت خوش ہوا واجب الاحترام محمد عرفان صاحب ثاقب قادری کی محنت و کاوش قابلِ ستائش ہے۔ پہلے بھی کئی نعتوں کے مجموعے تیار کر چکے ہیں اور چھپ کر منظرِ عام پہ آ چکے ہیں۔ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب قلب میں موجزن ہو تو اُٹھتے بیٹھتے ذکرِ رسول ہی وردِ زبان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ موصوف مذکور کو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال فرمائے اور اِن کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

ایں دُعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

مفتی محمد اختر سعیدی قادری

مدرسہ غوثیہ نقشبندیہ صادق آباد

ضلع رحیم یار خان

حصہ اوّل

حمد باری تعالیٰ

حمد باری تعالیٰ

یا اللہ ھو' یا اللہ ھو' یا اللہ ھو' یا اللہ ھو
یا اللہ ھو' یا اللہ ھو' یا اللہ ھو' یا اللہ ھو

تو ہی مالک بحر و بر ہے یا اللہ ہو یا اللہ ہو
تو ہی خالق جن و بشر ہے یا اللہ ہو یا اللہ ہو

تیرا چرچا گلی گلی ہے ڈالی ڈالی کلی کلی ہے
واصف ہر اِک گل و ثمر ہے یا اللہ ہو یا اللہ ہو

دُنیاجب پانی کو ترسے رم جھم رم جھم برکھا برسے
ہر اِک پر رحمت کی نظر ہے یا اللہ ہو یا اللہ ہو

رَات نے جب سر اپنا چھپایا چڑیوں نے یہ ذِکر سنایا
نغمہ بار نسیمِ سحر ہے یا اللہ ہو یا اللہ ہو

بخش سگِ عطار کو مولا واسطہ تجھ کو اس پیارے کا
جو سب نبیوں کا سرور ہے یا اللہ ہو یا اللہ ہو

محمد الیاس عطار قادری

حمد باری تعالیٰ

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

لا موجود الا اللہ لا مشہود الا اللہ

لا مقصود الا اللہ لا معبود الا اللہ

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

اللہ واحد و یکتا ہے ایک خدا بس تنہا ہے
کوئی نہ اس کا ہمتا ایک ہی سب کی سنتا ہے

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

جز میں وہ ہے کل میں وہ رنگ و بوئے گل میں وہ
افغانِ بلبل میں وہ نغمات قلقل میں وہ

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

بلبل طوطی پروانہ ہر اِک اُس کا دِیوانہ
قمری اُس کا مستانہ مور چکور کا جانا نہ

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

مولا دِل کا زنگ چھڑا قلب نوری پائے جلا

دِل کو کر دے

آئینہ اِس میں چمکے یہ کلمہ

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

لا الـــہ الا اللہ امـــنـــا بـرسـول الـلّٰــہ

مفتی اعظم ہند مصطفٰی رضا نوری

حمد باری تعالیٰ

اللہ اللہ ہو اللہ اللہ ہو
اللہ اللہ ہو اللہ اللہ ہو
وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا
اللہ اللہ ہو اللہ اللہ ہو
تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں شافع عطایا تمہیں دافع بلایا
اللہ اللہ ہو اللہ اللہ ہو
کوئی تم سا کون آیا
وہ کنواری پاک مریم وہ نفخت فیہ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل ہے
اللہ اللہ ہو اللہ اللہ ہو
یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

اللہ اللہ ہو اللہ اللہ ہو

فاذا فرغت فانصب یہ ملا ہے تجھ کو منصب
جو گدا بن چکے اب اٹھو وقت بخشش آیا
کرو قسمت عطایا

اللہ اللہ ہو اللہ اللہ ہو

والی الالہ فارغب کرو عرض سب کے مطلب
تمہیں کو تکتے ہیں سب کرو اُن پہ اپنا سایہ
بنو شافع خطایا

اللہ اللہ ہو اللہ اللہ ہو

ارے اے خدا کے بندو کوئی میرے دِل کو ڈھونڈو
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

اللہ اللہ ہو اللہ اللہ ہو

ہمیں اے رضا تیرے دِل کا پتہ چلا بہ مشکل
در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
نہ پوچھ کیسا پایا

اللہ اللہ ہو اللہ اللہ ہو

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی

حمد باری تعالیٰ

کہتی ہے یہ پھولوں کی ردا اللہ ہو اللہ
اشجار کے پتوں نے پڑھا اللہ ہو اللہ
اللہ ہو اللہ   اللہ ہو اللہ

بادل نے آسمان پہ لکھا اللہ ہو اللہ
پربت کی قطاروں کی ردا اللہ ہو اللہ
اللہ ہو اللہ   اللہ ہو اللہ

ہو سورہ یٰسین کہ ہو سورۂ اخلاص
قرآن کے لفظوں کی صدا   اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ
اللہ اللہ ہو اللہ اللہ ہو

خوشبو کرن اُجالے دھنک اور کہکشاں
ذاکر ہیں تیرے ارض و سماء اللہ ہو اللہ
اللہ ہو اللہ   اللہ ہو اللہ

کرتا ہے ثناء تیری برستا ہوا پانی
دریا بھی ہیں مصروف ثناء اللہ و اللہ

اللہ ہو اللہ   اللہ ہو اللہ

شبنم گری جو پھولوں پر پڑھتی ہوئی ثناء
بلبل نے یہ دیکھ کر کہا اللہ ہو اللہ ہو

اللہ ہو اللہ   اللہ ہو اللہ

جب نزع کے عالم ہو مولا یہ اُجاگر
ورد زباں ہو ذِکر تیرا اللہ ہو اللہ

اللہ ہو اللہ   اللہ ہو اللہ

نثار علی اُجاگر

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یارب عزوجل

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یا رب
نیک کب اے میرے اللہ بنوں گا یا رب

کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا
کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یا رب

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیش نظر
سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یا رب

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رب

قبر میں گر نہ محمد ﷺ کے نظارے ہوں گے
حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یا رب

گھپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہو گا
قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یا رب

قبر محبوب کے جلووں سے بسا دے مالک
یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یا رب

اذن سے تیرے سر حشر کہیں کاش! حضور ﷺ
ساتھ عطارؔ کو جنت میں رکھوں گا یا رب

محمد الیاس عطار قادری

گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولا عزوجل

گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولا
مجھے نیک انسان بنا میرے مولا

میری سابقہ ہر خطا میرے مولا
تو رحمت سے اپنی مٹا میرے مولا

تو قدرت سے اپنی بدل نیکیوں سے
ہر اِک میری لغزش خطا میرے مولا

مجھے اِستقامت تو ایماں پہ دے دے
بخیر ہو خاتمہ میرے مولا

ہو قدموں میں سرکار کے جب میرا سر
تو ایماں پہ اُس دم اُٹھا میرے مولا

تجھے تو خبر ہے میں کتنا بُرا ہوں
تو عیبوں کو میرے چھپا میرے مولا

تو لے گا اگر عدل سے کام اپنے
میں ہوں مستحق نار کا میرے مولا

تجھے واسطہ تیری رحمت کا یا رب
جہنم سے مجھ کو بچا میرے مولا

جو رحمت تیری شامل حال ہو تو
ٹھکانہ ہے جنت مرا میرے مولا

تو مسجود میرا میں ساجد ہوں تیرا
تو مالک میں بندہ ترا میرے مولا

تو مطلوب میرا میں طالب ہوں تیرا
مجھے دے دے اپنی وِلا میرے مولا

ہے فرمان قرآن میں تیرا
تو سن لے میری اِلتجا میرے مولا

نہ محتاج کر تو جہاں میں کسی کا
مجھے مفلسی سے بچا میرے مولا

مجھے بھی دِکھا دے تو جلوہ نبی کا
یہی ہے میری اِلتجا میرے مولا

جنہوں نے کہا ہے دعاؤں کا مجھ سے
تو کر دے سبھی کا بھلا میرے مولا

ہے کعبے پہ نظریں عبید رضا کی
ہوں مقبول ہر اک دُعا میرے مولا

محمد اویس عبید رضا

اللہ' اللہ' اللہ' اللہ

اللہ' اللہ' اللہ' اللہ

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو
جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحانہٗ
عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اللہ' اللہ' اللہ' اللہ

عرش و فرش و زمان و جہت اے خدا
جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ ترا
ذرے ذرے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا
قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو

اللہ' اللہ' اللہ' اللہ

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو
تو منزہ مکاں سے مبرّہ زسو
علم و قدرت سے ہر جا ہے تو کو بکو
تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عفو

اللہ، اللہ، اللہ، اللہ

نغمہ سبحان گلشن میں چرچا ترا
چہچہے ذکرِ حق کے ہیں صبح و مسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا
سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ

خواب نوری میں آئیں جو نورِ خدا
بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدہ
جگمگا اُٹھے دِل چہرہ ہو پر ضیاء
نوریوں کی طرح شغل ہو ذِکر ہو
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ

مفتیٔ اعظم ہند مصطفیٰ

ہوں میں نادم گناہوں پہ یارب عزوجل

ہوں میں نادم گناہوں پہ یارب
مجھ پہ رحمت کی ہو نظر یارب
جتنی گھڑیاں ہوں عمر کی باقی
عافیت سے وہ ہوں بسر یارب
خوف آتا ہے کانپ اُٹھتا ہوں
یاد آتا ہے جب سفر یارب
آہ بدکاریاں بڑھیں حد سے
بن چکا قلب بھی حجر یا رب
تو گنہگار پر کرم فرما
بہر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ یا رب
بخش دے مجھ کو بے سبب مولا
اور جنت میں دے دے گھر یا رب
خاتمہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں
میرا ایمان پر تو کر یا رب

روح نکلے گی جھوم کر میری
ہو گی دیدِ حضور گر یا رب

دے جوارِ نبی میں جاء مجھ کو
نہ پھرا مجھ کو در بدر یا رب

حج کا ہر سال دے شرف مولا
ساتھ مرشد کے ہو سفر یا رب

مرشدی ساتھ لے کے چلیں طیبہ
آرزو آئے میری بر یا رب

سامنے سبز سبز گنبد ہو
جب اُٹھاؤں جدھر نظر یارب

عشق سرکار سے ہو دِل روشن
نہ ملے مجھ کو مال و زر یا رب

جب کہیں بھی ہو ذکر طیبہ کا
آنکھ ہو جائے میری تر یا رب

دے بقیع میں عبیدؔ کو مدفن
موت طیبہ میں بخش کر یا رب

محمد اویس عبیدؔ رضا

حمد باری تعالیٰ (پنجابی)

اللہ دا نام لییۓ مولا دا نام لییۓ
اک پل نہ غافل ہوییۓ صبح تے شام لییۓ
ہر شے دا خالق اللہ مالک تے رازق اللہ
اوہدی عبادت کر ییۓ اُس توں انعام لییۓ
اللہ دانام لییۓ مولا دا نام لییۓ

مشکل نوں ٹالن والا سب نوں اوہ پالن والا
بن کے ہمیشہ اُس دے سچے غلام رہییۓ
اللہ دا نام لییۓ مولا دا نام لییۓ

نبیاں دا ناصر اللہ ولیاں دا رہبر اللہ
اللہ دے راہ تے مرییۓ عالی مقام لییۓ
اللہ دا نام لییۓ مولا دا نام لییۓ

رب دے پیارے اُتے ھاں عربی لاڈلے اُتے
رج رج درُود پڑھیے کملی نوں تھام لییۓ
اللہ دا نام لییۓ مولا دا نام لییۓ

دامن ولیاں دا پھڑیئے اللہ نوں راضی کریئے
توحیدی میخانے چوں بھر بھر کے جام لیئے
اللہ دا نام لیئے مولا دا نام لیئے
آکھاں امین آکھاں نال یقین آکھاں
قائم توحید اُتے زِندگی تمام رہیئے
اللہ دا نام لیئے مولا دا نام لیئے

امین انجم

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حساب خندۂ بے جا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِ سلم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین ربنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

اعلیٰ حضرتؒ

شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سیّد سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقرِ علمِ ہُدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرِ معروف و سرّی معروف دے بے خود سری
جند حق میں گِن جنید باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیر حق دُنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بو سعید سعدِ زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اُٹھا

قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے

احسن اللہ لھم رزقاً سے دے رزق حسن

بندہ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ

دے حیاتِ دِین محی جانفزا کے واسطے

طور عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا

دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہر ابراہیم مجھ پر نار غم گلزار کر

بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دِل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال

شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیاء کے واسطے

دے محمد ﷺ کے لیے روزی کر احمد کے لیے

خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے

عشق حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے

حب اہلِ بیت دے آلِ محمد ﷺ کے لیے

کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دِل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر
اچھے پیارے شمس دِین بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر
حضرت آلِ رسول مقتدا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

پر ضیاء کر سب کا چہرہ حشر میں اے کبریا
شہہ ضیاء الدین پیر با صفا کے واسطے

احینافی الدین والدنیاسلام باالسلام
قادری عبد السلام عبد رضا کے واسطے

اپنے اچھوں کی محبت دولت علم و عمل
دے وقار الدین عبد مصطفیٰ کے واسطے

عشق احمد میں عطا کر چشم تر سوزِ جگر
پیر الیاس عاشق خیر الوریٰ کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عزو علم و عمل
عفوٗ عرفاںٗ عافیت مجھ بے نوا کے واسطے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

☆☆

لاالــــــــــہ الا اللہ　　　مـحـمدالرسول اللہ

لامــوجــود الااللہ　　　لامشھـــود الااللہ

لامــقــصــود الااللہ　　　لامــعبــود الااللہ

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

وہ ہے منزہ شرکت سے　　پاک سکون و حرکت سے

کام ہیں اُس کے حکمت سے　　کرتا ہے سب قدرت سے

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

اللہ واحد و یکتا ہے　　ایک خدا بس تنہا ہے

کوئی نہ اُس کا ہمتا ہے　　ایک ہی سب کی سنتا ہے

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

میں ہوں بندہ وہ مولی　　کون ہے اپنا اُس کے سوا

میں ہوں اس کا وہ ہے مرا　　جس نے بنایا اور پالا

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

مولی دِل کا زنگ چھڑا　　قلب نوری پائے جِلا

دل کو کر دے آئینہ　　جس میں چمکے یہ کلمہ

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

حصہ دوم
نعتیہ کلام

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحَمٖ

یَااَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْاَمَمٖ

وَفَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَ فِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْهُ فِیْ عِلْمٍ وَلَا کَرَمٖ

وَکُلُّهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِاَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمَ

مُنَزَّہ عَن شَرِیکٍ فِی مَحَاسِنِہٖ
فَجَوہَرُ الحُسنِ فِیہِ غَیرُ مُنقَسِمِ

فَمَبلَغُ العِلمِ فِیہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ
وَاَنَّہٗ خَیرُ خَلقِ اللّٰہِ کُلِّہِمِ

ثُمَّ الرِّضَا عَن اَبِی بَکرٍ وَ عَن عُمَرَ
وَعَن عَلِیٍ وَ عَن عُثمَانَ ذِی الکَرَمِ

یَارَبِّ جَمعًا طَلَبنَا مِنکَ مَغفِرَۃً
وَحُسنَ خَاتِمَۃٍ یَا وَاسِعَ الکَرَمِ

یَا رَبِّ بَالمُصطَفٰے بَلِّغ مَقَاصِدَنَا
وَاغفِرلَنَا مَامَضٰی یَا بَارِیَٔ النَّسَمِ

امام شرف الدین بوصیری

غم ہو گئے بے شمار آقا

غم ہو گئے بے شمار آقا — بندہ تیرے نثار آقا
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا — آقا آقا سنوار آقا
منجدھار پہ آکے ناؤ ٹوٹی — دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا
ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری — للّٰہ یہ بوجھ اُتار آقا
ہلکا ہے اگر ہمارا پلہ — بھاری ہے ترا وقار آقا
مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے — تم کو تو ہے اختیار آقا
میں دور ہوں تم تو ہو مرے پاس — سن لو میری پکار آقا
مجھ سا کوئی غمزدہ نہ ہو گا — تم سا نہیں غمگسار آقا
تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے — میں وہ کہ بدی کو عار آقا
سویا کیے نابکار بندے — رویا کیے زار زار آقا

اتنی رحمت رضاؔ پہ کر دو
لَا یَقْرَبُہُ الْبَوَار آقا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

لطف اُن کا عام ہو ہی جائے گا

لطف اُن کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

شاد ہے فردوس یعنی ایک دِن
قسمت خدام ہو ہی جائے گا

یاد رہ جائیں گی یہ بے باکیاں
نفس تو تو رام ہو ہی جائے گا

بے نشانوں کا نشان مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

سائلو دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

یاد ابرو کرکے تڑپو بلبلو!
ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا

مفلسو! اُن کی گلی میں جا پڑو
باغِ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

گر یوں ہی رحمت کی تاویلیں رہیں
مدح ہر اِلزام ہو ہی جائے گا

غم تو اُن کو بھول کر لپٹا ہے یوں
جیسے اپنا کام ہو ہی جائے گا

عاقلو اُن کی نظر سیدھی رہے
بوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا

اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر
بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
مرے مولا میرے آقا ترے قربان گیا

آہ وہ آنکھ کہ ناکام تمنا ہی رہی
ھائے وہ دِل جو ترے در سے پر ارمان گیا

دل ہے وہ دِل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

انہیں جانا اُنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للّٰہ الحمد میں دُنیا سے مسلمان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

جان و دِل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

پھر اٹھا ولولۂ یادِ مغیلانِ عرب

پھر اٹھا ولولۂ یادِ مغیلانِ عرب
پھر کھینچا دامنِ دِل سوئے بیابانِ عرب

باغ فردوس کو جاتے ہیں ہزارانِ عرب
ہائے صحرائے عرب ہائے بیابانِ عرب

دل وہی دل ہے جو آنکھوں سے ہو حیرانِ عرب
آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دِل سے ہوں قربانِ عرب

صدقے ہونے کے چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار
کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستانِ عرب

صدقے رحمت کے کہاں پھول کہاں خار کا کام
خود ہے دامن کشِ بلبل گل خندانِ عرب

چرچے ہوتے ہیں یہ کمھلائے ہوئے پھولوں میں
کیوں یہ دن دیکھنے پاتے جو بیابانِ عرب

ہشت خلد آئیں وہاں کسب لطافت کو رضاؔ
چار دن برسے جہاں ابرِ بہارانِ عرب

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

جو بنوں پر ہے بہارِ چمن آرائی دوست

جو بنوں پر ہے بہارِ چمن آرائی دوست
خلد کا نام نہ لے بلبل شیدائی دوست

تھک کے بیٹھے تو درِ دل پہ تمنائی دوست
کون سے گھر کا اجالا نہیں زیبائی دوست

مہر کس منہ سے جلو داری جاناں کرتا
سایہ کے نام سے بیزار ہے یکتائی دوست

مرنے والوں کو یہاں ملتی ہے عمرِ جاوید
زندہ چھوڑے گی کسی کو نہ مسیحائی دوست

حسن بے پردہ کے پردے نے مٹا رکھا ہے
ڈھونڈھنے جائیں کہاں جلوۂ ہر جائی دوست

شوق رو کے نہ رُکے پاؤں اُٹھائے نہ اُٹھے
کیسی مشکل میں ہیں اللہ تمنائی دوست

رنج اعدا کا رضا چارہ ہی کیا ہے کہ انہیں
آپ گستاخ رکھے رکھے حلم وشکیبائی دوست

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعتِ نبی لکھنے کا روح قدس سے ایسی شاخ

مولیٰ گلبن رحمت زہرا سبطین اس کی کلیاں پھول
صدیق و فاروق و عثمان حیدر ہر ایک اس کی شاخ

شاخِ قامت شہ میں زلف و چشم و رخسار و لب میں
سنبل نرگس گل پنکھڑیاں قدرت کی کیا پھولی شاخ

اپنے ان باغوں کا صدقہ وہ رحمت کا پانی دے
جس سے نخل دِل میں ہو پیدا پیارے تیری ولا کی شاخ

یادِ رُخ میں آہیں کر کے بن میں میں رو یا آئی بہار
جھومیں نسیمیں نیساں برسا کلیاں چٹکی مہکی شاخ

ظاہر و باطن اوّل و آخر زیب فروغ و زینِ اصول
باغ رسالت میں ہے تو ہی گل غنچہ جڑ پتی شاخ

آلِ احمد خذ بیدی یا سیّد حمزہ کن مددی
وقتِ خزانِ عمر رضا ہو برگ ہدیٰ سے نہ عاری شاخ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

تمہارے ذرّے کے پرتو ستارہائے فلک

تمہارے ذرّے کے پرتو ستار ہائے فلک
تمہارے فعل کی ناقص مثل ضیائے فلک

اگرچہ چھالے ستاروں سے پڑ گئے لاکھوں
مگر تمہاری طلب میں تھکے نہ پائے فلک

تمہاری یاد میں گزری تھی جاگتے شب بھر
چلی نسیم ہوئے بند دید ھائے فلک

مرے غنی نے جواہر سے بھر دیا دامن
گیا جو کاسۂ مہ لے کے شب گدائے فلک

یہ مٹ کے ان کی روش پر ہوا خود ان کی روش
کہ نقش پا ہے زمیں پر نہ صوت پائے فلک

یہ اہلِ بیت کی چکی سے چال سیکھی ہے
رواں ہے بے مدد دست آسیائے فلک

رضا یہ نعت نبی نے بلندیاں بخشیں
لقب زمینِ فلک کا ہوا سمائے فلک

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوش تر ایڑیاں

جا بجا پر تو فگن ہیں آسمان پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں

ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دُنیا کا تاج
جس کی خاطر مر گئے منعم رگڑ کر ایڑیاں

ہائے اُس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیئے
بے تکلف جس کے دِل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

اے رضا طوفان محشر کے تلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو ہیں کشتیِ اُمت کو لنگر ایڑیاں

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

اہلِ صراط روح امیں کو خبر کریں

اہلِ صراط روح امیں کو خبر کریں
جاتی ہے اُمت نبوی فرش پر کریں
ان فتنہ ہائے حشر سے کہہ دو حذر کریں
نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گزر کریں
بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے تو آپ کے
ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رُخ کدھر کریں
سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں
آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں
اُن کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لیئے
آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دِل میں گھر کریں
جالوں پہ جال پڑ گئے للہ وقت ہے
مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں
کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

اُن کی مہک نے دِل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اُن کی مہک نے دِل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

جب آ گئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

اک دِل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اُٹھا دیئے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو ترے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

ہر چراغِ مزار پر قدسی
کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہٖ صلو علیہ و آلہٖ

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

صلو علیہ و آلہٖ

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

صلو علیہ و آلہٖ

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

صلو علیہ و آلہٖ

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زبان نہیں - نہیں بلکہ جسم مین جاں نہیں

صلو علیہ و آلہٖ

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

صلو علیہ وآلہ

سر عرش پر ہے تری گزر دِل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

صلو علیہ وآلہ

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

صلو علیہ وآلہ

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو
حور بڑھ کہ شکن ناز پہ وارے گیسو

کی جو بالوں سے ترے روضہ کی جاروب کشی
شب کو شبنم نے تبرک کو ہیں دھارے گیسو

ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تادوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کے سہارے گیسو

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں
سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

اے شافع اُمم شہ ذی جاہ لے خبر

اے شافع اُمم شہ ذی جاہ لے خبر
للّٰہ لے خبر مری للّٰہ لے خبر

دریا کا جوش' ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا
میں ڈوبا تو کہاں' ہے مرے شاہ لے خبر

پہنچے پہنچنے والے تو منزل مگر شہا
ان کی جو تھک کے بیٹھے سرِ راہ لے خبر

وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب
اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر

مجرم کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں
تکتا ہے بے کسی میں تری راہ لے خبر

اہلِ عمل کو اُن کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضاؔ
تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

زہے عزت واعتلائے محمد ﷺ

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ
کہ ہے عرشِ حق زیر پائے محمد ﷺ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا
فلک خادمانِ سرائے محمد ﷺ

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خدائے محمد ﷺ برائے محمد ﷺ

دم نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد ﷺ محمد ﷺ خدائے محمد ﷺ

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

رضاؔ پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صدائے محمد ﷺ

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

حاجیو ! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

آبِ زم زم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جود و شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

اوّلیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیت نبی کا بھی تجلا دیکھو

دھو چکا ظلمت دِل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رُتبہ دیکھو

جمعۂ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لیے
مجرمو ! آؤ یہاں عید دو شنبہ دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

رونقِ بزم جہاں ہیں عاشقانِ سوختہ

رونقِ بزم جہاں ہیں عاشقانِ سوختہ
کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبانِ سوختہ

جس کو قرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے منعمو!
ان ؐ کے خوانِ جود سے ہے ایک نانِ سوختہ

برقِ انگشت نبی چمکی تھی اس پر ایک بار
آج تک ہے سینۂ مہ میں نشانِ سوختہ

کوچۂ گیسوئے جاناں سے چلے ٹھنڈی نسیم
بال و پر افشاں ہوں یا رب بلبلانِ سوختہ

روکش خورشید محشر ہو تمہارے فیض سے
اک شرارِ سینۂ شیدائیان سوختہ

آتش گلہائے طیبہ پر جلانے کے لیے
جان کے طالب ہیں پیارے بلبلانِ سوختہ

اے رضاؔ مضمون سوزِ دِل کی رفعت نے کیا
اِس زمینِ سوختہ کو آسمانِ سوختہ

اعلیٰ حضرت ؒ

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نورفزا کی قسم

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام بقا کی قسم
تیرا مسندِ ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم
یہی عرض ہے خالقِ ارض و سماوہ رسول ترے میں بندہ ترا
مجھے ان کی جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم
تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف وعطا ہے تجھی پہ بھروسہ تجھی سے دُعا
مجھے جلوۂ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عزّ و علا کی قسم
یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضاؔ کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہ ھدیٰ مجھے شوخیِ طبعِ رضاؔ کی قسم

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اوّل کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

جنکے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیا' اولیا سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل!
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
ان کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہو گی جو طلعت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے اُلفتِ رسول اللہ کی

اے رضا خود صاحب قرآں ہے مدّاح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

دِل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کے لیے دریا بہاتے جائیں گے

گل کھلے گا آج یہ اُن کی نسیم فیض سے
خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دِن آج ہے
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمتِ خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

اعلیٰ حضرت بریلوی

راہ پُر خار ہے کیا ہونا ہے

راہ پُر خار ہے کیا ہونا ہے
پاؤں اِفگار ہے کیا ہونا ہے

تن کی اب کون خبر لے ہے ہے
دِل کا آزار ہے کیا ہونا ہے

میٹھے شربت دے مسیحا جب بھی
ضد ہے اِنکار ہے کیا ہونا ہے

چھپ کے لوگوں سے کیئے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرم بے پروا دیکھ
سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

دور جانا ہے رہا دن تھوڑا
راہ دُشوار ہے کیا ہونا ہے

کیوں رضا کڑھتے ہو، ہنستے اُٹھو
جب وہ غفار ہے کیا ہونا ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ اُنکے ثناء خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

مژدہ باد اے عاصیو! شافعِ شہ ابرار ہے

مژدہ باد اے عاصیو ! شافعِ شہ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو ! ذاتِ خدا غفار ہے

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

جن کو سوئے آسمان پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

گورے گورے پاؤں چمکا دو خدا کے واسطے
نور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جانِ بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

رشکِ قمر ہوں رنگ رُخ آفتاب ہوں

رشکِ قمر ہوں رنگ رُخ آفتاب ہوں
ذرّہ ترا جو اے شہ گردوں جناب ہوں
گر آنکھ ہوں تو ابر کی چشم پُر آب ہوں
دِل ہوں تو برق کا دِل پُر اضطراب ہوں
بے اصل و بے ثبات ہوں بحر کرم مدد
پروردۂ کنارِ سراب و حباب ہوں
عبرت فزا ہے شرمِ گنہ سے مرا سکوت
گویا لبِ خموشِ لحد کا جواب ہوں
دِل بستہ بے قرار جگر چاک اشکبار
غنچہ ہوں گل ہوں برقِ تپاں ہوں سحاب ہوں
حسرت میں خاک بوسی طیبہ کی اے رضا
ٹپکا جو چشم مہر سے وہ خونِ ناب ہوں

وصف رُخ ان کا کیا کرتے ہیں

وصف رُخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشّمس وضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح و ثناء کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

ماہ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے قدرت دیکھو کیسے اِعجاز ہوا کرتے ہیں

تو ہے خورشید رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیا میں تارے
انبیاء اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک و جن و بشر حور پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

اپنے دِل کا ہے انہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارۂ دردِ رضا کرتے ہیں

کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے

کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے
ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے
مانگ من مانتی منہ مانگی مرادیں لے گا
نہ یہاں "نا" ہے نہ منگتا سے یہ کہنا "کیا ہے"
ہم ہیں اُن کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے
ان کی اُمت میں بنایا انہیں رحمت بھیجا
یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعویٰ کیا ہے
صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے
زاہد اُن کا میں گنہگار وہ میرے شافع
اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے
اے رضا جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار
بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھ مجھ بیکس پر سب نے کیسی آفت ڈالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضا سے چور پہ تیری ڈگری تو اِقبالی ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

نہ عرش ایمن نہ اِنّیِ ذَاہِبٌ میں میہمانی ہے

نہ عرش ایمن نہ اِنّیِ ذَاہِبٌ میں میہمانی ہے
نہ لطف ادن یا احمد نصیب لَن تَرانی ہے
نصیب دوستاں گر اُن کے در پر موت آنی ہے
خدا یوں ہی کرے پھر تو ہمیشہ زندگانی ہے
اسی در پہ تڑپتے ہیں مچلتے ہیں بلکتے ہیں
اُٹھا جاتا نہیں کیا خوب اپنی ناتوانی ہے
ترے منگتا کی خاموشی شفاعت خواہ ہے اس کی
زبان بے زبانی ترجمان خستہ جانی ہے
جہاں کی خاکروبی نے چمن آراء کیا تجھ کو
صبا ہم نے بھی اُن گلیوں کی کچھ دِن خاک چھانی ہے
شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فردِ اِمکاں میں
کہ تجھ سے کوئی اوّل ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

حرز جاں ذکر شفاعت کیجیے

حرز جاں ذکر شفاعت کیجیے
نار سے بچنے کی صورت کیجیے
اُن کے نقشِ پا پہ غیرت کیجیے
آنکھ سے چھپ کر زیارت کیجیے

ان کے در پہ جیسے ہو مٹ جائیے
ناتوانو ! کچھ تو ہمت کیجیے
یاد قامت کرتے اٹھیے قبر سے
جانِ محشر پر قیامت کیجیے

اُن کے در پر بیٹھیے بن کر فقیر
بے نواؤ فکر ثروت کیجیے
جن کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے محبت کیجیے

حیّ باقی جس کی کرتا ہے ثنا
مرتے دم تک اس کی مدحت کیجیے

عرش پر جس کی کمانیں چڑھ گئیں
صدقے اس بازو پہ قوت کیجیے

نعرہ کیجیے یارسول اللہ کا
مفلسو ! سامانِ دولت کیجیے

ہم تمہارے ہو کے کس کے پاس جائیں
صدقہ شہزادوں کا رحمت کیجیے

آپ سلطان جہاں ہم بے نوا
یاد ہم کو وقتِ نعمت کیجیے

تجھ سے کیا کیا اے مرے طیبہ کے چاند
ظلمتِ غم کی شکایت کیجیے

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اُس کی اپنی عادت کیجیے

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سونپا خدا کو تجھ کو یہ عظمت سفر کی ہے

ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار
ابر کرم سے عرض یہ میزاب زر کی ہے

ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک گھر کی ہے

سنکیں وہ دیکھ باد شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رضاؔ ترے دامانِ تر کی ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لیے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

یہ چھوٹ پڑتی تھی ان کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

خوشی کے بدل اُمنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آ رہے تھے

یہ جھوما میزاب زر کا جھومر کہ آ رہا ہے کان پر ڈھلک کر
پھو ہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جب اُنکو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

نبیٔ رحمت شفیعِ اُمت رضاؔ پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا

اُن کے قصرِ قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا
سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالا نور کا
نورِ دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رُخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

شمع دِل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور

ناریوں کا دور تھا دِل جل رہا تھا تور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اِس میں توڑا نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

اے رضاؔ یہ احمدِ نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

زائرو پاس ادب رکھو ہوس جانے دو

زائرو پاس ادب رکھو ہوس جانے دو
آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ان کو ترس جانے دو

پلٹی آتی ہے ابھی وجد میں جان شیریں
نغمۂ قم کا ذرا کانوں میں رس جانے دو

ہم بھی چلتے ہیں ذرا قافلے والو! ٹھہرو
گٹھڑیاں توشۂ اُمید کی کس جانے دو

دید گل اور بھی کرتی ہے قیامت دِل پر
ہمصفیرو ہمیں پھر سوئے قفس جانے دو

آتش دِل بھی تو بھڑکاؤ ادب داں نالو
کون کہتا ہے کہ تم ضبط نفس جانے دو

یوں تنِ زار کے در پے ہوئے دھکے شعلو
شیوۂ خانہ بر اندازی خس جانے دو

اے رضا آہ کہ یوں سہل کٹیں جرم کے سال
دو گھڑی کی بھی عبادت تو برس جانے دو

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

مصطفٰی خیر الوریٰ ہو

مصطفٰی خیر الوریٰ ہو
سرورِ ہر دوسرا ہو
اپنے اچھوں کا تصدق
ہم بدوں کا بھی بَھلا ہو
بد کریں ہر دم برائی
تم کہو ان کا بھلا ہو
عمر بھر تو یاد رکھا
وقت پر کیا بھولنا ہو
تم کو ہو واللہ تم کو
جان و دِل تم پر فدا ہو
وہ عطا دے تم عطا لو
وہ وہی چاہے جو چاہو
کیوں رضاؔ مشکل سے ڈریئے
جب نبی مشکل کشا ہو

اعلیٰ حضرت ؒ

زمین وزماں تمہارے لیے مکین ومکاں تمہارے لیے

زمین و زماں تمہارے لیے مکیں و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں لیے

دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

فرشتے خدمِ رسولِ حشم تمامِ اُمم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لیے

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثناء کی زباں تمہارے لیے

اصالتِ کل امامتِ کل سیادتِ کل امارتِ کل
حکومتِ کل ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہارک مہک
زمین و فلک سماک سمک میں سکہ نشاں تمہارے لیے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لیے

یہ فیض دیئے وہ جود کیئے کہ نام لیے زمانہ جئے
جہاں نے لیے تمہارے دیئے یہ اکر میاں تمہارے لیے

سحاب کرم روانہ کئے کہ آب نعم زمانہ پئے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے یہ ستر بداں تمہارے لیے

عطائے ارب جلالے کرب فیوض عجب بغیر طلب
یہ رحمتِ رب ہے کس کے سبب بربّ جہاں تمہارے لیے

نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لیے

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دُلہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لیے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دِن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لیے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثناء میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لیے

نظر اک چمن سے دوچار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے

نظر اک چمن سے دو چار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اس کے گل کی بہار ہے کہ بہار بلبل زار ہے

نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو نہ زباں کے زمزمہ خواں نہ ہو
نہ وہ دِل کہ اس پہ تپاں نہ ہو وہ سینہ جس کو قرار ہے

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری ہوا چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

یہ صبا سنک وہ کلی چٹک یہ زباں چہک لب جو جھلک
یہ مہک جھلک یہ چمک دمک سب اسی کے دم کی بہار ہے

یہ ادب کہ بلبل بے نوا کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا
نہ صبا کو تیز روش روا نہ چھلکتی نہروں کی دھار ہے

وہ اُٹھیں چمک کے تجلیاں کہ مٹا دیں سب کی تعلیاں
دِل و جاں کو بخشیں تسلیاں ترا نور بار دو حار ہے

وہ رضاؔ کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

ایمان ہے قالِ مصطفائی

ایمان ہے قالِ مصطفائی
قرآن ہے حالِ مصطفائی

اللہ نہ چھوٹے دستِ دِل سے
دامانِ خیالِ مصطفائی

روشن کر قبر بیکسوں کی
اے شمع جمالِ مصطفائی

مجھ کو شبِ غم ڈرا رہی ہے
اے شمع جمالِ مصطفائی

آنکھوں میں چمک کے دِل میں آجا
اے شمع جمالِ مصطفائی

چھایا آنکھوں تلے اندھیرا
اے شمع جمالِ مصطفائی

دِل سرد ہے اپنی لو لگا دے
اے شمع جمالِ مصطفائی

بھٹکا ہوں تو راستہ بتا جا
اے شمع جمالِ مصطفائی

مرے دِل مردہ کو جلا دے
اے شمع جمالِ مصطفائی

آنکھیں تیری راہ تک رہی ہیں
اے شمع جمالِ مصطفائی

تاریکیٔ گور سے بچانا
اے شمع جمالِ مصطفائی

للّٰہ ادھر بھی کوئی پھیرا
اے شمع جمالِ مصطفائی

تقدیر چمک اُٹھے رضؔا
اے شمع جمالِ مصطفائی

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

جناں بنے گی محبان چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

حضور طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے
کہ جھوٹے حیلۂ مکر و فراغ لے کے چلے

گئے زیارت در کی صد آہ واپس آئے
نظر کے اشک بچھے دِل کا داغ لے کے چلے

رضاؔ کسی سگ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

اٹھادو پردہ دکھادو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

جلی جلی بو سے اس کی پیدا سوزشِ عشق چشم والا
کباب آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دِل کے کباب میں ہے

اُنہیں کی بو مایۂ سمن ہے اُنہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
اُنہیں سے گلشن مہک رہے ہیں اُنہیں کی رنگت گلاب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے میں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو! کہ پھر کیوں تمہارا دِل اِضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لیئم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رسائی ہے

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رسائی ہے
گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

مچلا ہے کہ رحمت نے اُمید بندھائی ہے
کیا بات تری مجرم کیا بات بن آئی ہے

سب نے صفِ محشر میں للکار دیا ہم کو
اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے

زائر گئے بھی کب کے دن ڈھلنے پہ ہے پیارے
اٹھ میرے اکیلے چل کیا دیر لگائی ہے

مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو
منہ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے

اب آپ ہی سنبھالیں تو کام اپنے سنبھل جائیں
ہم نے تو کمائی سب کھیلوں میں گنوائی ہے

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ
صرف ان کی رسائی ہے صرف ان کی رسائی ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

آنکھیں رو رو کے سجانے والے

آنکھیں رو رو کے سجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے

سن لیں اعدا میں بگڑنے کا نہیں
وہ سلامت ہیں بنانے والے

حسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے

وہی دھوم ان کی ہے ماشاء اللہ
مٹ گئے آپ مٹانے والے

ساتھ لے لے مجھے میں مجرم ہوں
راہ میں پڑتے ہیں تھانے والے

آنکھیں کچھ کہتی ہیں تجھ سے پیغام
او درِ یار کے جانے والے

کیوں رضا آج گلی سونی ہے
اُٹھ مرے دھوم مچانے والے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

سچی بات سکھاتے یہ ہیں

سچی بات سکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
جلتی جان بجھاتے یہ ہیں روتی آنکھ ہنساتے یہ ہیں
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اُس کی بخشش اِن کا صدقہ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
انا اعطینٰك الکوثر ساری کثرت پاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
نزع روح میں آسانی دیں کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں
مرقد میں بندوں کو تھپک کے میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
سَلِّمْ سَلِّمْ کی ڈھارس سے پل سے پار چلاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں کون بنائے بناتے یہ ہیں
رافع نافع شافع دافع کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں

کہہ دو رضا سے خوش ہو خوش رہ
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

آسماں گر تیرے تلووں کا نظارا کرتا

آسماں گر تیرے تلووں کا نظارا کرتا
روز اِک چاند تصدق میں اتارا کرتا

طوف روضہ ہی پہ چکرائے تھے کچھ ناواقف
میں تو آپے میں نہ تھا اور جو سجدہ کرتا

چھپ گیا چاند نہ آئی ترے دِیدار کی تاب
اور اگر سامنے رہتا بھی تو سجدہ کرتا

ہم سے ذرّوں کی تو تقدیر ہی چمکا جاتا
مہر فرما کے وہ جس راہ سے نکلا کرتا

آہ کیا خوب تھا گر حاضر در ہوتا میں
ان کے سایہ کے تلے چین سے سویا کرتا

آنکھ اُٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا
دِل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا

اے حسنؔ قصد مدینہ نہیں رونا ہے یہی
اور میں آپ سے کس بات کا شکوہ کرتا

مولانا حسن رضا بریلوی

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

گنہگار پہ جب لطف آپ کا ہو گا
کیا بغیر کیا بے کیا کیا ہو گا

خدا کا لطف ہوا ہو گا دستگیر ضرور
جو گرتے گرتے ترا نام لے لیا ہو گا

دکھائی جائے گی محشر میں شان محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا

خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہو گا

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہونگے
کوئی اسیر غم ان کو پکارتا ہو گا

کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ
نہیں تو دم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا

کسی کے پلہ پہ ہونگے وقت وزنِ عمل
کوئی اُمید سے منہ ان کا تک رہا ہوگا

کوئی کہے گا دھائی ہے یا رسول اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا

کسی کو لیکے چلیں گے فرشتے سوئے جحیم
وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہوگا

شکستہ پا ہوں مرے حال کی خبر کر دو
کوئی کسی سے یہ رو رو کے کہہ رہا ہوگا

خدا کے واسطے جلد ان سے عرض حال کرو
کسے خبر ہے کہ دم بھر میں ہائے کیا ہوگا

پکڑ کے ہاتھ کوئی حالِ دِل سنائے گا
تو رو کے قدموں سے کوئی لپٹ گیا ہوگا

زبان سوکھی دکھا کر کوئی لبِ کوثر
جنابِ پاک کے قدموں پہ گر گیا ہوگا

کوئی قریب ترازو کوئی لبِ کوثر
کوئی صراط پر ان کو پکارتا ہو گا

ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں سے
پکار سن کے اسیروں کی دوڑتا ہوگا
عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ ہے یہی حال آپ کا ہوگا
بنی ہے دم پہ دھائی ہے تاج والے کی
یہ غل یہ شور یہ ہنگامہ جابجا ہوگا
کہیں گے اور نبی اذھبوا الیٰ غیری
مرے حضور کے لب پر انا لہا ہوگا
میں اُنکے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
حسنؔ فقیر کا جنت میں بسترا ہوگا

مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

یہ اکرام ہے مصطفیٰ پر خدا کا

یہ اکرام ہے مصطفیٰ پر خدا کا
کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفیٰ کا

یہ بیٹھا ہے سکہ تمہاری عطا کا
کبھی ہاتھ اُٹھنے نہ پایا گدا کا

جو بندہ خدا کا وہ بندہ تمہارا
جو بندہ تمہارا وہ بندہ خدا کا

اذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو
پس ذکرِ حق ذکر ہے مصطفیٰ کا

کہ پہلے زُباں حمد سے پاک ہو لے
تو پھر نام لے وہ حبیبِ خدا کا

خدا مدح خواں ہے خدا مدح خواں ہے
مرے مصطفیٰ کا مرے مصطفیٰ کا

بھلا ہے حسنؔ کا جنابِ رضا سے
بھلا ہو الٰہی جنابِ رضا کا

مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضور ایسا کوئی اِنتظام ہو جائے

حضور ایسا کوئی اِنتظام ہو جائے
کہ پھر مدینے روانہ غلام ہو جائے

نصیب والوں میں میرا بھی نام ہو جائے
جو زِندگی کی مدینے میں شام ہو جائے

میں کامیاب رہوں گر دمِ نزع جاری
میری زباں پہ محمد ﷺ کا نام ہو جائے

متاعِ زیست ہو عشقِ نبی فقط جس کا
زمانے بھر میں وہ ذی احترام ہو جائے

پیا رضا و ضیاء نے پیا جو مرشد نے
عطا مجھے بھی شہا ایسا جام ہو جائے

شہا! عبید رضا در بدر پھرے کب تک
حضور اس کا مدینہ مقام ہو جائے!

(محمد اویس عبید رضا)

ہو کرم سرکار اب تو ہو گئے غم بے شمار

ہو کرم سرکار اب تو ہو گئے غم بے شمار
جان و دِل تم پہ فدا اے دو جہاں کے تاجدار

جا رہا ہے قافلہ طیبہ نگر روتا ہوا
میں رہا جاتا ہوں تنہا اے حبیبِ کردگار

یا رسول اللہ سن لیجئے میری فریاد کو
کون ہے جو کہ سنے تیرے سوا میری پکار

حال پہ میرے کرم کی اِک نظر فرمایئے
دل میرا غمگین ہے اے غمزدوں کے غمگسار

کاش مل جاتی سعادت عمرے کی رمضان میں
روتے روتے گردِ کعبہ پھرتا میں پروانہ وار

یاد آتا ہے طوافِ خانۂ کعبہ مجھے
اور لپٹنا ملتزم سے والہانہ بار بار

قافلے والو سنو یاد آئے تو میرا سلام
عرض کرنا روتے روتے ہو سکے تو بار بار

جلد پھر تم لو بلا اور سبز گنبد دو دکھا
حاضری کی آرزو نے کر دیا پھر بے قرار

یا خدا دِکھلا حطیم پاک میزاب و مقام
اور صفا مروہ مجھے بہر رسول ذی وقار

چوم کر خاکِ مدینہ جھومتا پھرتا تھا میں
یاد آتے ہیں مدینے کے مجھے لیل و نہار

چومتا نظروں سے نورانی میناروں کو وہاں
اور کبھی میں چوم لیتا جھوم کر طیبہ کے خار

آہ! قسمت نے دِیا نہ ساتھ میرا اس برس
دیکھ لیتا کاش! محراب و منبر کی بہار

جو غمِ فرقت میں روئے یا الٰہی پھوٹ کر
آنکھ ایسی کر عطا مجھ کو میرے پروردگار

گنبدِ خضریٰ کے جلوے اور وہ اِفطاریاں
یاد آتی ہے بہت رمضان طیبہ کی بہار

محمد اویس عبید رضا

میں مدینے چلا

میں مدینے چلا میں مدینے چلا
پھر کرم ہو گیا میں مدینے چلا

ساقیا مے پلا میں مدینے چلا
مست و بے خود بنا میں مدینے چلا

کیف سا چھا گیا میں مدینے چلا
جھومتا جھومتا میں مدینے چلا

کیا بتاؤں ملی دِل کو کیسی خوشی
جب یہ مژدہ سنا میں مدینے چلا

پھر اِجازت ملی جب خبر یہ سنی
دِل میرا جھوم اُٹھا میں مدینے چلا

مسکرانے لگی دِل کی ہر اِک کلی
غنچۂ دِل کھلا میں مدینے چلا

اے شجر اے حجر تم بھی شمس و قمر
دیکھو دیکھو ذرا میں مدینے چلا

میرے آقا کا در ہو گا پیشِ نظر
چاہیے اور کیا میں مدینے چلا

رُوح مضطر ٹھہر تو نکلنا اُدھر
ایسی جلدی بھی کیا میں مدینے چلا
مصطفیٰ کے حضور اپنے سارے قصور
بخشوانے چلا میں مدینے چلا
میرے صدیق عمر ہو سلام آپ پر
اور رحمت صدا میں مدینے چلا
وہ اُحد کی زمیں جس کے اندر مکیں
میرے حمزہ پیا میں مدینے چلا
سبز گنبد کا نور زنگ کر دے گا دور
پائے گا دِل جلا میں مدینے چلا
گنبد سبز پر جب پڑے گی نظر
کیا سرور آئے گا میں مدینے چلا
اُنکے مینار پر جب پڑے گی نظر
کیا سرور آئے گا میں مدینے چلا
دیکھیں تارے مجھے یہ نظارے مجھے
تم بھی دیکھو ذرا میں مدینے چلا
منبر نور پر جب پڑے گی نظر
کیا سرور آئے گا میں مدینے چلا

میرے گندے قدم اور اُن کا حرم
لاج رکھنا خدا میں مدینے چلا

اشک تھمتے نہیں پاؤں جمتے نہیں
لڑکھڑاتا ہوا میں مدینے چلا

میں تو بس یونہی تھا میری اوقات کیا
قافیہ یہ ملا میں مدینے چلا

ہاتھ اُٹھتے رہے مجھ کو دیتے رہے
وہ طلب سے سوا میں مدینے چلا

دردِ اُلفت ملے ذوق بڑھنے لگے
جب چلے قافلہ میں مدینے چلا

اُن کا غم چشم تر اور سوزِ جگر
اب تو دے دے خدا میں مدینے چلا

کیا کرے گا ادھر' باندھ رختِ سفر
چل عبید رضا میں مدینے چلا

کیا یہ تو نے کہا اے عبید رضا
سوچ تو کچھ ذرا میں مدینے چلا

لطف تو جب ملے مجھ سے مرشد کہیں
چل عبید رضا میں مدینے چلا

محمد اویس عبید رضا

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا
یہ کون سے شہ بالا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولا مرحبا

یہ آج تارے زمیں کی طرف ہیں کیوں مائل
یہ آسمان سے پیہم ہے نور کیوں نازل
یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

یہ آج کیا ہے زمانے نے رنگ بدلا ہے
یہ آج کیا ہے کہ عالم کا ڈھنگ بدلا ہے
یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

یہ آج کا ہے کی شادی ہے عرش کیوں جھوما
لبِ زمیں کو لبِ آسماں نے کیوں چوما
یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

یہ آج کیا ہے کہ بت اوندھے ہو گئے سارے
یہ آج کیوں ہیں شیاطیں بندھے ہوئے سارے
یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

رسل انہی کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں
انہی کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

فرشتے آج جو دھومیں مچانے آئے ہیں
اِنہی کے آنے کی شادی رچانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں
یہ حق کے بندوں کو حق سے ملانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

یہ بھولے بچھڑوں کو رستے پہ لانے آئے ہیں
یہ بھولے بھٹکوں کو ہادی بنانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

خدائے پاک کے جلوے دکھانے آئے ہیں
دلوں کو نور کے بقعے بنانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں

مہک سے اپنی یہ کوچے بسانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

نسیم فیض سے غنچے کھلانے آئے ہیں

کرم کی اپنی بہاریں دِکھانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

یہی تو سوتے ہوؤں کو جگانے آئے ہیں

یہی تو روتے ہوؤں کو ہنسانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

ہزاروں سال کی روشن شدہ بجھی آتش

یہ کفر و شرک کی آتش بجھانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

انہیں خدا نے کیا اپنے ملک کا مالک

انہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

جو گر رہے تھے اُنہیں نائبوں نے تھام لیا

جو گر چکے ہیں یہ اُن کو اُٹھانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

رؤف ایسے ہیں اور یہ رحیم ہیں اتنے

کہ گرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

سنو گے لا نہ زبان کریم سے نوریؔ

یہ فیض وجود کے دریا بہانے آئے ہیں

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

یہ کون سے شہ بالا کی آمد آمد ہے بولو مرحبا بولو مرحبا

(مصطفیٰ رضا نوری ﷫)

حبیب خدا کا نظارا کروں میں

حبیب خدا کا نظارا کروں میں
دل و جان ان پر نثارا کروں میں

تری کفش پا یوں سنوارا کروں میں
کہ پلکوں سے اِس کو بہارا کروں میں

خدارا اب آؤ کہ دم ہے لبوں پر
دم واپسیں تو نظارا کروں میں

ترے نام پر سر کو قربان کر کے
ترے سر سے صدقہ اُتارا کروں میں

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

مرا دِین و ایماں فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اِشارا کروں میں

خدا خیر سے لائے وہ دِن بھی نوریؔ
مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں

مصطفیٰ رضا نوریؔ رحمۃ اللہ علیہ

شاہ والا مجھے طیبہ بلا لو

شاہ والا مجھے طیبہ بلا لو
طیبہ بلا لو مجھے طیبہ بلا لو
ڈیوڑھی کا اپنی کتا بنا لو
قدموں سے اپنے مجھ کو لگا لو
صدقے میں صدقے میں صدقے بلا لو
فرقت کے مارے کو پیا بلا لو
دنیا کے جھگڑوں سے یکسر چھڑا کر
غیروں کی اُلفت کو دِل سے مٹا کر
شاہ والا مجھے اپنا بنالو
اپنا بنا لو مجھے اپنا لو
نیکوں کے صدقے میں ہم سے بدوں کو
زارو نزار و مصیبت زدوں کا
مولیٰ نبھالو مرے مولیٰ نبھا لو
ہاں ہاں نبھا لو مرے مولیٰ نبھا لو

آنکھ میں آؤ دِل میں سماؤ

پردہ اُٹھاؤ جلوہ دکھاؤ

حسرت زدہ کے پیارے دعا لو

حسرت نکالو مری حسرت نکالو

قربان جاؤں قربان جاؤں

سر صدقے کر کے صدقے اتاروں

قدموں میں اپنے مولیٰ بلا لو

مولیٰ بلا لو مجھے آقا بلاؤ

ڈولت ہے نیا موری بھنور میں

مولی تیراؤ ایکے بحر میں

موری کھبریا مورے پیا لو

مو کو بچا لو پیا مو کو بچا لو

یہ نوری مضطر تیرا ثناء گر

اور اس کا گھر بھر ہو حاضرِ در

اپنے گداگر کو در پہ بلا لو

امن و اماں سے ہمیں سرور بلا لو

مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا نوری علیہ الرحمۃ

تو شمع رسالت ہے عالم ترا پروانہ

تو شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ
تو ماہِ نبوت ہے اے جلوہ جانانہ

جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے
ہر دِل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

سرشار مجھے کر دے اک جام لبالب سے
تا حشر رہے ساقی آباد یہ میخانہ

ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری
بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں تیرے در کا
پانی ہے ترا پانی دانہ ہے تیرا دانہ

سنگ درِ جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ

آباد اسے فرما ویراں ہے دلِ نوری
جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

مفتیٔ اعظم ہند مصطفیٰ رضا نوری علیہ الرحمۃ

اے شہ ابرار اھلاً وسہلاً مرحبا

اے شہ ابرار اھلاً و سہلاً مرحبا
اے میرے سردار اھلاً و سہلاً مرحبا
محبوب غفار اھلاً و سہلاً مرحبا
محسن انوار اھلاً و سہلاً مرحبا

اے شہ ابرار اھلاً و سہلاً مرحبا

دو جگ کے مختار اھلاً و سہلاً مرحبا
سیّد و سالار اھلاً و سہلاً مرحبا

اے شہ ابرار اھلاً و سہلاً مرحبا

چھا گیا ہے نور آنے سے تیرے ہر طرف
منبع انوار اھلاً و سہلاً مرحبا

اے شہ ابرار اھلاً و سہلاً مرحبا

سو کا ساماں بھی اور قصر کسریٰ کانپ اُٹھا
آئے جب سرکار اھلاً و سہلاً مرحبا

اے شہ ابرار اھلاً و سہلاً مرحبا

عاشقو ! جھومو گھر آمنہ کے آگئے
احمدِ مختار اھلاً و سہلاً مرحبا

اے شہ ابرار اھلاً و سہلاً مرحبا

غمزدو جھومو غم دور کرنے کے لیے
آ گئے غم خوار اھلاً و سھلاً مرحبا
اے شہ ابرار اھلاً و سھلاً مرحبا

دلفگاروں کے اور غم کے ماروں کے شہا
تم ہو غمگسار اھلاً و سھلاً مرحبا
اے شہ ابرار اھلاً و سھلاً مرحبا

جشن آمد پر خوشاں منانے والے ہیں
دیوانے ہوشیار اھلاً و سھلاً مرحبا
اے شہ ابرار اھلاً و سھلاً مرحبا

کچھ نہاں تم سے معراج کی شب نہ رہا
واقف اسرار اھلاً و سھلاً مرحبا
اے شہ ابرار اھلاً و سھلاً مرحبا

ساقئ کوثر للہ عطا کیجیے ہمیں
شربت دِیدار اھلاً و سھلاً مرحبا
اے شہ ابرار اھلاً و سھلاً مرحبا

دے دیئے رب نے تجھ کو خزانے بے بہا
مالک و مختار اھلاً و سھلاً مرحبا
اے شہ ابرار اھلاً و سھلاً مرحبا

روزِ محشر ہو سایہ کناں ہم پر تیرے
گیسوئے خمدار اھلاً و سہلاً مرحبا

اے شہ ابرار اھلاً و سہلاً مرحبا

جگمگا دو دل سرکار دکھلا کر ہمیں
نورانی رخسار اھلاً و سہلاً مرحبا

اے شہ ابرار اھلاً و سہلاً مرحبا

عصیاں کا بیمار اب تو شفا پائے شہا
ھو کرم سرکار اھلاً و سہلاً مرحبا

اے شہ ابرار اھلاً و سہلاً مرحبا

واسطہ تجھ کو میلاد کا طیبہ نگر
پھر بلا اِک بار اھلاً و سہلاً مرحبا

اے شہ ابرار اھلاً و سہلاً مرحبا

واسطہ تجھ کو میلاد کا کر دے عطا
طیبہ میں مزار اھلاً و سہلاً مرحبا

اے شہ ابرار اھلاً و سہلاً مرحبا

کہہ کے اب تم بھی جھومو عبید قادری
اے میرے دِلدار اھلاً و سہلاً مرحبا

اے شہ ابرار اھلاً و سہلاً مرحبا

محمد اویس عبید رضا

تضمین کلامِ اعلیٰ حضرت

تمہی فرش سے عرش پر جانے والے
تمہیں نعمتیں حق سے دِلوانے والے
تیرے آگے سب ہاتھ پھیلانے والے
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

ہے بے مثل تیرا کرم جانِ عزت
غلاموں پہ ہر دم ہے تیری عنایت
وہ گلشن ہو صحرا ہو دریا کہ پربت
برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

سواری سے اپنی تو جس دم اترنا
مدینے کے زائر ذرا تو سنبھلنا
یہاں تھا مرے مصطفیٰ کا گزرنا

حرم کے زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

ہیں مکے کے جلوے یہ مانا کے اچھے
مگر میں مدینے کی عظمت کے صدقے
اسے تو ہے نسبت میرے مصطفیٰ سے
مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرنے والے

اے مشکل کشا کیجیے مشکل کشائی
تڑپ کر جو میں نے صدا یہ لگائی
آقا کی رحمت یہ پیغام لائی
اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

کبھی غوث و خواجہ کے ناموں سے اُلجھیں
درودوں سے اُلجھیں سلاموں سے اُلجھیں
صحیح العقیدہ اماموں سے اُلجھیں
تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

کبھی غوث و خواجہ کے نعروں سے الجھیں
کبھی اولیاء کے مزاروں سے الجھیں
یہ کھا کر نیازیں نیازوں سے الجھیں
تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

یہ نجدی منافق یہ گندہ ہے واللہ
غلاظت کا بلکہ پلندہ ہے واللہ
جو مردہ کہے تجھ کو وہ مردہ ہے واللہ
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

غلام نبی خلد میں جا بسے گا
جہنم میں نجدی منافق جلے گا
جو سنی ہے وہ تو ہمیشہ کہے گا
رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اویس رضا عبید رضا

وہ کیسا سماں ہوگا کیسی وہ گھڑی ہوگی

وہ کیسا سماں ہو گا کیسی وہ گھڑی ہو گی
جب پہلی نظر ان کے روضے پہ پڑی ہو گی

یہ کوچۂ جاناں ہے آہستہ قدم رکھنا
ہر جا پہ ملائک کی بارات کھڑی ہو گی

کیا سامنے جا کے ہم حال اپنا سنائیں گے
سرکار کا در ہو گا اشکوں کی جھڑی ہو گی

کچھ ہاتھ نہ آئے گا آقا سے جدا رہ کر
سرکار کی نسبت سے تو قیر بڑی ہو گی

وہ شیشۂ دِل غم سے میلا نہ کبھی ہو گا
تصویر مدینے کی جس دِل میں جڑی ہو گی

ہو جائے جو وابستہ سرکار کے قدموں سے
ہر چیز زمانے کی قدموں میں پڑی ہو گی

چارہ نہ کوئی کرنا اک نعت سنا دینا
ناچیز ظہوریؔ کی جب سانس اڑی ہو گی

محمد علی ظہوری ؒ

رحمت حق نے کیا پھر سایہ

رحمت حق نے کیا پھر سایہ　　مدعا زیست کا میں نے پایا
میرے آقا نے کرم فرمایا　　پھر مدینے کا بلاوا آیا
پہلے کچھ اشک بہا لوں تو چلوں اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

سیّدی انت حبیبی　　سیّدی انت حبیبی

چاند تارے بھی مجھے دیکھیں گے　　ماہ پارے بھی مجھے دیکھیں گے
خود نظارے بھی مجھے دیکھیں گے　　غم کے مارے بھی مجھے دیکھیں گے
میں نظر سب سے بچا لوں تو چلوں　　اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

سیّدی انت حبیبی　　سیّدی انت حبیبی

شکر میں سر کو جھکانے کے لیے　　داغ حسرت کے مٹانے کے لیے
بخت خوابیدہ جگانے کے لیے　　ان کے دربار میں جانے کے لیے
اذن سرکار سے پا لوں تو چلوں اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

سیّدی انت حبیبی　　سیّدی انت حبیبی

دِل یہ کہتا ہے مچل جانے دو   عشق کہتا ہے پگھل جانے دو
اشک کہتے ہیں کہ بہہ جانے دو   روح کہتی ہے کہ اُڑ جانے دو

ناز ان سب کے اُٹھالوں تو چلوں اک نئی نعت سنالوں تو چلوں

سیّدی انت حبیبی   سیّدی انت حبیبی

سامنے ہو جو در شاہ امم   یوں کروں عرض کہ یا شاہ امم
آ گیا آپ کا محتاج کرم   اس گنہگار کا رکھیئے گا بھرم

شوق کو عرض بنالوں تو چلوں اک نئی نعت سنالوں تو چلوں

سیّدی انت حبیبی   سیّدی انت حبیبی

سیّد حسین علی ادیب رائے پوری

بگڑی بناؤ مکی مدنی

بگڑی بناؤ مکی مدنی — در پہ بلاؤ مکی مدنی
دید تیری ہو عید میری — دید کراؤ مکی مدنی
محشر میں ہو لب پہ میرے — مجھ کو بچاؤ مکی مدنی
اپنے نواسوں کے صدقے — دکھڑے مٹاؤ مکی مدنی
گنبدِ خضری کے سائے تلے — مجھ کو سلاؤ مکی مدنی

اسعدؔ گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے
جیسا ہے نبھاؤ مکی مدنی

حنیف اسعدی

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی
تم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
یہ شانِ لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی
اے ظرف نظر دیکھ مگر دیکھ ادب سے
سرکار کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی
اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو
افلاک پہ تو گنبدِ خضریٰ نہیں کوئی
ہوتا ہے جہاں ذکرِ محمد ﷺ کے کرم کا
اس بزم میں محروم تمنا نہیں کوئی
وہ آنکھ جو روتی ہے غم عشق نبی میں
اس آنکھ سے رو پوش تو جلوہ نہیں کوئی
سرکار کی رحمت نے مگر خوب نوازا
یہ سچ ہے کہ خالد سا نکما نہیں کوئی

خالد محمود خالد

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

باغِ عالم میں یا رب یہ کون آ گیا
کس کی آمد کا دُنیا میں ڈنکا بجا
ہو گیا کون اندھیرے میں جلوہ نما
ہر طرف سے جو یہ آ رہی ہے صدا
مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

گلشن دہر میں آئے پیارے نبی
پھیلی چاروں طرف اک عجب روشنی
کھل گئی بے نواؤں کے دِل کی کلی
یہ نسیم سحر صبح دم بول اُٹھی
مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

جھوم کر اُٹھی کعبے سے کالی گھٹا
خوب رحمت کا چھڑکاؤ ہونے لگا
بول بالا ہوا ہر طرف نور کا
ہاتف غیب سے آئی پیہم صدا

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

ہر طرف آمد آمد کی دھومیں مچیں
بلبلیں خوش نوا نغمے گانے لگیں
ڈالیاں اٹھ کے تعظیم کو جھک گئیں
کھل کے کلیاں چمن میں بھی بول اُٹھیں

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

خوب بحرِ رسالت کی موجیں اُٹھیں
ڈوبتی کشتیاں بھی کنارے لگیں
ہر طرف سرور دیں کی فوجیں بڑھیں
دِل ہلا کر اُٹھیں کفر کی سر زمین

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

چاند اور سب ستارے چمکنے لگے
غنچے اک اک چمن کے چٹکنے لگے

پھول باغ نبی کے مہکنے لگے
کفر کے دِل میں کانٹے کھٹکنے لگے
مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

ہے یہ محمود کی التجا صبح و شام
بھر دے بھر دے میرے ساقیا میرا جام
آؤ مل کہ پڑھیں سب درود و سلام
کاش ہو جائیں خوش ہم سے خیر الانام
مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

محمود قادری

ہر طرف ہے صدا آ گئے مصطفیٰ

ہر طرف ہے صدا آ گئے مصطفیٰ
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

مدتوں سے جو روشن تھا آتش کدہ
آج وہ بجھ گیا آ گئے مصطفیٰ
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

زلزلہ آ گیا قیصر و کسریٰ میں آج
خشک ساوا ہوا آ گئے مصطفیٰ
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

ہو مبارک تجھے آمنہ گھر ترے
خاتم الانبیاء آ گئے مصطفیٰ
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

ہر طرف نور ہی نور ہے چھا گیا
بن کے شمس الضحیٰ آ گئے مصطفیٰ
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

ظلمتیں ہو گئیں آج کافور سب
بن کے بدرالدجیٰ آ گئے مصطفیٰ

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

ہو مبارک تمہیں عاصیو جھوم جاؤ
بن کے خیرالوریٰ آ گئے مصطفیٰ

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

یا خدا بخش دے میری اُمت مجھے
مانگتے یہ دُعا آ گئے مصطفیٰ

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

گیت اُن کی محبت کے گاتے رہو
نور رب العلیٰ آ گئے مصطفیٰ

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

مرحبا مرحبا جھوم کر تو پکار
اے عبید رضا آ گئے مصطفیٰ

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

محمد اویس عبید رضا قادری

ہیں صف آرا سب حور و ملک اور غلماں خلد سجاتے ہیں

ہیں صف آرا سب حور و ملک اور غلماں خلد سجاتے ہیں
اک دھوم ہے عرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں

ہے آج فلک روشن روشن ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوبِ خدا کے آتے ہیں محبوبِ خدا کے آتے ہیں

قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر
جبریلؑ امیں حاضر ہو کر معراج کا مژدہ سناتے ہیں

جبریلؑ براق سجا کر کے فردوس بریں سے لے آئے
بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دولہا جاتے ہیں

ہے خلد کا جوڑا زیب بدن رحمت کا سجا سہرا سر پر
کیا خوب سہانا ہے منظر معراج کو دولہا جاتے ہیں

ہے خوب فضا مہکی مہکی چلتی ہے ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی
ہر سمت سماں ہے نورانی معراج کو دولہا جاتے ہیں

یہ عزّ و جلال اللہ اللہ یہ اوج و کمال اللہ اللہ
یہ حسن و جمال اللہ اللہ و معراج کو دولہا جاتے ہیں

دیوانوں تصور میں دیکھو اسریٰ کے دولہا کا جلوہ
جھرمٹ میں ملائک لے کر انہیں معراج کا دولہا بناتے ہیں

وہ کیسا حسیں منظر ہو گا جب دولہا بنا سرور ہو گا
عشاق تصور کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

اقصیٰ میں سواری جب پہنچی جبریل نے بڑھ کے کہی تکبیر
نبیوں کی اِمامت اَب بڑھ کر سلطانِ جہاں فرماتے ہیں

یہ شاہ نے پائی سعادت ہے خالق نے عطا کی سعادت ہے
جب ایک تجلی پڑتی ہے موسیٰ تو غش کھا جاتے ہیں

جبریلؑ ٹھہر کر سدرہ پر بولے جو بڑھے ہم ایک قدم
جل جائیں گے سارے بال و پر اب ہم تو یہی رہ جاتے ہیں

اللہ کی رحمت سے دلبر جا پہنچے دنیٰ کی منزل پر
اللہ کا جلوہ بھی دیکھا دیدار کی لذت پاتے ہیں

معراج کی شب تو یاد رکھا پھر حشر میں کیسے بھولیں گے
عطارؔ اسی اُمید پہ ہم دن اپنے گزارے جاتے ہیں

محمد الیاس عطار قادری

یا حبیبی مرحبا

یا حبیبی مرحبا یا حبیبی مرحبا
جد الحسینی مرحبا یا نورالعینی مرحبا
یا امام القبلتین یا رسول الثقلین
فاتحِ بدر و حنین راحتِ جاں نور عین
مصطفیٰ و مجتبیٰ یا حبیبی مرحبا
رحمتہ للعالمین سرور دنیا دیں
عین حق نور یقین جاں نشین و دِل نشیں
مقتداوٗ مدعا یا حبیبی مرحبا
اوّل و آخر ہیں آپ باطن و ظاہر ہیں آپ
حافظ و ناصر ہیں آپ حاضر و ناظر ہیں آپ
ابتدا و انتہا یا حبیبی مرحبا
درد کا درماں ہیں آپ خلق کا ارماں ہیں آپ
صاحبِ قرآں ہیں آپ رحمت رحماں ہیں آپ
اعتبار کبریا یا حبیبی مرحبا
زندگی کے پیچ و خم بن گئے ہیں وجۂ غم

یا نبیٔ محترم ہم پہ ہو لطف و کرم
اِختیار کبریا یا حبیبی مرحبا
نور جان و نور عین آفتاب مشرقین
نوبہارِ مغربین آپ ہیں ہر دِل کا چین
مصطفیٰ و مجتبیٰ یا حبیبی مرحبا
آپ ہیں سب کے اِمام آپ کے سب ہیں غلام
اور غلاموں کا ہے کام پڑھتے رہنا صبح و شام
دَم بدم صلِ علی یا حبیبی مرحبا
انجم آشفتہ سر پھر رہا ہے در بدر
ہاشمہ جن و بشر ہو کرم کی اک نظر
شافع روز جزا یا حبیبی مرحبا

قمرانجم

رہے جاتے ہیں یہ ارماں ہائے میرے سینے میں

رہے جاتے ہیں یہ ارماں ہائے میرے سینے میں
نہ کعبے کی گلی دیکھی نہ پہنچا میں مدینے میں
سنا ہے نور کی برسات ہوتی ہے مدینے میں
الٰہی ایک چھینٹا آ لگے ہم سب کے سینے میں
محمد ﷺ اس طرح تشریف فرما ہیں مدینے میں
کہ جیسے سورہ یٰسین ہے قرآں کے سینے میں
مزہ کیا خاک آئے دور رہ کر ایسے جینے میں
کہ پروانہ یہاں تڑپے جلے شمع مدینے میں
محمد ﷺ کی جدائی آگ بھڑکائی ہے سینے میں
رواں جب دیکھتا قافلے حج کے مہینے میں
غریبؔ جائے کہاں یارب تڑپتی روح کو لے کر
تیرے محبوب کا صدقہ تو پہنچا دے مدینے میں

غریب

سرکار کے در پر جاؤں وہ وقت مبارک آئے

سرکار کے در پر جاؤں. وہ وقت مبارک آئے
تقدیر اپنی چمکاؤں وہ وقت مبارک آئے
جب پیشِ نظر ہو میرے مینار و گنبد تیرے
میں غش کھا کر گر جاؤں وہ وقت مبارک آئے
پھر زیرِ گنبدِ خضریٰ رو رو کہ دست بستہ
سب حال میں تجھ کو سناؤں وہ وقت مبارک آئے
دِل کو اپنے سمجھا کر دِیدار کی آس دِلا کر
رو رو کر میں سو جاؤں وہ وقت مبارک آئے
وہ خواب میں جلوہ دکھائیں اے کاش کرم فرمائیں
میں قدموں میں گر جاؤں وہ وقت مبارک آئے
ہے دِل کا عبیدؔ یہ ارماں پھر بن کر ان کا مہماں
دربار میں نعت سناؤں وہ وقت مبارک آئے

محمد اویس عبید رضا

یاشفیعِ اُمم للہ کردو کرم شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم

یاشفیعِ اُمم للہ کر دو کرم شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم
ہم غلاموں کا رکھنا خدارا بھرم شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم

تیری چوکھٹ کے منگت ہیں جائیں کہاں اپنی رحمت سے بھر دیجئے جھولیاں
ہم ہیں اُمید وار کرم ہو کرم شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم

میرے ہاتھوں میں کاسہ ہے اُمید کا ہوں بھکاری شہا میں تیری دِید کا
میں گدائے حرم تو نبی محترم شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم

تیری یادوں سے معمور سینہ رہے سامنے میرے تیرا مدینہ رہے
در پہ بیٹھا رہوں لے کے میں چشمِ نم شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم

منتشر ہیں خیالات کی وادیاں لٹ گیا ہے سکوں والئ دو جہاں
دور ہو جائیں غم یا شہہ محترم شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم

کس کو جا کر کہیں تاجدار حرم گھیرا ڈالے ہوئے ہیں زمانے کے غم
رحم فرمایئے تیری اُمت ہیں ہم شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم

حاضری ہو نیازی کی دربار میں زندگی ہو بسر ذکر سرکار میں
آتے جاتے رہیں تیری چوکھٹ پہ ہم شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم

تیری جالیوں کے نیچے تیری رحمتوں کے سائے

تیری جالیوں کے نیچے تیری رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے

لو چلا ہوں میں لحد میں میرے مصطفیٰ سے کہہ دو
کہ ہوا تیری گلی کی مجھے چھوڑنے کو آئے

طیبہ کو جانے والو تجھے دیتا ہوں دعائیں
درِ مصطفیٰ پہ جا کے تو جہاں کو بھول جائے

روضے کے سامنے میں یہ دعائیں مانگتا تھا
میری جان نکل تو جائے یہ سماں بدل نہ جائے

وہ غمگسار میرا وہ ظہوریؔ یار میرا
کہ میری قبر پہ آ کے جو نعتِ نبی سنائے

محمد علی ظہوری علیہ الرحمہ

شاہِ کونین جلوہ نما ہو گیا

شاہِ کونین جلوہ نما ہو گیا
رنگ عالم کا بالکل نیا ہو گیا

منتخب آپ کی ذات والا ہوئی
نام پاک آپ کا مصطفیٰ ہو گیا

مل گیا تجھ سے اللہ کا راستہ
حق سے ملنے کا تو واسطہ ہو گیا

ایسی نافذ تمہاری حکومت ہوئی
تم نے جس وقت جو کچھ کہا ہو گیا

اس نے واللہ اللہ کو پا لیا
جو کوئی تجھ پہ دِل سے فدا ہو گیا

مہ دو پارہ ہوا سورج اُلٹا پھرا
جب اشارا تمہارا ذرا ہو گیا

ناز کر اے جمیل اپنی قسمت پہ تو
خاک نعلین احمد رضا ہو گیا

صوفی جمیل الرحمٰن قادری رضوی

عاشقو ورد کرو صلِ علیٰ آج کی رات

عاشقو ورد کرو صلِ علیٰ آج کی رات
میں پڑھوں شاہ کی کچھ مدح وثناء آج کی رات
پھیلی عالم میں محمد ﷺ کی ضیا آج کی رات
مہ خورشید نے منہ ڈھانک لیا آج کی رات
نار فارس کی بجھی نورِ الٰہی چمکا
قاطع شرک ہوا جلوہ نما آج کی رات
اہلِ توحید سے تکبیر کا وہ شور اُٹھا
کہ صنم خانوں میں کہرام مچا آج کی رات
آسماں ہوتا ہے قرباں یہ زمیں سے کہہ کر
کی خدا نے تجھے دولت یہ عطا آج کی رات
اپنے محبوب کی اللہ نے اُمت میں کیا
سنیو مل کے کرو شکر خدا آج کی رات
اے جمیل رضوی وصف نبی کر اِتنا
کہ رضا مند ہو احمد کی رضا آج کی رات

صوفی جمیل الرحمٰن قادری رضوی

کروں دم بدم میں ثنائے مدینہ

کروں دم بدم میں ثنائے مدینہ
لگاتا رہے دِل صدائے مدینہ

خدا کی قسم پیاری پیاری ہے جنت
مگر عاشقوں کو رُلائے مدینہ

جہاں کے نظارے ہوں آنکھوں سے اوجھل
نظر میں مری بس سمائے مدینہ

عنایت سے اللہ کی رحمتوں کا
شب و روز دریا بہائے مدینہ

شب و روز جلوے ہیں ماہِ عرب کے
نہ کیوں رات دن جگمگائے مدینہ

پڑوسی بنا مجھ کو جنت میں اُن کا
خدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم برائے مدینہ

یہ عطار مکے سے زندہ سلامت
تڑپتا ہوا کاش آئے مدینہ

محمد الیاس عطار قادری

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو
اور یادِ محمد ﷺ کی مرے دِل میں بسی ہو

دو سوزِ بلال آقا ملے درد رضا سا
سرکار عطا عشق اویس قرنی ہو

اے کاش میں بن جاؤں مدینے کا مسافر
پھر روتی ہوئی طیبہ کو بارات چلی ہو

اے کاش! مدینے میں مجھے موت یوں آئے
قدموں میں ترے سر ہو مری روح چلی ہو

جس وقت نکیرین مری قبر میں آئیں
اُس وقت مرے لب پہ سجی نعت نبی ہو

آقا کا گدا ہوں اے جہنم تو بھی سن لے
وہ کیسے جلے جو کہ غلام مدنی ہو

عطار ہمارا ہے سر حشر اسے کاش
دست شہہ بطحا سے یہی چٹھی ملی ہو

محمد الیاس عطار قادری

میں لب کشا نہیں ہوں اور محوِ التجا ہوں

میں لب کشا نہیں ہوں اور محوِ التجا ہوں
میں محفل حرم کے آداب جانتا ہوں

یہ روشنی سی کیا ہے خوشبو کہاں سے آئی
شاید میں چلتے چلتے روضے تک آ گیا ہوں

پھولوں کی طرح میری سانسیں مہک رہی ہیں
اور آنسوؤں کے موتی میں نظر کر رہا ہوں

کوئی تو آنکھ والا گزرے گا اس طرف سے
طیبہ کے راستے میں، میں منتظر کھڑا ہوں

طیبہ کے سب گداگر پہچانتے ہیں مجھ کو
مجھ کو خبر نہیں تھی میں اس قدر بڑا ہوں

اشکوں سے ہو رہی ہے اب میری ترجمانی
اشکوں کی ہی زبانی فریاد کر رہا ہوں

اقبالؔ مجھ کو اب بھی محسوس ہو رہا ہے
روضے کے سامنے ہوں اور نعت پڑھ رہا ہوں

اقبال عظیم

مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا   منٹھار کی آمد مرحبا
سردار کی آمد مرحبا   دِلدار کی آمد مرحبا

مبارک ہو حبیب رب اکبر آنے والا ہے
مبارک ! انبیاء کا آج افسر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا   منٹھار کی آمد مرحبا
سردار کی آمد مرحبا   رہبر کی آمد مرحبا

اندھیروں میں بھٹکتے پھرنے والوں کو مبارک ہو
تمہیں حق سے ملانے آج رہبر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا   سردار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا   دلبر کی آمد مرحبا

مبارک بد نصیبوں کو مبارک ہو غریبوں کو
جہاں میں بے بسوں کا سایہ گستر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد مرحبا
سردار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا

گنہگارو نہ گھبراؤ سیہ کارو نہ غم کھاؤ
سنو مژدہ شفیع روز محشر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
دِلدار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد مرحبا

کرو گھر گھر چراغاں سبز پرچم آج لہراؤ
مچاؤ مرحبا کی دھوم دلبر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
دلدار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد مرحبا

اگر نہ آج جھومو گے تو کب جھومو گے دیوانو
مچل جاؤ تمہارا آج یاور آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
دلدار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد مرحبا

تراوٹ کیوں نہ ہو حاصل مرے قلب و جگر کو آج
جہاں میں بحر رحمت کا شناور آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
دلدار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد مرحبا

دل غمگین کو مل جائے گا سامان راحت کا
سرورِ دِل' قرار جان مضطر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
دِلدار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد مرحبا

جو ہے سردار عالم کے سبھی سجدہ گزاروں کا
خدا کا آج وہ سچا ثناء گر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
دلدار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد مرحبا

مبارک غم کے مارو! غم غلط ہو جائیں گے سارے
حبیب حق مداوا غم کا لے کر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
دلدار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد مرحبا

جہاں میں ظلمتوں کا چاک ہوگا آج سے سینہ
خدا کے فضل سے ماہ منور آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
دلدار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد مرحبا

مبارک ہو حلیمہ سعدیہ تجھ کو مبارک ہو
تری گودی میں کل عالم کا سرور آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
دلدار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد مرحبا

اُٹھو تعظیم کی خاطر کہ گھر میں آمنہ کے اب
ولادت کا وہ لمحہ کیف آور آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
دِلدار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد مرحبا

تسلی تو رکھو سیراب بھی ہو جاؤ گے عطاؔر
چھلکتا جام لے کر شاہ کوثر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
دِلدار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد مرحبا

محمد الیاس عطار قادری

عشق کے رنگ میں رنگ جائیں

عشق کے رنگ میں رنگ جائیں جب افکار تو کھلتے ہیں غلاموں پہ وہ اسرار
کہ رہتے ہیں وہ توصیف ثنائے شہہ ابرار میں ہر لحظہ گہر بار
ورنہ وہ سیّد عالی نسبی ہاں وہی اُمی لقبی ہاشمی و مطلبی
و عربی و مدنی و قرشی اور کہاں ہم سے گنہگار
آرزو یہ ہے کہ ہو قلب معطر و مطہر و منور مجلّٰی و مصفٰی
در اعلٰی جو نظر آئے کہیں جلوۂ روئے شہہ ابرار
جن کے قدموں کی چمک چاند ستاروں میں نظر آئے جدھر سے
وہ گزر جائے وہی راہ چمک جائے دمک جائے مہک جائے بنے رونق گلزار
سونگھ لوں خوشبوئے گیسوئے محمد وہ سیہ زلف نہیں جس کے مقابل
یہ بنفشہ یہ سیوتی یہ چنبلی یہ گل لالہ و چمپا کا نکھار
جس کی نکہت پہ ہیں قربان گل برگ ثمن نافہ آہوئے ختن
باد چمن بوئے چمن ناز چمن نور چمن رنگ چمن سارا چمن زار
اک شہنشاہ نے بخشے جو سمرقند و بخارا کسی محبوب کے رخسار کے تل پر
مگر اے سیّد عالم تیری ناموس تیری عظمت پر نثار

اے رسول مدنی! ایک نہیں لاکھوں ہیں قربان کہ عشق کے
ہر کوچہ و بازار میں سر اپنا ہتھیلی پہ لیے پھرتے ہیں کرنے کو نثار
یا نبی آپ کا یہ ادنیٰ ثناء خواں در رحمت کا گدا دیتا ہے
در در یہ صدا چاہتا ہے آپ سے چاہت کا صلہ اپنی زباں میں تاثیر
سن کے سب اہل چمن' اِس کا سخن ان کو بھی آجائے حیاء سر ہو
ندامت سے جھکا اور نظر دیکھے و اسلاف کی الفت کا نظارہ اک بار
اے ادیبؔ اب یونہی الفاظ کے انبار سے ہم کھیلتے رہ جائیں مگر
حق ثنا گوئی ادا پھر بھی نہ کر پائیں یہ جذبات و زباں و قلم و فکر خیال
اُن کی مدحت تو ملائک کا وظیفہ ہے صحابہ کا طریقہ ہے
عبادت کا سلیقہ ہے یہ خالق کا پسندیدہ ہے قرآن کا ہے اس میں شعار

سید حسین علی ادیب رائے پوری

یا شاہِ اُمم اک نظر کرم میری لاج تمہارے ہاتھ سرکار

یا شاہِ اُمم اک نظر کرم میری لاج تمہارے ہاتھ سرکار
میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار
صلی اللہ سیّد المرسلین

ٹوٹی ہوئی آس ہوں میں دُکھ سے بھرا دِل ہے مرا
نظر کرم بہر خدا کوئی نہیں تیرے سوا
صلیٰ اللہ سیّد المرسلین

غم خوار جہاں تسکین جاں اک شب تو مجھے بھی ہو دیدار
میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار
یا شاہ اُمم اک نظر کرم

باغ ارم شہر تیرا جس کی ہوا مشک ختن
نام ترا صلِ علیٰ روح بیاں جان سخن
صلی اللہ سیّد المرسلین

ہوں دور مرے سب رنج والم پھر آؤں مدینے میں اک بار
میرے نیا لگا دو اپنے کرم سے پار
یا شاہ اُمم اک نظر کرم

سیّد حسین علی ادیب رائے پوری

بولو یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

میری دھڑکن میں یا نبی میری سانسوں میں یا نبی
بولو یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی
کوئی گفتگو ہو لب پر تیرا نام آ گیا ہے
تیرا ذکر کرتے کرتے یہ مقام آ گیا ہے
میری دھڑکن میں یا نبی میری سانسوں میں یا نبی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی
در مصطفیٰ کا منظر میرے چشم تر کے اندر
کبھی صبح آ گیا ہے کبھی شام آ گیا
میری دھڑکن میں یا نبی میری سانسوں میں یا نبی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی
یہ طلب تھی انبیاء کی رخِ مصطفیٰ کو دیکھیں
یہ نماز کا وسیلہ انہیں کام آ گیا ہے
میری دھڑکن میں یا نبی میری سانسوں میں یا نبی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

جو سخی ہیں شہر بھر کے وہ گدا ہیں ان کے در کے
کہ کرم کرم کے ہاتھوں یہ نظام آ گیا ہے
میری دھڑکن میں یا نبی میری سانسوں میں یا نبی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی
وہ شفیع مذنبیں ہیں وہ مجھے بھی بخش دیں گے
سر حشر اِس یقیں پر، یہ غلام آ گیا ہے
میری دھڑکن میں یا نبی میری سانسوں میں یا نبی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی
وہ جو پی کے شیخ سعدی بلغ العلیٰ پکارے
میرے دست ناتواں میں وہ ہی جام آ گیا ہے
میری دھڑکن میں یا نبی میری سانسوں میں یا نبی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی
وہ ادیبؔ جس نے محشر میں بپا کیا ہے محشر
وہ کہیں کہ آؤ دیکھو یہ غلام آ گیا ہے
میری دھڑکن میں یا نبی میری سانسوں میں یا نبی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

سید حسین علی ادیب رائے پوری

زہے مقدر حضور حق سے سلام آیا پیام آیا

زہے مقدر حضور حق سے سلام آیا پیام آیا
جھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں ادب کا اعلیٰ مقام آیا

یہ کون سر پہ کفن لپیٹے چلا ہے اُلفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذی احترام آیا

فضا میں لبیک کی صدائیں زا فرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر ایک قربان ہو رہا ہے زباں پہ یہ کس کا نام آیا

یہ راہِ حق ہے سنبھل کے چلنا یہاں ہے منزل قدم قدم پر
پہنچنا در پر تو کہنا آقا سلام لیجئے غلام آیا

دُعا جو نکلی تھی دِل سے آخر پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی وہ جذبہ آخر کو کام آیا

یہ کہنا آقا بہت سے عاشق تڑپتے سے چھوڑ آیا ہوں میں
بلاوے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیا نہ شام آیا

خدا تیرا حافظ و نگہباں او راہ بطحا کے جانے والے
نوید صد انبساط بن کر پیام دارالسلام آیا

یوسف قدیری

سوچتا ہوں میں وہ گھڑی کیا عجب گھڑی ہو گی

سوچتا ہوں میں وہ گھڑی کیا عجب گھڑی ہو گی
جب در نبی پہ ہم سب کی حاضری ہو گی

آرزو ہے سینے میں گھر بنے مدینے میں
ہو کرم جو بندے پر بندہ پروری ہو گی

کبریا کے جلووں سے کیا سماں بندھا ہو گا
محفل نبی جس دم عرش پہ سجی ہو گی

بات کیا ہے باد صبا اتنی کیوں معطر ہے
سبز سبز گنبد کو چوم کر چلی ہو گی

سو کھلیں گے اس کے لیے رحمتوں کے دروازے
نعت مصطفیٰ جس نے ایک بھی سنی ہو گی

نام مصطفیٰ کی قسم پر سکوں ہوں میں اب تک
تم بھی نام لو اُن کا گھر میں روشنی ہو گی

دیکھ تو نیازی ذرا سو گیا کیا دیوانہ
ان کی یاد میں شاید آنکھ لگ گئی ہو گی

عبدالستار نیازی۔

یہ آرزو نہیں کہ دعائیں ہزار دو

یہ آرزو نہیں کہ دعائیں ہزار دو
پڑھ کر نبی کی نعت لحد میں اُتار دو

دیکھا ابھی ابھی ہے نظر نے جمال یار
اے موت مجھ کو تھوڑی سی مہلت اُدھار دو

سنتے ہیں جاں کنی کا ہے لمحہ بہت کٹھن
لے کر نبی کا نام یہ لمحہ گزار دو

میرے کریم میں ترے در کا فقیر ہوں
اپنے کرم کی بھیک مجھے بار بار دو

گر جیتنا ہے عشق میں لازم یہ شرط ہے
کھیلو اگر یہ بازی تو ہر چیز ہار دو

یہ جان بھی ظہوریؔ نبی کے طفیل ہے
اس جان کو حضور کا صدقہ اتار دو

محمد علی ظہوریؔ

حضور آ گئے ہیں

فلک کے نظارو زمیں کی بہارو سب عیدیں مناؤ حضور آ گئے ہیں
اُٹھو غم کے مارو چلو بے سہارو خبر یہ سناؤ حضور آ گئے ہیں

انوکھے نرالے وہ ذیشان آئے وہ سارے رسولوں کے سلطان آئے
ارے کج کلا ہو! ارے بادشاہو نگاہیں جھکاؤ حضور آ گئے ہیں

ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا ' اجالا اجالا سویرا سویرا
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی مرے گھر میں آؤ حضور آ گئے ہیں

ہواؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے فضاؤں میں نغمات صلِ علیٰ کے
درودوں کے گجرے سلاموں کے تحفے زبان پر سجاؤ حضور آ گئے ہیں

سماں ہے ثنائے حبیبِ خدا کا یہ میلاد ہے سرورِ انبیاء کا
نبی کے گداؤ سب اک دوسرے کو گلے سے لگاؤ حضور آ گئے ہیں

کہاں میں ظہوریؔ کہاں اُن کی باتیں کرم ہی کرم ہیں یہ دِن اور راتیں
جہاں پر بھی جاؤ دلوں کو جگاؤ یہی کہتے جاؤ حضور آ گئے ہیں

محمد علی ظہوری

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا
بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا

فضلِ رب سے پھر کمی کس بات کی
مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا

ناخدائی کے لیے آئے حضور
ڈوبتوں کو تو سہارا مل گیا

آنکھیں پرنم ہو گئیں سر جھک گیا
جب ترا نقشِ کفِ پا مل گیا

ان کے طالب نے جو چاہا پا لیا
ان کے سائل نے جو مانگا مل گیا

تیرے در کے ٹکڑے ہیں اور میں غریب
مجھ کو روزی کا ٹھکانہ مل گیا

اے حسن فردوس میں جائیں جناب
ہم کو صحرائے مدینہ مل گیا

حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

دھڑکنو تم ہی کہو وقت وہ کیسا ہو گا

دھڑکنو تم ہی کہو وقت وہ کیسا ہو گا
سامنے آنکھوں کے جب گنبدِ خضریٰ ہو گا
اے اجل تجھ کو بھی اس وقت ٹھہرنا ہو گا
جب مرے ہونٹوں پہ ذکر شہہ بطحا ہو گا
ہائے دوزخ کی طرف سرورِ عالم کا غلام
کیسے یہ جوش مشیت کو گوارا ہو گا
آ اِدھر روح کی ہر تہہ میں سمو لوں تجھ کو
اے ہوا تو نے تو سرکار کو دیکھا ہو گا
لاکھ تم عمر عبادت میں گزارو لیکن
وہ جیسے چاہیں گے سجدہ وہی سجدہ ہو گا
اُن کا بیکلؔ ہوں مجھے خوف نہیں محشر میں
میرے سرکار کا دامن میرا پردہ ہو گا

بیکلؔ بلرامپوری

میرے گھر میں خیرالوریٰ آگئے ہیں

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کر حلیمہ میرے گھر میں خیرالوریٰ آگئے ہیں
بڑے اوج پر ہے میرا اب مقدر میرے گھر حبیبِ خدا آگئے ہیں

اُٹھی چار سو رحمتوں کی گھٹائیں معطر معطر ہیں ساری فضائیں
خوشی میں یہ جبریلؑ نغمے سنائیں وہ شافعِ روزِ جزا آگئے ہیں

یہ ظلمت سے کہہ دو کہ ڈیرے اُٹھالے کہ ہیں ہر طرف اب اُجالے اجالے
کہا جن کو حق نے سراجاً منیرا میرے گھر وہ نورِ خدا آگئے ہیں

مقرب ہیں بے شک خلیل و نجی بھی بڑی شان والے کلیم و مسیح بھی
لیے عرش نے جن کے قدموں کے بوسے وہ امی لقب مصطفیٰ آگئے ہیں

یہ سن کر سخی آپ کا آستانہ ہے دامن پسارے ہوئے سب زمانہ
نواسوں کا صدقہ نگاہِ کرم ہو تیرے در پہ تیرے گدا آگئے ہیں

نکیرین جب میری تربت میں آ کر کہیں زیارت کا مژدہ سنا کر
اٹھو بہرِ تعظیم نورالحسن اب لحد میں رسولِ خدا آگئے ہیں

جناب نورالحسن

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

فیض ہے یا شہ تسنیم نرالہ تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دِل کی دھلیں
کہ خدا دِل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

دور کیا جانئے بدکار پہ کیسی گزرے
تیرے ہی در پہ مرے بیکس و تنہا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اُس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوہ ظاہر گیا
تیری مرضی پا گیا سورج پھرا اُلٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا
بڑھ چلی تیری ضیا اندھیرا عالم سے گھٹا
کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا
تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کہ گر گیا
وہ کہ اس در کا ہوا خلق خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا
رحمتہ للعالمین آفت میں ہوں کیسی کروں
میرے مولا میں تو اس دِل سے بلا میں گھر گیا
ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اوّل گیا آخر گیا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

جھولیاں کھول کے بے سمجھے نہیں دوڑ آئے
ہمیں معلوم ہے دولت تری عادت تیری

تو ہی ہے مُلکِ خدا مِلک خدا کا ملک
راج تیرا ہے زمانہ میں حکومت تیری

مجمع حشر میں گھبرائی ہوئی پھرتی ہے
ڈھونڈنے نکلی ہے مجرم کو شفاعت تیری

چین پائیں گے تڑپتے ہوئے دِل محشر میں
غم کسے یاد رہے دیکھ کے صورت تیری

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

ہم نے مانا کہ گناہوں کی نہیں حد لیکن
تو ہے اُن کا تو حسنؔ تیری ہے جنت تیری

مولانا حسن رضا بریلوی

دِل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو

دِل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

آستانے پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو

اس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے میری حشر میں رُسوائی ہو

جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لیے ایسی ہی یکتائی ہو

بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسنؔ کی آنکھیں
اُس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

مولانا حسن رضا بریلوی

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبرئیل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

کانٹا مرے جگر سے غم روزگار کا
یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو

فریاد اُمتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

ایسا گما دے اُن کی ولا میں خدا ہمیں
ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

فرماتے ہیں یہ دونوں میں سردار دو جہاں
اے مرتضٰی عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

اے شوق دِل یہ سجدہ گر ان کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجیے کہ سر کو خبر نہ ہو

ان کے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
جگمگا اُٹھی مری گور کی خاک
تیرے قربان چمکنے والے
مہہ بے داغ کے صدقے جاؤں
یوں دمکتے ہیں دمکنے والے
گل طیبہ کی ثنا گاتے ہیں
نخل طوبیٰ پہ چہکنے والے
عاصیو تھام لو دامن اُن کا
وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے
سنیوں ان سے مدد مانگے جاؤ
بڑے بکتے رہیں بکنے والے
کف دریائے کرم میں ہیں رضا
پانچ فوارے چھلکنے والے

اعلیٰ حضرت بریلوی

پھر عزم مدینہ ہے تیار سفینہ ہے

پھر عزم مدینہ ہے تیار سفینہ ہے
اللہ کی رحمت سے پھر عزمِ مدینہ ہے
چند اشک ندامت کے ہے زاد سفر میرا
پلے میں عبادت کا کوئی نہ خزینہ ہے
گو راہِ مدینہ پر میں چل تو پڑا ہوں پر
افسوس سلیقہ ہے نہ کوئی قرینہ ہے
اے نورِ خدا آ کر چمکا دو پئے مرشد
سرکار مرے دِل کا بے نور نگینہ ہے
ہر دم مرے ہونٹوں پر بس ذکرِ مدینہ ہو
یہ میری تمنا اے سلطان مدینہ ہے
عشاق تڑپتے ہیں یاد شہ بطحا میں
آ جاتا جہاں میں جب بھی حج کا مہینہ ہے
غم میٹھے مدینے کا اے کاش کہ مل جائے
ارمان یہی دِل میں اے شاہِ مدینہ ہے

آقا مجھے دے دے تو روتی ہوئی آنکھیں اور
غم میں تیرے جو آقا جلتا ہوا سینہ ہے
روتا ہوا پہنچا تھا روتا ہوا لوٹا تھا
ہیں وصل کی دو گھڑیاں پھر ہجر مدینہ ہے
دولت کی فروانی ہے مانگنا نادانی
کہ اصل میں دولت تو اُلفت کا خزینہ ہے
تو سارے مریضوں کو اللہ شفا دے دے
اچھا ہے فقط وہ جو بیمار مدینہ ہے
عطاؔر کو گر تو بھی ٹھکرا دے کہاں جائے
تیرا ہے یہ تیرا ہے گو لاکھ کمینہ ہے

حضرت مولانا محمد الیاس عطاؔر قادری

کیوں نہ ہو بہر لمحہ جستجو مدینے کی

کیوں نہ ہو بہر لمحہ جستجو مدینے کی
زندگی کا حاصل ہے آرزو مدینے کی

ہم مدینہ گھوم آئے جالیوں کو چوم آئیں
جب کسی نے چھیڑی ہے گفتگو مدینے کی

تیرگی میں رہ کر بھی روشنی میں رہتے ہیں
جن کے دِل میں گھر کر لے آرزو مدینے کی

غمزدوں کو غم اپنے یاد ہی نہیں رہتے
جب بہار ہوتی ہے روبرو مدینے کی

جس کو جو بھی ملتا ہے اُن کے در سے ملتا ہے
بٹ رہی ہیں خیراتیں چار سو مدینے کی

اس لیے بساتے ہیں لوگ گل کو دامن میں
ہے بسی ہوئی خالؔد گل میں بو مدینے کی

خالد محمود خالدؔ

چاندنی چاندنی گلستاں گلستاں اُس قدم کے نشاں

چاندنی چاندنی گلستاں گلستاں اُس قدم کے نشاں
روشنی روشنی کہکشاں کہکشاں اُس قدم کے نشاں

وہ دلیلِ کرم وہ نگاہ حرم وہ جمال ارم
قبلۂ محتوم کعبہ عاشقاں اُس قدم کے نشاں

آبروئے زمیں نازِ عرش بریں وہ نگار حسیں
جھک رہی ہے جبیں مل رہے ہیں جہاں اُس قدم کے نشاں

عظمت انبیاء عارف و اولیاء سالک و صوفیاء
غوث الاعظم ہیں اور خواجہ خواجگاں اس قدم کے نشاں

نور چشم و بصرِ نور شمس و قمر نورِ شام و سحر
قصۂ مختصر نور کون و مکاں اُس قدم کے نشاں

آرزوئے ادیب آبروئے ادیب جستجوئے ادیب
منتہائے طلب اور تمنائے جاں اُس قدم کے نشاں

سیّد حسین علی ادیب رائے پوری

سحر کا وقت ہے معصوم کلیاں مسکراتی ہیں

سحر کا وقت ہے معصوم کلیاں مسکراتی ہیں
ہوائیں خیر مقدم کے ترانے گنگناتی ہیں
مئے عشرت چھلکتی ہے ساروں کے کٹوروں سے
اُبلتی ہے شراب خلد مئی کے سکوروں سے
چمن میں ہر طرف شبنم کے موتی جھلملاتے ہیں
نسیم صبح کے جھونکے دِلوں کو گدگداتے ہیں
ابھی جبرئیل اُترے بھی نہ تھے کعبے کے منبر سے
کہ اِتنے میں صدا آئی یہ عبداللہ کے گھر سے
مبارک ہو شہہ ہر دوسرا تشریف لے آئے
مبارک ہو محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لے آئے
زمانے کی فضا میں اِنقلاب آخری آیا
نچھاور کر دیا قدرت نے سب فطرت کا سرمایہ

ماہرالقادری

مجرم ہیبت زدہ جب فردِ عصیاں لے چلا

مجرم ہیبت زدہ جب فرد عصیاں لے چلا
لطفِ شہ تسکین دیتا پیش یزداں لے چلا

دِل کے آئینہ میں جو تصویرِ جاناں لے چلا
محفلِ جنت کی آرائش کا ساماں لے چلا

گل نہ ہو جائے چراغ زینتِ گلشن کہیں
اپنے سر میں ہوائے دشتِ جاناں لے چلا

گو نہیں رکھتے زمانے کی وہ دولت اپنے پاس
پر زمانہ نعمتوں سے بھر کے داماں لے چلا

ایسی شوکت پر کہ اُڑتا ہے پھریرا عرش پر
جس گدائے آرزو کی اُن کو مہماں لے چلا

شافع روز قیامت کا ہوں ادنیٰ اُمتی
پھر حسنؔ کیا غم اگر میں بارِ عصیاں لے چلا

مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

واہ کیا مرتبہ ہوا تیرا

واہ کیا مرتبہ ہوا تیرا
تو خدا کا خدا ہوا تیرا

تاج والے ہوں اس میں یا محتاج
سب نے پایا دیا ہوا تیرا

ہاتھ خالی کوئی پھرا نہ پھرے
ہے خزانہ بھرا ہوا تیرا

اسے تو جانے یا خدا جانے
پیشِ حق رُتبہ کیا ہوا تیرا

تاجداروں کا تاجدار بنا
بن گیا جو گدا ہوا تیرا

جو تیرا ہو گیا خدا کا ہوا
جو خدا کا ہوا ہوا تیرا

بگڑی باتوں کی فکر کر نہ حسنؔ
کام سب ہے بنا ہوا تیرا

مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سیر گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر

سیر گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

سر گزشت غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

بے لقائے یاراں کو چین آ جاتا اگر
بار بار آئے نہ یوں جبریلؑ سدرہ چھوڑ کر

بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہو گا کسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر

کس تمنا پر جئیں یا رب اسیران قفس
آ چکی بادِ صبا باغ مدینہ چھوڑ کر

مر کے جیتے ہیں جو اُن کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

مولانا حسن رضا بریلوی

جتنا مرے خدا کو ہے مرا نبی عزیز

جتنا مرے خدا کو ہے مرا نبی عزیز
کونین میں کسی کو نہ ہو کوئی عزیز

خاکِ مدینہ پر مجھے اللہ موت دے
وہ مردہ دِل ہے جس کو نہ ہو زندگی عزیز

جو کچھ تری رضا ہے خدا کی وہی خوشی
جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز

منگتا کا ہاتھ اُٹھا تو مدینہ ہی کی طرف
تیرا ہی در پسند تیری ہی گلی عزیز

اس در کی خاک پر مجھے مرنا پسند ہے
تختِ شہی پہ کس کو نہیں زندگی عزیز

محشر میں دو جہاں کو خدا کی خوشی کی چاہ
میرے حضور کی ہے خدا کو خوشی عزیز

طیبہ کے ہوتے خلد بریں کیا کروں حسنؔ
مجھ کو یہی پسند ہے مجھ کو یہی عزیز

مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سحاب رحمت باری ہے بارہویں تاریخ

سحاب رحمت باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عدو کے دِل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ
فلک پہ عرش بریں کا گمان ہوتا ہے
زمینِ خلد کی کیاری ہے بارہویں تاریخ
تمام ہو گئی میلاد انبیاء کی خوشی
ہمیشہ اب تیری باری ہے بارہویں تاریخ
ولادت شہ دیں ہر خوشی کی باعث ہے
ہزار عید سے بھاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ تو نے غلاموں کے دل کیے ٹھنڈے
جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
حسن ولادت سرکار سے ہوا روشن
مرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کون کہتا ہے کہ زینت خلد کی اچھی نہیں

کون کہتا ہے کہ زینت خلد کی اچھی نہیں
لیکن اے دِل فرقت کوئے نبی اچھی نہیں

تیرہ دِل کو جلوۂ ماہِ عرب درکار ہے
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں

اِس گلی سے دور رہ کر کیا مریں ہم کیا جئیں
آہ ایسی موت ایسی زِندگی اچھی نہیں

اُن کے در کی بھیک چھوڑیں سروری کے واسطے
اُن کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

بیکسوں پر مہرباں ہے رحمت بیکس نواز
کون کہتا ہے ہماری بے کسی اچھی نہیں

روسیہ ہوں منہ اُجالا کر دے اے طیبہ کے چاند
اِس اندھیرے پاکھ کی یہ تیرگی اچھی نہیں

اُن کے در پر موت آ جائے تو جی جاؤں حسن
ان کے در سے دور رہ کر زندگی اچھی نہیں

مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

مری خاک یا رب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

جدھر دیکھئے باغِ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

بنا آسمان منزل ابنِ مریم
گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ

شرفِ جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسنؔ افتخارِ مدینہ

مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

باغِ جنت میں نرالی چمن آرائی ہے

باغِ جنت میں نرالی چمن آرائی ہے
کیا مدینہ پہ فدا ہو کے بہار آئی ہے
ان کے گیسو نہیں رحمت کی گھٹا چھائی ہے
ان کے ابرو نہیں دو قبلوں کی یکجائی ہے
سر بالیں انہیں رحمت کی گھٹا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے
جس ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں حسن و جمال
اے حسیں تیری ادا اس کو پسند آئی ہے
تیرے جلوؤں میں یہ عالم ہے کہ چشم عالم
تاب دیدار نہیں پھر بھی تماشائی ہے
دردِ دِل کس کو سناؤں میں تمہارے ہوتے
بیکسوں کی اسی سرکار میں سنوائی ہے
اے حسن جہاں تاب کے صدقے جاؤں
ذرّے ذرّے سے عیاں جلوہٗ زیبائی ہے

مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ

مبارک ہو وہ شہ پردے سے باہر ہونے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے در پر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا   دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا   سردار کی آمد مرحبا

کہاں ہیں ٹوٹی اُمیدیں کہاں ہیں بے سہارے دل
کہ وہ فریاد رس بیکس کا یاور آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا   دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا   سردار کی آمد مرحبا

ٹھکانہ بے ٹھکانوں کا سہارا بے سہاروں کا
غریبوں کی مدد بیکس کا یاور آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا

مبارک درد مندوں کو ہو مژدہ بے قراروں کو
قرار دِل شکیب جان مضطر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا

گنہگار و نہ ہو مایوس تم اپنی رہائی سے
مدد کو وہ شفیع روز محشر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا

سلاطین زمانہ جس کے در پر بھیک مانگیں گے
فقیروں کو مبارک وہ تونگر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا

بر آئیں گی مرادیں حسرتیں ہو جائیں گی پوری
کہ وہ مختار کل عالم کا سرور آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا

کہاں ہیں بادشاہان جہاں آئیں سلامی کو
کہ اب فرمانروائے ہفت کشور آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا

حسن کہہ دیں اُٹھیں سب اُمتی تعظیم کی خاطر
کہ اپنا پیشوا اپنا پیمبر آنے والا ہے

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا

حسن رضا بریلوی

جو عشق نبی کے جلوؤں کو سینوں میں بسایا کرتے ہیں

جو عشق نبی کے جلوؤں کو سینوں میں بسایا کرتے ہیں
اللہ کی رحمت کے بادل ان لوگوں پہ سایا کرتے ہیں

جب اپنے غلاموں کی آقا تقدیر بنایا کرتے ہیں
جنت کی سند دینے کے لیے روضے پہ بلایا کرتے ہیں

مخلوق کی بگڑی بنتی ہے خالق کو بھی پیار آ جاتا ہے
جب بہر دُعا محبوبِ خدا ہاتھوں کو اُٹھایا کرتے ہیں

گرداب بلا میں پھنس کے کوئی طیبہ کی جانب تکتا ہے
سلطان مدینہ خود آ کر کشتی کو تیرایا کرتے ہیں

اے دولت عرفاں کے منگتو اس در پہ چلو جس در پہ سدا
دِن رات خزانے رحمت کے سرکار لٹایا کرتے ہیں

وہ نزع سختی ہو اے دِل یا قبر کی مشکل ہو منزل
وہ اپنے غلاموں کی اکثر اِمداد کو آیا کرتے ہیں

ہے شغل ہمارا شام و سحر ہے ناز سکندؔر قسمت پر
محفل میں رسول اکرم کی ہم نعت سنایا کرتے ہیں

جناب سکندر لکھنوی

میرا دِل اور مری جان مدینے والے

میرا دِل اور مری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

بھر دے بھر دے مرے داتا میری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے

پھر تمنائے زیارت نے کیا دِل بے چین
پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں
میرے آقا میرے سلطان مدینے والے

باعث ارض و سما صاحب لولاک لما
عین حق صورت اِنسان مدینے والے

سگ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدم
یہی رکھیں میری پہچان مدینے والے

حضرت بیدم شاہ وارثی

نہ ہوآرام جس بیمار کوسارے زمانے سے

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اُٹھالے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

تمہارے در کے ٹکڑوں سے پڑا پلتا ہے اک عالم
گزارا سب کا ہوتا ہے اسی محتاج خانے سے

کوئی فردوس ہو یا خلد ہو ہم کو غرض مطلب
لگایا اب تو بستر آپ ہی کے آستانے سے

نہ کیوں ان کی طرف اللہ سو سو پیار سے دیکھے
جو اپنی آنکھیں ملتے ہیں تمہارے آستانے سے

تمہارے تو وہ اِحسان اور یہ نافرمانیاں اپنی
ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منہ دکھانے سے

زمیں تھوڑی سی دے دے بہر مدفن اپنے کوچہ میں
لگا دے میرے پیارے میری مٹی بھی ٹھکانے سے

نہ پہنچے اُن کے قدموں تک نہ کچھ حسن عمل ہی ہے
حسنؔ کیا پوچھتے ہو ہم گئے گزرے زمانے سے

مولانا حسن رضا بریلوی

پکارو یارسول اللہ یا حبیب اللہ

یا رسول اللہ یا حبیب اللہ
پکارو یا رسول اللہ یا حبیب اللہ
تم بھی کر کے ان کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر پر لہراؤ
پکارو یا رسول اللہ یا حبیب اللہ

سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
مل کر بولو مرحبا جھوم کے بولو مرحبا

تم بھی کر کے انٰ کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر پر لہراؤ

پکارو یارسول اللہ یا حبیب اللہ
یا حبیب کبریا یا اھلاً وسھلاً مرحبا
مصطفیٰ و مجتبیٰ یا اھلاً وسھلاً مرحبا
تاجدارِ انبیاء یا اھلاً وسھلاً مرحبا
مرسلیں کے پیشوا یا اھلاً وسھلاً مرحبا
سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
تم بھی کر کے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر لہراؤ
پکارو یارسول یا حبیب اللہ
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول کی کثرت کیجیے
پکارو یارسول اللہ یا حبیب اللہ
پکارو یا رسول اللہ یا حبیب اللہ
چاند سا چمکاتے چہرہ نور برساتے ہوئے
آ گئے بدرالدجیٰ اھلاً وسھلاً مرحبا
آمنہ کے گھر میں آقا کی ولادت ہو گئی
مرحبا صلِ علیٰ اھلاً وسھلاً مرحبا

سرکار کی آمد مرحبا　　دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا　　سردار کی آمد مرحبا
جھوم کے بولو مرحبا　　لب چوم کے بولو مرحبا

یونہی کر کے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ
پکارو یا رسول اللہ یا حبیب اللہ
مومنو وقت ادب ہے آمد محبوب ربّ ہے
جائے آداب و طرب ہے آمد شاہِ عرب ہے
آمنہ بی بی کا جایا بارہویں تاریخ آیا
صبح و صادق نے سنایا صلوات اللہ علیك

یا رسول اللہ　　یا حبیب اللہ
پکارو یا رسول اللہ　　یا حبیب اللہ

رازِ دانِ کبریا یا اهلاً وسهلاً مرحبا
مظہر ربّ علی اهلاً وسهلاً مرحبا
آمنہ کے دِل ربا اهلاً وسهلاً مرحبا
اے حلیمہ کے پیا اهلاً وسهلاً مرحبا

سرکار کی آمد مرحبا　　دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا　　سردار کی آمد مرحبا

یونہی کر کے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

پکارو یا رسول اللہ یا حبیب اللہ
پکارو یا رسول اللہ یا حبیب اللہ

جھک گیا کعبہ سبھی بت منہ کے بل اوندھے گرے
دبدبہ آمد کا تھا اھلاً وسھلاً مرحبا
سوئی قسمت جاگ اُٹھی اور سب کی بگڑی بن گئی
باب رحمت وا ہوا اھلاً وسھلاً مرحبا

سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
نٹھار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
جھوم کے بولو مرحبا لب چوم کے بولو مرحبا

یونہی کر کے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

پکارو یا رسول اللہ یا حبیب اللہ

خوب جھومو عاصیو وہ مسکرا کے آگئے
شافع روز جزا اھلاً وسھلاً مرحبا
حشر میں عطارؔ ان کو دیکھتے ہی بول اٹھے
مرحبا یا مصطفیٰ اھلاً وسھلاً مرحبا

سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
دلدار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا
ذرا جھوم کے بولو مرحبا لب چوم کے بولو مرحبا
لہرا کے بولو مرحبا لہرا کر بولو مرحبا

یونہی کر کے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

پکارو یا رسول اللہ یا حبیب اللہ

یا رسول اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے
جس نے یہ نعرہ لگایا اُس کا بیڑا پار ہے
ہم نے یہ نعرہ لگایا اپنا بیڑا پار ہے

پکارو یا رسول اللہ یا حبیب اللہ
پکارو یا رسول اللہ یا حبیب اللہ

مولانا محمد الیاس عطار قادری

باتیں بھی مدینے کی راتیں بھی مدینے کی

باتیں بھی مدینے کی راتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی
تعریف کے لائق جب الفاظ نہیں ملتے
تعریف کرے کوئی کس طرح مدینے کی
عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی
وہ اپنی نگاہوں سے مستانہ بناتے ہیں
زحمت بھی نہیں دیتے مے خوار کو پینے کی
یہ زخم ہے طیبہ کی یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی
طوفان کی کیا پرواہ یہ بھول نہیں سکتا
ضامن ہے دُعا ان کی اُمت کے سفینے کی
ہر سال کے آنے کا اعزاز ملا مرزا
سرکار بناتے ہیں تقدیر کمینے کی

جناب مرزا صاحب

دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا

دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا
مغلوب شہا نفس بدکار نہیں ہوتا

شیطان مسلط ہے افسوس کسی صورت
اب صبر گناہوں پر سرکار نہیں ہوتا

اے رب کے حبیب آؤ اے میرے طبیب آؤ
اچھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا

یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے
غفلت سے مگر اب بھی بیدار نہیں ہوتا

جینے کا مزا اس کو ملتا ہی نہیں جس کا
دلِ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار نہیں ہوتا

جو یادِ مدینہ میں دن رات تڑپتے ہیں
دور ان سے مدینے کا دربار نہیں ہوتا

آقا کا گدا ہو کر عطار تو گھبرائے
گھبرائے وہی جس کا غم خوار نہیں ہوتا

حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری

میں جو یوں مدینے جاتا تو کچھ اور بات ہوتی

میں جو یوں مدینے جاتا تو کچھ اور بات ہوتی
کبھی لوٹ کر نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

میں مدینے تو گیا تھا یہ بڑا شرف تھا لیکن
وہیں دم جو ٹوٹ جاتا تو کچھ اور بات ہوتی

بزبان زائریں تو میں سلام بھیجتا ہوں
کبھی خود سلام لاتا تو کچھ بات ہوتی

یہاں قبر میں یقیناً تری دید مجھ کو ہو گی
جو بقیع میں قبر پاتا تو کچھ اور بات ہوتی

مری آنکھ جب بھی کھلتی تری رحمتوں سے آقا
تجھے سامنے ہی پاتا تو کچھ اور بات ہوتی

یہی آہ ! فکر دُنیا مرا دِل جلا رہی ہے
غم ہجر گر ستاتا تو کچھ اور بات ہوتی

کیوں مدینہ چھوڑ آیا تجھے کیا ہوا تھا عطار
وہیں گھر اگر بساتا تو کچھ اور بات ہوتی

مولانا محمد الیاس عطار قادری

اِک بار پھر مدینے عطار جا رہے ہیں

اِک بار پھر مدینے عطار جا رہے ہیں
آقا مدینے والے در پہ بلا رہے ہیں

قسمت کو اس تصور سے وجد آ رہے ہیں
رحمت کی بھیک دینے آقا بلا رہے ہیں

ہر دم جو اُن کے غم میں آنسو بہا رہے ہیں
جینے کا لطف ایسے عشاق پا رہے ہیں

حسن عمل ہمارے پلے میں کچھ نہیں ہے
آہوں کی آنسوؤں کی سوغات لا رہے ہیں

منظر ہے روح پرور' روضے کی جالیوں پر
عشاق آنسوؤں کے موتی لٹا رہے ہیں

اذن خدا سے ہو تم مختار ہر دو عالم
دونوں جہاں تمہارے خیرات کھا رہے ہیں

اِن کے کرم کے صدقے فضل وکرم سے اِن کا
عطار پیچھے پیچھے جنت میں جا رہے ہیں

محمد الیاس عطار قادری

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم
یا الٰہی کیونکر اُتریں پار ہم

کس ملا کی مے سے ہیں سرشار ہم
دن ڈھلا ہوتے نہیں ہوشیار ہم

دُشمنوں کی آنکھ میں بھی پھول تم
دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم

دم قدم کی خیر اے جانِ مسیح
در پہ لائے ہیں دِلِ بیمار ہم

اپنی رحمت کی طرف دیکھیں حضور
جانتے ہیں جیسے ہیں بدکار ہم

با عطا تم شاہ تم مختار تم
بے نوا ہم زار ہم ناچار ہم

اُن کے آگے دعویٰ ہستی رضا
کیا بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی

سائے میں تمہارے ہیں قسمت یہ ہماری ہے

سائے میں تمہارے ہیں قسمت یہ ہماری ہے
قربان دِل و جاں ہیں کیا شان تمہاری ہے
کیا پیش کروں تم کو کیا چیز ہماری ہے
یہ دِل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے
نقشہ تیرا دِلکش ہے صورت تیری پیاری ہے
جس نے تمہیں دِیکھا ہے سو جان سے واری ہے
گو لاکھ برے ہیں ہم کہلاتے تمہارے ہیں
اک نظر کرم کرنا یہ عرض ہماری ہے
ہم چھوڑ کے اس در کو جائیں تو کہاں جائیں
اک نام تمہارا ہے جو ہونٹوں پہ جاری ہے
تاجی تیرے سجدے سے زاہد کو جلن کیوں ہے
قدرت نے جبیں سائی قسمت میں اتاری ہے

ذہین شاہ تاجی

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہے اس کو نواز دے یہ درِ حبیب کی بات ہے

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

وہ بھٹک کے راہ میں رہ گئی یہ مچل کے در سے لپٹ گئی
وہ کسی امیر کی شان تھی یہ کسی غریب کی بات ہے

میں بروں سے لاکھ برا سہی مگر ان سے ہے مرا واسطہ
مری لاج رکھ لے میرے خدا یہ تیرے حبیب کی بات ہے

تجھے اے منور بے نوا درِ شہ سے چاہیے اور کیا
جو نصیب ہو کبھی سامنا تو بڑے نصیب کی بات ہے

منور بدایونی

چھوڑ فکر دُنیا کی چل مدینے چلتے ہیں

چھوڑ فکر دُنیا کی' چل مدینے چلتے ہیں
مصطفیٰ غلاموں کی قسمتیں بدلتے ہیں
رحمتوں کی چادر کے سر پہ سائے چلتے ہیں
مصطفیٰ کے دیوانے گھر سے جب نکلتے ہیں
صرف ساری دنیا میں وہ ہے کوچۂ احمد
جس جگہ پہ ہم جیسے کھوئے سکے چلتے ہیں
نقش کر لے سینے پر نام سرور دین کا
یہ وہ نام ہ جس سے سب عذاب ٹلتے ہیں
ذکر شاہ بطحا کو ورد اب بنا لیجئے
یہ وہ ذکر ہے جس سے غم خوشی میں ڈھلتے ہیں
اس کو کیا ضرورت ہے عطر مشک و عنبر کی
خاک جو مدینے کی اپنے تن پہ ملتے ہیں
سچ ہے غیر کا احسان ہم کبھی نہیں لیتے
اے علیم آقا کے ہم ٹکڑوں پہ پلتے ہیں

علیم الدین علیم

روک لیتی ہے آپ کی نسبت تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں

روک لیتی ہے آپ کی نسبت تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں
یہ کرم ہے حضور کا ہم پر آنے والے عذاب ٹلتے ہیں

وہ ہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی
آؤ بازار مصطفیٰ کو چلیں کھوٹے سکے وہیں پہ چلتے ہیں

اپنی اوقات صرف اتنی ہے کیا ہیں ہم بات صرف اِتنی ہے
کل بھی ٹکڑوں پہ ان کے پلتے تھے اب بھی ٹکڑوں پہ ان کے پلتے ہیں

اب کوئی کیا ہمیں گرائے گا ہر سہارا گلے لگائے گا
ہم نے خود کو گرا دیا ہے وہاں گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں

اُن کے دامن کو چھوڑنے والے اس تعلق کو توڑنے والے
سانس لیتے ہیں بحر ظلمت میں نامرادی پہ ہاتھ ملتے ہیں

ذکرِ سرکار کے اُجالوں کی بے نہایت ہیں رفعتیں خالؔد
یہ اُجالے کبھی نہ سمیٹیں گے یہ وہ سورج نہیں جو ڈھلتے ہیں

خالد محمود خالد

سب کی بگڑی بنانا تیرا کام ہے

تاج والے میں قرباں تری شان پر سب کی بگڑی بنانا تیرا کام ہے
ٹھوکریں کھا کے گرنا مرا کام ہے ہر قدم پر اٹھانا ترا کام ہے

ساقیا جان قرباں ترے جام پر ہو نگاہِ کرم اپنے خدام پر
چھوڑ دی ہم نے کشتی ترے نام پر اب کنارے لگانا ترا کام ہے

ظلم جانوں پہ جب بے بہا کر لیے جرم عصیاں شہا حد سے جب بڑھ گئے
تیرے مجرم تیرے در پہ حاضر ہوئے اب انہیں بخشوانا ترا کام ہے

پوری سرکار سب کی تمنا کرو ہر بھکاری کی داتا جی جھولی بھرو
دور طیبہ سے روتے تڑپتے ہیں جو اُن کو در پہ بلانا ترا کام ہے

تو نے قطرے کو دیکھا گوہر کر دیا تو نے ذرّے کو دیکھا تو زر کر دیا
تو نے حبشی کو رشک قمر کر دیا الٹا سورج پھرانا ترا کام ہے

کس سے جا کر شہا غم کی حالت کہیں کس کے در پر یہ فریاد صائم کرے
تیری نعتیں سنانا مرا کام ہے اپنے در پر بلانا ترا کام ہے

الحاج صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ

بلالو پھر مجھے اے شاہ بحر و بر مدینے میں

بلا لو پھر مجھے اے شاہ بحر و بر مدینے میں
میں پھر روتا ہوا آؤں تیرے در پر مدینے میں

میں پہنچوں کوئے جاناں میں گریباں چاک سینہ چاک
گرا دے کاش مجھ کو شوق تڑپا کر مدینے میں

مدینے جانے والو جاؤ' جاؤ فی امان اللہ
کبھی تو اپنا بھی لگ جائے گا بستر مدینے میں

سلام شوق کہنا حاجیو میرا بھی رو رو کر
تمہیں آئے نظر جب روضۂ انور مدینے میں

مدینے جب میں پہنچوں کاش ایسا کیف طاری ہو
کہ روتے روتے گر جاؤں میں غش کھا کر مدینے میں

نہ ہو مایوس دیوانو پکارے جاؤ تم اُن کو
بلائیں گے تمہیں بھی اک دن سرور مدینے میں

مدینہ اس لیے عطار جان و دِل سے پیارا ہے
کہ رہتے ہیں مرے آقا مرے دِلبر مدینے میں

محمد الیاس عطار قادری

خوشا جھومتا جا رہا ہے سفینہ

خوشا جھومتا جا رہا ہے سفینہ
پہنچ جائیں گے انشاء اللہ مدینہ

اب آیا کہ اب آیا جدہ کا ساحل
اب آئے گا مکہ چلیں گے مدینہ

میں مکے میں جا کر کروں گا طواف اور
نصیب آب زم زم مجھے ہو گا پینا

خدایا مدینہ نظر آئے جوں ہی
تڑپ کر گروں دے دے ایسا قرینہ

نہ کیوں میری قسمت پر رشک آئے مجھ کو
کہاں وہ مدینہ کہاں میں کمینہ

رہے وردِ لب کاش ! ہر دم الٰہی
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ

تڑپ اٹھے آقا کے دیوانے عطارؔ
مدینے کی جانب چلا جب سفینہ

محمد الیاس عطار قادری

بھیک عطا اے نبی محتشم ہو

بھیک عطا اے نبی محتشم ہو
میرے آقا نگاہِ کرم ہو

دید کا ہوں طلب گار آقا ہوں اگرچہ گنہگار آقا
اک جھلک اپنی سرکار آقا اب دکھا دو نہ اک بار آقا
اِس گنہگار پر بھی کرم ہو میرے آقا نگاہِ کرم ہو

چھوٹ جائے گناہوں کی عادت ربّ کی دِل سے کروں میں عبادت
ایسی کر دے تو نظر عنایت بس ترے ہی غم میں ماہِ رسالت
دل تڑپتا رہے آنکھ نم ہو میرے آقا نگاہِ کرم ہو

یاد آتا ہے مجھ کو وہ منظر جب چلا تھا مدینے سے دلبر
مضطرب قلب تھا آنکھ تھی تر اس گھڑی عرض تھی یہ زباں پر
بار بار آؤں ایسا کرم ہو میرے آقا نگاہِ کرم ہو

ہے یقیں عرض میری سنو گے لاج لج پال میری رکھو گے
رحمتِ خاص اپنی کرو گے آج دامن میرا بھی بھرو گے
یانبی تاجدارِ حرم ہو میرے آقا نگاہِ کرم ہو

زائر کوئے جناں آہستہ چل

زائر کوئے جناں آہستہ چل
دیکھ آیا ہے کہاں آہستہ چل
جیسے بھی چاہے جہاں میں گھوم پھر
یہ مدینہ ہے یہاں آہستہ چل
حاضری میں ہیں ملک ستر ہزار
قدسیوں کے درمیاں آہستہ چل
بارگاہ ناز میں آہستہ بول
ہو نہ سب کچھ رائیگاں آہستہ چل
در پہ پہنچا ہوں بڑی مدت کے بعد
اے مری عمر رواں آہستہ چل
در پہ پہنچا ہوں جو میں قسمت سے آج
کیوں کہوں عمر رواں آہستہ چل
دیکھ لوں جی بھر کے شہر مصطفیٰ
میرے میرِ کارواں آہستہ چل

حنیف نازش

یارب ہے یہی دِل کی صدا اب کے برس بھی

یارب ہے یہی دِل کی صدا اب کے برس بھی
رکھنا مجھے مصروف ثناء اب کے برس بھی
دیدارِ مدینہ کو ترستی رہی آنکھیں
پیغام نہیں لائی صبا اب کے برس بھی
برسوں سے میرے دِل میں ہے تنہائی کا موسم
دیکھی نہ مدینے کی فضا اب کے برس بھی
تنہائی کا خنجر ہے میری روح میں پیوست
مرہم ہو مرا خاک شفا اب کے برس بھی
بارش کو برستے ہوئے دیکھوں میں حرم میں
آنکھوں میں ہے اک خواب نیا اب کے برس بھی
دربار میں آکر میں سناؤں نئی نعتیں
ہو جائے اِجازت جو شہا اب کے برس بھی
خوش ہو کے محبت سے کیے اہلِ محبت
دیوان اُجاگر کا چھپا اب کے برس بھی

نثار علی اُجاگر

بات جو کیجیے اور جب کیجیے

بات جو کیجیے اور جب کیجیے
ساتھ میں ذکرِ محبوب ربّ کیجیے
چاہتے ہو ملے ذوقِ آنسو بہیں
لغو باتوں سے بند اپنے لب کیجیے
لو وہ مینار و گنبد نظر آ گئے
اب سلام عرض سب با ادب کیجیے
سبز گنبد کے سائے تلے ہیں کھڑے
خوب تقدیر پر رشک اب کیجیے
رو برو جالیوں کے کھڑے ہیں حضور
بھیک عطا میرے ماہ عرب کیجیے
در پہ آ کے بھکاری پھرے نامراد
یہ گوارہ بھلا آپ کب کیجیے
وہ نوازیں گے خالی نہ لوٹائیں گے
ان سے حاجات عرض اپنی سب کیجیے

مر رہا ہوں گناہوں کے امراض سے
اِک نظر جانبِ جاں بلب کیجیے
قلبِ تاریک پر رکھ کے اپنا قدم
چاند نا میرے ماہِ عرب کیجیے
سن کے فریاد امداد کو آ گئے
یاد عبید رضاؔ اُن کو جب کیجیے

• محمد اویس عبید رضا قادری

جب گنبدِ خضریٰ پہ وہ پہلی نظر گئی

جب گنبدِ خضریٰ پہ وہ پہلی نظر گئی
آنکھوں کے راستے میرے دِل میں اتر گئی

سرخم تھا لب خاموش تھے آنکھیں تھیں اشک بار
اِک ساعت بیدار تھی جو کہ گزر گئی

طیبہ سے لوٹنا کسی عاشق سے پوچھئے
ایسا لگے کہ روح بدن سے گزر گئی

برسی تھی اِس قدر کہ نہا سا گیا اِدھر
وہ بارش کرم میرے داماں کو بھر گئی

دِل بھی ہے شاد شاد طبیعت ہے پر بہار
لگتا ہے آج میری مدینے خبر گئی

آواز عبیدؔ تیری بفیضانِ نعت ہی
سینوں میں عاشقانِ نبی کے اُتر گئی

محمد ادیس عبید رضا قادری

مانگنے کا مزہ ہے دریار پر

مانگنے کا مزہ ہے دریار پر
ہر طلب پر عطا ہے دریار پر

کون لب کھولتا ہے دربار پر
بے طلب مل رہا ہے دریار پر

مانگ اُن سے نہیں جن کے لب پر نہیں
جو بھی مانگا ملا ہے دریار پر

بخش دے یا خدا سن کے فرماں تیرا
آج حاضر گدا ہے دریار پر

کیوں نہ مانگے عبید اُن کے در پر قضا
جی گیا جو مرا ہے درِ یار پر

محمد اویس عبید رضا قادری

وہ روضۂ اقدس کی طلب گار ہیں آنکھیں

وہ روضۂ اقدس کی طلب گار ہیں آنکھیں
سچ پوچھو تو خود راہ کی دِیوار ہیں آنکھیں

ہر رات چلی جاتی ہے یہ چپکے سے مدینے میں
مجھ سے بھی چھپاتی ہیں پر اسرار ہیں آنکھیں

جس شہر میں بک جاتے ہیں خود آ کے خریدار
اُس شہر میں آوارہ بازار ہیں آنکھیں

یہ بات میں کن لفظوں میں سمجھاؤں کسی کو
اب خواب کے عالم میں بھی بیدار ہیں آنکھیں

حاضر ہیں درِ دولت پہ گدا سرکار توجہ فرمائیں

حاضر ہیں در دولت پہ گدا سرکار توجہ فرمائیں سرکار توجہ فرمائیں
محتاج نظر ہے حال مرا سرکار توجہ فرمائیں سرکار توجہ فرمائیں

میں کب آنے کے قابل تھا رحمت نے یہاں تک پہنچایا
سرکار پہ تن من جان فدا سرکار توجہ فرمائیں سرکار توجہ فرمائیں

میں کر کے ستم اپنی جاں پر قرآن میں جاؤں گا پڑھ کر
آیا ہوں بہت شرمندہ سا سرکار توجہ فرمائیں سرکار توجہ فرمائیں

آنسو آنسو ہیں فریادی اور عرض کرم ہچکی ہچکی
دھڑکن دھڑکن دیتی ہے صدا سرکار توجہ فرمائیں سرکار توجہ فرمائیں

اک میں ہی نہیں پوری اُمت ساری دُنیا ساری خلقت
تکتی ہے رستہ رحمت کا سرکار توجہ فرمائیں سرکار توجہ فرمائیں

•

( )

ہم پر نظر حضور یونہی آپ کی رہے

ہم پر نظر حضور یونہی آپ کی رہے
جیسے بنی ہوئی ہے ہماری بنی رہے
سیراب ہو نہ جاؤں میں جلووں سے آپ کے
جب تک میری حیات رہے تشنگی رہے
اُترے حضور دِل پہ میرے نعت آپ کی
ہر رات یونہی گھر پہ میرے چاندنی رہے
میں تو حضور آپ کے دامن میں چھپ گیا
اب گردشِ حیات مجھے ڈھونڈتی رہے
بابِ حرم کے سامنے پہنچوں کچھ اس طرح
شرم و حیا کے بار سے گردن جھکی رہے
جب تک جمالِ شہرِ نبی کا ہو تذکرہ
مسرور میری آنکھ یونہی بند ہی رہے

مسرور کیفی

بیٹھتے اُٹھتے نبی کی گفتگو کرتے رہے

بیٹھتے اُٹھتے نبی کی گفتگو کرتے رہے
عشق والے ہیں جو اُن کی آرزو کرتے رہے

عاشقانِ مصطفیٰ ہر دور میں ہر موڑ پر
آپ کے نقش قدم کی جستجو کرتے رہے

قابل صد رشک ہے اُن کا طریق بندگی
جو نمازی اپنے اشکوں سے وضو کرتے رہے

اہلِ ایمان نے کیے سجدے عجب انداز سے
سر کٹا کے اپنے سر کو سرخرو کرتے رہے

دو جہاں میں وہ ظہوری پا گئے ہیں آبرو
جو بھی نامِ مصطفیٰ کی آبرو کرتے رہے

محمد علی ظہوری

سرورانبیاء مظہر کبریا یا نبی مصطفیٰ تو وراء الوریٰ

سرور انبیاء مظہر کبریا یا نبی مصطفیٰ تو وراء الوریٰ
مطلع کن فکاں مقطع مرسلاں شاہ عرض و سماں تو وراء الوریٰ

میرے جرم خطا سے ہیں دامن بھرے تیرے ماتھے شفاعت کے سہرے سجے
میں خطا ہی خطا تو عطا ہی عطا یا حبیب خدا تو وراء الوریٰ

رُک گئے کہہ کے سدرہ پہ روح الامیں یا نبی آگے جانے کی ہمت نہیں
تم ہو محبوب رب میں تمہارے سبب میری اوقات کیا تو وراء الوریٰ

اپنی اُلفت سے بھر دے تو سینہ میرا اللہ رکھے سلامت مدینہ تیرا
صدقۂ حسنین کا بھر دو کاسہ میرا میرے حاجت روا تو وراء الوریٰ

تیری چوکھٹ سے جائے نیازی کہاں ہو نگاہِ کرم والیٔ دو جہاں
سیّدی مرشدی یا نبی یا نبی میں کجا تو کجا تو وراء الوریٰ

عبدالستار نیازی

کچھ ایسا کردے میرے کردگار آنکھوں میں

کچھ ایسا کردے میرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں

وہ نور دے میرے پروردگار آنکھوں میں
جلوہ گر رہے رُخ کی بہار آنکھوں میں

بسا ہوا ہے کوئی گل عذار آنکھوں میں
کھلا ہے چار طرف لالہ زار آنکھوں میں

اِنہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

بصر کے ساتھ بصیرت بھی خوب روشن ہو
لگاؤں خاک قدم بار بار آنکھوں میں

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے
بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

یہ دِل تڑپ کے کہیں آنکھوں میں نہ آجائے
کہ پھر رہا ہے کسی کا مزار آنکھوں میں

مصطفیٰ رضا نوری رحمتہ اللہ علیہ

اپنے دامانِ شفاعت میں چھپائے رکھنا

اپنے دامانِ شفاعت میں چھپائے رکھنا
مرے سرکار میری بات بنائے رکھنا
میں نے مانا کہ کمینہ ہوں مگر آپ کا ہوں
مجھ نکمے کو بھی سرکار نبھائے رکھنا
کسی منصب کا طلبگار ہوں نہ دُنیا کا
خاک ہوں میں مجھے قدموں سے لگائے رکھنا
آپ کی یاد سے آباد ہے دِل میرا حضور
بندہ پرور میری ہستی کو بسائے رکھنا
آپ یاد آئے تو پھر یاد نہ آئے کوئی
غیر کی یاد میرے دِل سے بھلائے رکھنا
شاید اس راہ سے خالد میرے آقا گزریں
اپنی پلکوں کو سرراہ بچھائے رکھنا

خالد محمود خالد

کعبے کے در کے سامنے مانگی ہے یہ دُعا فقط

کعبے کے در کے سامنے مانگی ہے یہ دُعا فقط
ہاتھوں میں حشر تک رہے دامنِ مصطفیٰ فقط

نزع کے وقت جب میری سانسوں میں اِنتشار ہو
میری نظر کے سامنے گنبد ہو وہ ہرا فقط

طیبہ کی سیر کو چلیں قدموں میں اُن کے جان دیں
دفن ہوں اُن کے شہر میں ہے یہی التجا فقط

دُنیا کی ساری نعمتیں میری نظر میں ہیچ ہوں
رکھنے کو سر ہو گر ملے نعلین مصطفیٰ فقط

نعتِ رسول پاک ہے نظمی کا مقصد حیات
قبر میں بھی لبوں پہ ہو سرکار کی ثناء فقط

جامِ اُلفت کا پلا دو یا رسول

جامِ اُلفت کا پلا دو یا رسول
اپنا دیوانہ بنا دو یا رسول
میری قسمت کو جگا دو یا رسول
اک جھلک اپنی دکھا دو یا رسول
خواب میں تشریف لا کر ایک بار
دِید کا شربت پلا دو یا رسول
آ گیا بیمار اے میرے طبیب
دو شفائے کا ملہ دو یا رسول
عمر بھر تیری ثناء خوانی کروں
ہر رکاوٹ کو ہٹا دو یا رسول
وہ کبھی بھی اُٹھ نہیں سکتا جسے
تم نگاہوں سے گرا دو یا رسول
سن کے جاؤک ہوا حاضر غلام
اپنے رب سے بخشو دو یا رسول

بخش دے گا ہر خطا میری خدا
تم ذرا لب کو ہلا دو یا رسول

رو سیاہ ننگ خلائق بے عمل
آ گیا بخشش دلادو یا رسول

عمر عصیاں بے سبب برباد ہے
تم خطائیں بخشوا دو یا رسول

نہ کہوں تم سے پھر کس سے کہوں
میری بگڑی کو بنا دو یا رسول

چاند کو اُنگلی سے مہب پاک میں
جس طرف چاہو جھکا دو یا رسول

سوئی مل جائے اندھیرا بھی ہو گر
تم جو آ کر مسکرا دو یا رسول

بو جہل کے ہاتھ میں کنکر کبھی
چاہو تو کلمہ پڑھا دو یا رسول

ہے بڑا ویراں شہا قلب عبید
اپنے جلووں سے بسا دو یا رسول

محمد اویس عبید رضا قادری

کیا ربیع الاوّل آیا لے کے تحفہ نور کا

کیا ربیع الاوّل آیا لے کے تحفہ نور کا
جس نے دیکھا ہو گیا وہ دِل سے شیدا نور کا
بارہویں تاریخ کو چمکا جو تارا نور کا
مٹ گئیں تاریکیاں پھیلا اُجالا نور کا
گلشن اسلام میں کیا پھول پھولا نور کا
جس کو دیکھو اب وہی پڑھتا ہے کلمہ نور کا
محفل میلاد پر ہے شامیانہ نور کا
کیوں نہ آنکھوں میں سمائے آستانہ نور کا
شمس ابھرا ڈوب کر دیکھا کرشمہ نور کا
چاند دو ٹکڑے ہوا پا کر اشارہ نور کا
کیا کمی ہے نور کی اور کیا ہے توڑا نور کا
بٹ رہا ہے ہر طرف توڑے پہ توڑا نور کا
فیض احمد سے ملا محمود ورثہ نور کا
شکر ہے بخشا ہمیں تو نے گھرانہ نور کا

محمود قادری

مبارک ہو مبارک ہو شہہ اِبرار آتے ہیں

مبارک ہو مبارک ہو شہہ اِبرار آتے ہیں
حبیب کبریا کونین کے سردار آتے ہیں
درودوں کی سلاموں کی سجا کر ڈالیاں لاؤ
کہ اب صلِّ علیٰ کے مالک و حق دار آتے ہیں
وہ آتے ہیں کہ جن کے دید کی مشتاق تھیں آنکھیں
وہ آتے ہیں خدا کو جن پہ لاکھوں پیار آتے ہیں
کرے گا آسماں جن پر نچھاور چاند اور تارے
وہ دُنیا کے دلارے احمد مختار آتے ہیں
مسلمانوں کو اس سے اور کیا بڑھ کر خوشی ہوگی
کہ مہماں ان کے ہو کر سیّد اِبرار آتے ہیں
لٹاؤ مال و زر اپنا خوشی میں اُن کے آنے کی
مسلمانوں تمہارے مونس و غمخوار آتے ہیں
کھڑے ہو کر ادب سے دست بستہ پڑھ سلام اُن پر
ارے فائق ترے آقا تیرے سرکار آتے ہیں

فائق

تیرے صدقے تیرے قرباں عید میلاد النبی

تیرے صدقے تیرے قرباں عید میلاد النبی
مغفرت کے لائی ساماں عید میلاد النبی

ہر نظر ہے کیف ساماں عید میلاد النبی
دونوں عالم مست و رقصاں عید میلاد النبی

جان دیں ہے روحِ ایماں عید میلاد النبی
کیوں نہ ہوں کونین قربان عید میلاد النبی

اب نہیں پھولے سماتے ان سے جو وابستہ ہیں
آئی ہے رحمت بداماں عید میلاد النبی

قدسیانِ عرش وہ حور و ملک جن و بشر
ہیں ترے ہی زیرِ احساں عید میلاد النبی

اللہ اللہ آمنہ کا گھر ہے آج نور و نور
اور ہیں جبریل درباں عید میلاد النبی

بیدلؔ خاطیؔ خطاؤں سے ہراساں کیوں ہے تو
لائی ہے بخشش کے عنواں عید میلاد النبی

(صلی اللہ علیہ وسلم)

بیدل خاطی

کونین کے گوشے گوشے پہ چھائی ہوئی رحمت ہوتی ہے

کونین کے گوشے گوشے پہ چھائی ہوئی رحمت ہوتی ہے
محبوبِ خدا کی دنیا میں جب عید ولادت ہوتی ہے
اس جانِ بہار کی آمد سے ہر ایک روش ہر گلشن میں
کھلتے ہیں شگوفے رحمت کے انوار کی کثرت ہوتی ہے
تخلیق میں پہلے نور اُن کا آخر میں ہوا ہے ظہور اُن کا
تکوین جہاں ہے ان کے لیے ختم ان پہ نبوت ہوتی ہے
میثاق کے دِن سب نبیوں سے اِقرار لیا تھا اِن کے لیے
اب آتے ہیں وہ سردار رسل اب اِن کی ولادت ہوتی ہے
اقصٰی میں جماعت نبیوں کی دیکھی تو فرشتے بول اُٹھے
کیا خوب جماعت ہوتی ہے کیا خوب امامت ہوتی ہے
تھے جن و بشر حور و غلماں استادہ پئے تعظیم نبی ﷺ
کیوں لوگ قیام کے منکر ہیں کیا ان پہ قیامت ہوتی ہے
تحمید خدا توصیف نبی تسبیح و ثناء تعظیم نبی ﷺ
میلادِ النبی کی ہر محفل و عنواں عبادت ہوتی ہے

مومنو مل کے خوشیاں مناؤ سرورانبیاء آگئے ہیں

مومنو مل کے خوشیاں مناؤ سرور انبیاء آ گئے ہیں
گیت ان کی محبت کے گاؤ وہ حبیبِ خدا آ گئے ہیں

جب ولادت ہوئی مصطفیٰ کی ہر طرف سے یہ آتی صدا تھی
مانگ لو مانگنا جو بھی چاہو سب کے حاجت روا آ گئے ہیں

آؤ اے بے کسوں بے نواؤں جو مرادیں دلی ہیں وہ پاؤ
بانٹنے کو نواسوں کا صدقہ دیکھو خیر الوریٰ آ گئے ہیں

ہے منور منور فضائیں اور معطر معطر ہوائیں
لے کے جبریلؑ پیغام راحت پڑھتے صلِ علیٰ آ گئے ہیں

وہ ہیں مختار کون و مکاں کے وہ ہیں سلطان دونوں جہاں کے
بھیک کے واسطے ان کے در پر شاہ بن کے گدا آ گئے ہیں

جشن میلاد ہے اک خوشی ہے فرش تا عرش محفل سجی ہے
نعت طاہر سنو اور سناؤ آج صلِ علیٰ آ گئے ہیں

محمد طاہر قادری

محمد مصطفیٰ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا

محمد مصطفیٰ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
شہہ ہر دوسرا جیسا کوئی آیا نہ آئے گا

ہزاروں انبیاء آئے ہزاروں راہنما آئے
حبیب کبریا جیسا کوئی آیا نہ آئے گا

تمام اوصاف کی تکمیل کی خاطر اُنہیں بھیجا
رسول مجتبیٰ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا

صحیفوں اور کتابوں میں زمینوں آسمانوں میں
شہہ ارض و سما جیسا کوئی آیا نہ آئے گا

مسلسل ذکر ہو اُن کا جو سب کے مقتدا ٹھہرے
اب ایسے رہنما جیسا کوئی آیا نہ آئے گا

عزیز الدین خاکی اختتام نعت پر کہہ دو
امام الانبیاء جیسا کوئی آیا نہ آئے گا

عزیز الدین خاکی القادری

اوج پانا میرے حضور کا ہے

اوج پانا میرے حضور کا ہے

عرش جانا میرے حضور کا ہے

لائے جنت سے جبرائیل براق

آج جانا میرے حضور کا ہے

عرش سے بھی پرے وہ ہو آئے

آنا جانا میرے حضور کا ہے

لعل و یاقوت و نیلم و مرجان

ہر خزانہ میرے حضور کا ہے

دینے والی ہے ذات اللہ کی

پر دلانا میرے حضور کا ہے

بیٹھے بیٹھے مدینہ گھوم آئے

کیا بلانا میرے حضور کا ہے

دل عبید رضا کا ہے گلشن

دل سجانا میرے حضور کا ہے

محمد اویس عبید رضا قادری

نور سے اپنے سرور عالم دنیا جگمگانے آئے

نور سے اپنے سرور عالم دنیا جگمگانے آئے
غم کے ماروں دکھیاروں کو سینے سے لگانے آئے

نورِ نگاہ انبیاء میرے حضور آ گئے
شان و نشان کبریا میرے حضور آ گئے

نکھرا ہوا ہے روئے گل پھیلی ہوئی ہے بوئے گل
بن کے بہارِ جانفزا میرے حضور آ گئے

اشکوں سے بھر کہ جھولیاں آنکھیں بچھا دو راہ میں
صل علیٰ کی دو صدا میرے حضور آ گئے

نور سے اپنے سرور عالم دُنیا جگمگانے آئے
غم کے ماروں دکھیاروں کو سینے سے لگانے آئے

صائمؔ کمال ذوق سے قلب و نظر کو شوق سے
راہوں میں آج دو بچھا میرے حضور آ گئے

صائمؔ چشتی

داغِ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا

داغِ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا
کاش گنبدِ خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا

دم میرا نکل جاتا ان کے آستانے پر
ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا

موت لے کے آ جاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زِندگی میں مل جاتا

وہ خرام فرماتے میرے دیدۂ دِل پر
دیدہ میں فدا کرتا صدقے میرا دِل جاتا

اُن کے در پہ اختر کی حسرتیں ہوئی پوری
سائل در اقدس کیسے منفعل جاتا

اختر رضا بریلوی

گزرے جس راہ سے وہ سیّد والا ہو کر

گزرے جس راہ سے وہ سیّد والا ہو کر
رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہو کر

رُخ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ دہ نقش کف پا ہو کر

چمن طیبہ ہے کہ وہ باغ کہ مرغ سدرہ
برسوں چہکے ہیں جہاں بلبل شیدا ہو کر

وائے محرومی قسمت کہ پھر اب کی برس
رہ گیا ہمرہ زوّار مدینہ ہو کر

صرصر دشت مدینہ کا مگر آیا خیال
رشک گلشن جو بنا غنچۂ دِل وا ہو کر

گوش شہ کہتے ہیں فریاد رسی کو ہم ہیں
وعدہ چشم سے بخشائیں گے گویا ہو کر

ہے یہ اُمید رضا کو تری رحمت سے شہا
نہ ہو زندانیٔ دوزخ ترا بندہ ہو کر

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آ گئے مژدہ شفاعت کا سنانے والے

آ گئے مژدہ شفاعت کا سنانے والے
نارِ دوزخ سے غلاموں کو بچانے والے
تو جلا سکتی نہیں ہم کو جہنم سن لے
ہم تو ہیں جشن ولادت کا منانے والے
مر کے جب پہنچا لحد میں تو نکیروں نے کہا
مرحبا نعت شہ دیں کی سنانے والے
ہے مقدر میں بلندی ہی بلندی اپنے
ہم تو ہیں قدموں میں سر اُن کے جھکانے والے
کاش سرکار سر حشر کہیں مجھ سے عبیدؔ
آ جا دامن میں مرے نعت سنانے والے

محمد اویس عبید رضا

خوشی سب ہی مناتے ہیں میرے سرکار آتے ہیں

خوشی سب ہی مناتے ہیں میرے سرکار آتے ہیں
دِیوانے جھوم جاتے ہیں میرے سرکار آتے ہیں
ولادت کی گھڑی آئی بہار اب جھوم کر آتی
وہ دیکھو آ گئے آقا دِیوانے دھوم مچاتے ہیں
خوشی ہے آمنہ کے گھر وہ آئے نور کے پیکر
جو پیدا ہو کے سجدے میں سر انور جھکاتے ہیں
دھن بھی نور نور ہے بدن بھی نور نور ہے
حضورِ حق کے لاتے ہیں میرے سرکار آتے ہیں

سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا

خوشی سب ہی مناتے ہیں میرے سرکار آتے ہیں
دیوانے دھوم مچاتے ہیں میرے سرکار آتے ہیں

ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ بلوائیں گے

ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ بلوائیں گے
جائیں گے جا کر انہیں زخم جگر دِکھلائیں گے

خشک اشک عشق نے سے آنکھیں دِل بھی سخت ہے
آپؐ ہی چاہیں گے تو آقا ہمیں تڑپائیں گے

موت اب تو گنبدِ خضریٰ کے سائے میں ملے
کب تک آقا در بدر کی ٹھوکریں ہم کھائیں گے

اے خوشا ! تقدیر سے گر ہم کو منظور ملی
رکھ کے سر دہلیز پر سرکار کی مر جائیں گے

روتے روتے گر پڑیں گے اُن کے قدموں میں وہاں
روز محشر شافع محشر نظر جب آئیں گے

خلد میں ہو گا ہمارا داخلہ اِس شان سے
یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

حشر میں کیسے سنبھالوں گا میں اپنے آپ کو
آ مرے عطار' وہ جب وہاں فرمائیں گے

محمد الیاس عطار قادری

تیری چوکھٹ پہ منگتا تیرا آ گیا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا

تیری چوکھٹ پہ منگتا تیرا آ گیا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا
میں سراپا خطا تو سراپا عطا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا

مجھ کمینے پہ تو نے یہ احساں کیا ماہ رمضان اپنا مہماں کیا
یہ تیرا ہی کرم ہے تیری ہی عطا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا

میں تو قابل نہ تھا اے شہ دو جہاں مجھ سا پاپی کہاں اور تیرا در کہاں
یہ تیرا ہی کرم ہے تیری ہی عطا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا

تیرے روضے کا دِیدار جس نے کیا تجھ سے مژدہ شفاعت کا اُس نے لیا
میں بھی تو ہو گیا آج حاضر شہا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا

تیرے ہی سر سجا ہے شفاعت کا تاج لاج والے تیرے ہاتھ ہے میری لاج
بخشوانا مجھے بھی بروزِ جزا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا

دور رنج والم سارے کر دے شہا میرے دامن کو بھی آج بھر دے شہا
در پہ آیا تیرے بھیک لینے گدا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا

کب پیوں گا میں شربت تری دِید کا اب تو رکھ لے بھرم میری اُمید کا
اِک جھلک ہی خدارا دکھادے شہا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا

بے سہارا ہوں میں غم کا مارا ہوں میں لاکھ پاپی سہی پر تمہارا ہوں میں
بہر غوث الوریٰ اپنے سینے لگا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا

جان دُنیا کے غم میں سلگتی رہی آنکھ میری اِسی غم میں بہتی رہی
اس کو بہر رضا اپنے غم میں رُلا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا

مبتلا معصیت میں ہوں ایسا ہوا سوچ میری ہوئی دِل بھی گندا ہوا
مرض عصیاں سے پاؤں گا کب میں شفا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا

اے کس بے کساں در تیرا چھوڑ کر جھڑکیاں غیر کی کھانے جاؤں کدھر
تیرے ٹکڑوں پہ پلتا رہوں میں سدا میری بگڑی بنا دے شہ دوسرا

جب مدینے سے رُخصت میں ہونے لگوں ہچکیاں کاش باندھ کر میں رونے لگوں
مجھ کو سوزِ جگر کر دے ایسا عطا میں بگڑی بنادے شہ دوسرا

ہے مقدر میں گر لوٹنا اپنے گھر کاش ہو جائے ایسا کہ قلب و جگر
چھوڑ جائیں ادھر یہ عبید رضا میری بگڑی بنادے شہ دوسرا

محمد اویس عبید رضا قادری

مچل مچل کے چلو یار نے پکارا ہے

مچل مچل کے چلو یار نے پکارا ہے
قسم خدا کی وہیں خلد کا نظارا ہے
وہ دیکھو کعبے کا میزاب وجد کرتا ہے
خدا کے پیارے نبی کی طرف اشارا ہے
حبیب اور محبّ کا یہ پیار تو دیکھو
خدا کہے جو تمہارا ہے وہ ہمارا ہے
مزا تو جب ہے کہ سرکار حشر میں کہہ دیں
فرشتو چھوڑ دو اس کو کہ یہ ہمارا ہے
کچھ اور مانگ لے ان کے کرم کا کیا کہنا
نہ اُس کی حد ہے نہ اس کا کوئی کنارا ہے
کمال حضرت احمد رضا کی شان و مقام
کتابِ عشقِ محمد ﷺ کا اِک شمارہ ہے
اگرچہ ھادی خستہ گنہگار سہی
مگر حضور یہ کس کا فقط تمہارا ہے

ھادی

یَا صَاحِبَ الجَمال وَ یَا سَیّد البشر

یَا صَاحِبَ الجَمال وَ یَا سَیّد البشر
مَن وجهك المنیر لقد نور القمر
داتا سخی کریم یداللہ نامور — بندہ نواز بادشاہ حسن سر بسر
تیرے بھکاری شاہ و گدا اور تاجور — سلطان دو جہان شہنشاہ بحر و بر
بندے پہ اپنے مہر کی ہو جائے اک نظر
یَا صاحِبَ الجَمال ویا سَیّد البشر
اے رحمت تمام شہنشاہ خوش خصال — اے مظہر تجلی انوار ذوالجلال
اے تاجدار عرش عُلیٰ شاہ با کمال — ہے پیکر جمال الٰہی ترا جمال
اے وجہہ خلق ہر دو جہانی و بے مثال
یَا صاحِبَ الجَمال ویاسَیّد البشر
تخلیق کائنات کا سہرا ہے ان کے سر — ان پر فدا ہیں جن و ملک اور ہر بشر
ہے دو جہاں میں ذات محمد ہی معتبر — روز ازل سے آپ ہیں حق بین وحق نگر
کونین میں ہے آپ ہی کی ذات راہبر
یَا صاحِبُ الجَمالُ ویاسَیّد البشر

آئینہ جمال خدا آپ کی نظر   زلف دوتا ہے سورۂ واللیل سربسر
ہر نقش پا کا عکس ہے خورشید اور قمر   ثانی نہیں آپ کا کوئی پیامبر
مل کر پڑھو درود شہہ دو جہان پر

یَاصَاحِبَ الجَمَال ویَاسَیِّد البشر

عشق رسول پاک مری زندگی رہے   حُبِّ نبی سے مست رہوں بےخودی رہے
کل کائنات سے مجھے بیگانگی رہے   عنبر مجھے حضور سے وابستگی رہے
وردِ زبان صبح و مسا بس یہی رہے

یَاصَاحِبَ الجَمَال ویَاسَیِّد البشر

چرچا تمہاری عظمت و شوکت کا چارسُو   نور خدا ہے آپ ہی نور ہو بہو
کیا شان آپ کی ہے یہ جل جلالہٗ   قرآن میں بیان کرے حق سبحانہٗ
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضرت عنبر شاہ وارثی

یہ ناز یہ اَنداز ہمارے نہیں ہوتے

یہ ناز یہ اَنداز ہمارے نہیں ہوتے
دامن میں اگر ٹکڑے تمہارے نہیں ہوتے

ملتی نہ اگر بھیک حضور آپ کے در سے
اس ٹھاٹھ سے منگتوں کے گزارے نہیں ہوتے

بے دام ہی بک جائیں گے بازار نبی میں
اس طرح کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

ہم جیسے نکموں کو گلے کون لگاتا
سرکار اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے

جب تلک مدینے کے نظارے نہیں ہوتے
روشن کبھی قسمت کے ستارے نہیں ہوتے

وہ چاہیں بلا لیں جسے یہ اُن کا کرم ہے
بے اذن مدینے کے نظارے نہیں ہوتے

خالدؔ یہ تقدس ہے فقط نعت کا ورنہ
محشر میں ترے وارے نیارے نہیں ہوتے

خالد محمود خالد

مکس کلام

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

یہ آج کیا ہے زمانے نے رنگ بدلا ہے
یہ آج کیا ہے کہ عالم کا ڈھنگ بدلا ہے
یہ آج کا ہے کی شادی ہے عرش کیوں جھوما
لبِ زمیں کو لبِ آسماں نے کیوں چوما

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

ماہ ربیع الاول آیا رب کی رحمت ساتھ ہے لایا
وقت مبارک رات سہانی صبح کا تڑکا ہے نورانی
پیر کا دن تاریخ ہے بارہ فرش پہ چمکا عرشی تارا
آج کی رات بارات رچی ہے آمنہ کے گھر دھوم مچی ہے

واہ کیا بات اِس مہینے کی
جھوم اُٹھا دِل کہ ماہِ نور آیا

رُسل انہی کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں
انہی کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں
فرشتے آج جو دھومیں مچانے آئے ہیں
انہی کے آنے کی شادی رچانے آئے ہیں

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں
مہک سے اپنی یہ کوچے بسانے آئے ہیں
نسیم فیض سے غنچے کھلانے آئے ہیں
کرم کی اپنی بہاریں دِکھانے آئے ہیں

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا
فصلِ بہار آئی شکل نگار آئی
گلزار ہے زمانہ صبح شب ولادت

دِل جگمگا رہے ہیں قسمت چمک اُٹھی ہے
پھیلا نیا اُجالا صبح شبِ ولادت
روح الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اڑا پھریرا صبح شبِ ولادت

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

دِن پھر گئے ہمارے سوتے نصیب جاگے
خورشید ہی وہ چمکا صبح شبِ ولادت
پیارے ربیع الاول تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبا صبح شبِ ولادت

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

نوشہ بناؤ اُن کو دولہا بناؤ اُن کو
ہے عرش تک یہ شہرہ صبح شبِ ولادت
شادی رچی ہوئی ہے بجتے ہیں شادیانے
دولہا بناؤ دولہا صبح شبِ ولادت

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

سحاب رحمت باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عدو کے دِل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ

ہمیشہ تو نے غلاموں کے دِل کیے ٹھنڈے
جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

مبارک ہو وہ شہہ پردے سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے در پر آنے والا ہے
ٹھکانہ بے ٹھکانوں کا سہارا بے سہاروں کا
غریبوں کی مدد بےکس کا یاور آنے والا ہے
فقیروں سے کہو حاضر ہو جو مانگیں گے پائیں گے
کہ سلطان جہاں محتاج پرور آنے والا ہیں
سلاطین زمانہ جس کے در پر بھیک مانگیں گے
فقیروں کو مبارک وہ تونگر آنے والا ہیں

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

بحمہ اللہ عبد اللہ کا نور نظر آیا
مبارک آمنہ کا نور دِل لختِ جگر آیا
ربیع پاک تجھ پہ اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جاں قمر آیا

☆

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

مومنو وقت ادب ہے آمدِ محبوب رب ہے
جائے آداب وطرف ہے آمد شاہ عرب ہے
غنچے چٹکے پھول مہکے شاخ گل پر مرغ چہکے
جھوم جاؤ تم بھی کہہ کے آمد شاہ عرب ہے
آنے والا ہے وہ پیارا دونوں عالم کا سہارا
کعبے کا چمکا ستارا آمد شاہ عرب ہے
آمنہ بی بی کا جایا بارھویں تاریخ آیا
صبح صادق نے سنایا صلوات اللہ علیک

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا۔

آ گیا دیکھو ربیع النور ہے
نور سے ساری فضا معمور ہے
آج دیکھو ہر کوئی مسرور ہے
ربّ تعالیٰ کا ہر اک مشکور ہے
ربّ اکبر کی عطا سے مل گیا
زِندگی میں پھر ربیع النور ہے

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آ گیا
آیا اِسی دِن احمد مختار آ گیا
گھر آمنہ کے سیّد اِبرار آ گیا
خوشیاں مناؤ غم زدوں غم خوار آ گیا
برسیں گھٹائیں رحمتوں کی جھوم جھوم کر
رحمت سراپا جب مرا سردار آ گیا

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

عید میلاد النبی ﷺ ہے دِل بڑا مسرور ہے
عید دیوانوں کی تو بارہ ربیع النور ہے
اس طرف جو نور ہے تو اس طرف بھی نور ہے
ذرّہ ذرّہ سب جہاں کا نور سے معمور ہے
آمدِ سرکار سے ظلمت ہوئی کافور ہے
کیا زمیں کیا آسماں ہر سمت چھایا نور ہے

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

نہ کیوں آج جھومیں کہ سرکار آئے
خدا کی خدائی کے مختار آئے
نہ کیوں بارہویں پہ ہمیں پیار آئے
کہ آئے اسی روز سرکار آئے
وہ آئے دو عالم کے مختار آئے
لو آج آئے اُمت کے غم خوار آئے
مسرت سے ہم کیوں نہ دھومیں مچائیں
ہمارے شہنشاہ و سردار آئے
مسلمانو ! صبح بہاراں مبارک
وہ برساتے انوار سرکار آئے

واہ کیا بات اِس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

مبارک تجھے آمنہ ہو مبارک
تیرے گھر شہنشاہ اِبرار آئے
مبارک حلیمہ تجھے بھی مبارک
تیرے گھر میں نبیوں کے سردار آئے
مبارک تمہیں غم کے مارو مبارک
مداوا غم بن کے غم خوار آئے

نہ کیوں آج جشنِ ولادت منائیں
نظر ربّ کی رحمت کے آثار آئے
عدد ہم کو بارہ کا کیوں نہ ہو پیارا
کہ بارہ تھی تاریخ جب یار آئے

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

کرو گھر گھر چراغاں سبز پرچم آج لہراؤ
مچاؤ مرحبا کی دھوم دلبر آنے والا ہے
اگر نہ آج جھومو گے تو کب جھومو گے دیوانو
مچل جاؤ تمہارا آج یاور آنے والا ہے

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دل کہ ماہِ نور آیا

یا حبیب کبریا اھلاً و سھلاً مرحبا
مصطفیٰ و مجتبیٰ اھلاً و سھلاً مرحبا
خلق کے حاجت روا اھلاً و سھلاً مرحبا
اے مرے مشکل کشا اھلاً و سھلاً مرحبا
عیدِ میلاد النبی ﷺ ہے چار جانب روشنی
ہر طرف ہے غلغلہ اھلاً و سھلاً مرحبا

واہ کیا بات اِس مہینے کی
جھوم اُٹھا دِل کہ ماہِ نور آیا

جھوم کر سارے پکارو مرحبا یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
چوم کر لب کہہ دو یارو مرحبا یا مصطفیٰ
سب پکارو بے قرار و مرحبا یا مصطفیٰ
کہہ دو اے فرقت کے مارو مرحبا یا مصطفیٰ
کہہ دو رنج وغم کے مارو مرحبا یا مصطفیٰ
آؤ ہمت اب نہ ہارو مرحبا یا مصطفیٰ
سب پکارو دل فگار و مرحبا یا مصطفیٰ
اے یتیموں بے سہارو مرحبا یا مصطفیٰ
سب پکارو راز دارو مرحبا یا مصطفیٰ
تم بھی کہہ دو پردہ دارو مرحبا یا مصطفیٰ

واہ کیا بات اِس مہینے کی
جھوم اُٹھا دِل کہ ماہِ نور آیا

تم بھی کہہ دو چاند تار و مرحبا یا مصطفیٰ
پنچھیوں کی اڑتی ڈاروں مرحبا یا مصطفیٰ
بول اُٹھو اے شیر خوار و مرحبا یا مصطفیٰ
ماہ پاروں غلعگارو مرحبا یا مصطفیٰ

کیوں نہیں کہتے ہو پیارو مرحبا یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کہہ بھی دو نہ اب دلارو مرحبا یا مصطفیٰ

واہ کیا بات اِس مہینے کی
جھومُ اُٹھا دِل کہ ماہِ نور آیا

چلتے چلتے ہی پکارو مرحبا یا مصطفیٰ
اے پیادو اور سوارو مرحبا یا مصطفیٰ
سب پکارو چوب داروٗ مرحبا یا مصطفیٰ
اے جہاں کے تاجدارو مرحبا یا مصطفیٰ
تم بھی کہہ دو شاخ سارو مرحبا یا مصطفیٰ
اے پہاڑوں کی قطارو مرحبا یا مصطفیٰ
دھوم ہے عطار ہر سو شاہ کے میلاد کی
جھوم کر تم بھی پکارو مرحبا یا مصطفیٰ

واہ کیا بات اِس مہینے کی
جھوم اُٹھا دِل کہ ماہِ نور آیا

آج ہے جشن ولادت مرحبا یا مصطفیٰ
آج آئے جانِ رحمت مرحبا یا مصطفیٰ
آمدِ شاہِ مدینہ مرحبا صد مرحبا
مرحبا اے جانِ رحمت مرحبا یا مصطفیٰ

آج دُنیا میں ولادت مصطفیٰ کی ہوگئی
خوب چمکی اپنی قسمت مرحبا یا مصطفیٰ

واہ کیا بات اس مہینے کی
جھوم اُٹھا دِل کہ ماہِ نور آیا

چارسو ہیں رحمتوں کی کیا چھما چھم بارشیں
آئے لمحات مسرت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا کی گونج ڈالو سب پکارو مرحبا
جھوم کہ اہلِ محبت مرحبا یا مصطفیٰ

آج گھر گھر روشنی ہے سبز پرچم ہے بلند
جھومتے ہیں اہلسنّت مرحبا یا مصطفیٰ

واہ کیا بات اِس مہینے کی
جھوم اُٹھا دِل کہ ماہِ نور آیا

ارض وسما بنے ہیں اسی نور کے طفیل

ارض و سما بنے ہیں اسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل
گلشن ہرے بھرے ہیں اسی نور کے طفیل
دونوں جہاں سجے ہیں اسی نور کے طفیل

اسی نور کا ازل سے ابد تک ہے سلسلہ
یہ وہ نور ہے جس کا طرف دار ہے خدا
ارض و سما بنے ہیں اسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل

آیا ہے راہ راست دکھانے کے واسطے
بندوں کو ان کے ربّ سے ملانے کے واسطے
دنیا کے بت کدوں کو گرانے کے واسطے
رسم و رواج کفر مٹانے کے واسطے
اِنسان کو بندگی کا سلیقہ سکھائے گا
یہ نور ظلمتوں کو اُجالے بنائے گا

ارض و سما بنے ہیں اِسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل

لایا ہے اپنے ساتھ مساوات کا نظام
اس کی نظر میں ایک ہیں آقا ہو یا غلام
شیوا ہے اس کا لطف محبت ہے اس کا کام
بدلے گا ظلم و جور کے انداز یہ تمام
لوگوں کے دِل سے زنگ کدورت چھڑائے گا
دختر کشی کی رسم جہاں سے مٹائے گا
ارض و سما بنے ہیں اسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل

گفتار لا جواب ہے کردار بے نظیر
حامی ستم زدوں کا یتیموں کا دستگیر
حلقہ بگوش اس کے ہیں کیا شاہ کیا فقیر
اِنسان رہ سکے گا نہ انسان کا اسیر
بھوکا رہے گا خود وہ جہاں کو کھلائے گا
یہ اپنے دُشمنوں کو گلے سے لگائے گا
ارض و سما بنے ہیں اسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل

پیغامِ حق یہ سارے جہاں کو سنائے گا
ویراں کدوں کو رشک گلستاں بنائے گا
ہر گام رحمتوں کے خزانے لٹائے گا
اِنسان کو یہ درس اُخوت سکھائے گا

دے گا یہ کچھ اس اَدا سے پیغام دوستی
ذہنوں سے دور کر دے گا صدیوں کی دشمنی

ارض و سما بنے ہیں اسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل

یہ صاحبِ جمال ہے یہ صاحبِ کمال
خوش دِل ہے خوش پسند ہے خوش خلق خوش خصال

خلائق دو جہاں کی ہے تخلیق بے مثال
ممکن نہیں ہے اس کو کسی دور میں زوال
روشن کرے گا رشد و ہدایت کے وہ دیئے
بن جائیں گے سبق جو ہر اک دور کے لیے

ارض و سما بنے ہیں اسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل

یٰسین یہی ہے سیّد و محمود ہے یہی
طٰہٰ یہی ہے شاہد و مشہود ہے یہی

کامل یہی ہے طاہر مسرور ہے یہی
بھیجو درود مرضی معبود ہے یہی
صادق ہے یہ امیں ہے خدا کا خلیل ہے
آئی ندا کے جلوۂ ربّ جلیل ہے
ارض و سما بنے ہیں اسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل

اس نور کے نشاں محمد ﷺ ہے اس کا نام
اس کا پیام خالق اکبر کا ہے پیام
سردارِ کائنات ہے نبیوں کا ہے امام
تاریخ سے بلند ہے اس نور کا مقام
آیا ہے اور نہ آئے گا اس شان کا نبی
دنیا میں بھی انہیں ہے عقبیٰ میں بھی ولی
ارض و سما بنے ہیں اسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل

بے شک یہی ہے باعث تخلیقِ کائنات
چمکے گا اس کے حسن سے ہر گوشۂ حیات
راسخ ہے اس کا قول تو سچی ہر اِک بات
دل میں ہے اس کے رحم نظر میں ہے التفات

اس کے کرم کی حد ہے نہ کوئی حساب ہے
جس پر نگاہ ڈال دے وہ آفتاب ہے
ارض و سما بنے ہیں اسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل

آیا ہے مفلسوں کی حمایت لیے ہوئے
مظلوموں بے کسوں کی محبت لیے ہوئے
اہلِ گناہ کا حق شفاعت لیے ہوئے
سارے جہاں کے لیے رحمت لیے ہوئے
ہو گا اسی کی ذات پہ قرآن کا نزول
وہ آخری کتاب ہے یہ آخری رسول
ارض و سما بنے ہیں اسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل

ابتر تھی فضا یہ تیرگی جہل تھی چھائی

ابتر تھی فضا یہ تیرگی جہل تھی چھائی
نا واقف اسرارِ محبت تھی خدائی
ہر ذہن میں وہ بغض و عداوت کا دُھواں تھا
جاری تھی ہما وقت قبیلوں میں لڑائی
وہ رات کے پردے میں ڈھلتے ہوئے انجم
دُشمن نظر آتا تھا جہاں بھائی کا بھائی
دھبے تھے کدورت کے ہر آئینہ دِل پر
دُشوار نظر آتی تھی باطل کی صفائی
دختر کو دبا آئے تھے زندہ ہی زمیں میں
نادان سمجھتے تھے برائی کو بھلائی
اِنسان بھی کیا کرتا تھا اِنسان کے ہاتھوں
تھی مفلس گردن پہ رواں تیغ طلائی
زیبائش محفل پہ چھلکتے ہوئے ساگر
رقصاں تھا سر راہ طرف حسن خفائی
محفوظ نہ تھی عفت عصمت کی سی صورت
تھا جامِ بقا بزم میں ہر دست حنائی

اِنسان کا اِنسان لہو چوس رہا تھا
کہتے تھے جسے سود وہ تھی ان کی کمائی

یوں دِل میں بسے روتے تھے اب حال سبھی کا
جیسے کسی تالاب کے پانی میں ہو کائی

وہ اپنا مدد گار سمجھتے تھے بتوں کا
اِنسان کے ذہنوں میں تھی پتھر کی خدائی

عزیٰ کو خداوند کہیں لات غفل تھا
تھے اُن کی نگاہوں میں یہ ان کے روائی

نا واقف آداب تمدن تھا ہر اک دل
جائز تھی اُنہیں لوٹ جوا سود گدائی

لایا جو کوئی قافلہ اسباب تجارت
سب ٹوٹ پڑے اس پہ لیٹروں کی بنائی

وہ جبر کے نغموں سے فضا گونج رہی تھی
مظلوم کی آواز نہ دیتی تھی سنائی

اس طرح جکڑ رکھا تھا زنجیر ستم نے
مشکل تھی در عدل پہ اِنسان کی رسائی

دیتے تھے عجب طرح غلاموں کو اذّیت
حق بات کوئی کہہ دے تو مرتا تھا بنیائی

تھا فخر حکومت پہ انہیں ناز تھا بد دیں پر
بگڑی جو کہیں بات تو تلوار اُٹھائی

خود اپنی ہی تعریف میں پڑھتے تھے قصیدے
کرتے تھے بڑے فخر سے خود اپنی بڑائی

گفتار میں تلخی تھی تو لہجے میں تکبر
آخر یہ روش ان کی مشیت کو نہ بھائی

ابھرا افق ذہن پہ اک مطلعِ دلکش
رُخشندہ و تابندہ پر نور ضیائی

بدلی وہ فضا رحمت حق جوش میں آئی
ظلمت میں کرن پھوٹی پئے راہنمائی

منسوب ہوا نامِ محمد ﷺ سے وہی نور
تنویر ہدایت متشکّل نظر آئی

چمکا دیا دُنیا کو اسی نور جبیں نے
چھائی ہوئی یہ تیرگی یہ جہل مٹائی

چہروں سے برسنے لگے انوار یقیں کے
ایمان سے ہونے لگی قلبوں کی صفائی

بندوں کو خبردار کیا عظمت ربّ سے
گردن ستم و جور سے انسان کی چھڑائی

وہ جس نے یتیموں کو کلیجے سے لگایا
دی جس نے غلاموں کو غلامی سے رہائی
بندوں کو جھکایا درِ معبود پہ جس نے
وہ راہنما جس نے راہِ راست دکھائی
اِنسانوں کو اِخلاق کا خوگر کیا جس نے
وہ حسن جو عریاں تھا کیا اس کو ردائی
وہ جس نے اجڑتی ہوئی دُنیا کو سنوارا
وہ جس نے بگڑتی ہوئی تقدیر بنائی
انسان کو آداب تمدن کے سکھائے
کس طرح جیا کرتے ہیں یہ بات بتائی
اس شان سے پیغام اُخوت دیا جس نے
اِنصار و مہاجر نظر آنے لگے بھائی
تبدیل کیے ذہن بُرائی کی طرف سے
نفرت رہی باقی نہ عداوت نہ لڑائی
وہ ھادی کل ختم رسل شافع محشر
حاصل جسے تا عرش معلیٰ ہے رسائی
وہ صاحب الطاف و عطا بانیٔ اکرام
شرمندۂ احسان کرم جس کی خدائی

اپنے آقا کو میں نذر کیا دوں

میں تو خود ان کے در کا گدا ہوں اپنے آقا کو میں نذر کیا دوں
اب تو آنکھوں میں بھی کچھ نہیں ہے ورنہ قدموں میں آنکھیں بچھا دوں

آنے والی ہے اُن کی سواری پھول نعتوں کے گھر گھر سجا دوں
میرے گھر میں اندھیرا بہت ہے اپنی پلکوں پہ شمعیں جلا دوں

بے نگاہی یہ میری نہ جائے دیدہ ور میرے نزدیک آئیں
میں یہیں سے مدینہ دکھا دوں دیکھنے کا سلیقہ سکھا دوں

روضۂ پاک پیشِ نظر ہے سامنے میرے آقا کا در ہے
مجھ کو کیا کچھ نظر آ رہا ہے تم کو لفظوں میں کیسے بتا دوں

میرے آنسو بہت قیمتی ہیں اس سے وابستہ ہیں ان کی یادیں
ان کی منزل ہے خاکِ مدینہ یہ گوہر یونہی کیسے لٹا دوں

مجھ کو اِقباؔل نسبت ہے ان سے جن کا ہر لفظ جانِ سخن ہے
میں جہاں نعت اپنی سنا دوں ساری محفل کی محفل جگا دوں

اقبال عظیم

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

حقیقت سے تمہاری جز خدا اور کون واقف ہے
کہے تو کیا کہے کوئی چنیں تم ہو چناں تم ہو
خدا کی سلطنت میں ذو جہاں کا کون دولہا ہے
تمہی تم ہو یہاں تم ہو وہاں تم ہو

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے
لگاتے ہیں نعرہ یہ ایمان والے

کہندی اے حلیمہ مکھ ویکھ لج پال دا
میرنے لبھ کے لیاواں کتھوں سوہنا تیرے نال دا
چودہویں دا چن تے عرشاں دا تارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
گودی چہ تلے کے سرکارنوں سوہنے نبی منٹھارنوں

آکھے حلیمہ سعدیہ محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانے مراد ھائے کدھر اب تیرا مکان ہے

قصرِ دنیٰ کے راز میں عقل دوقم ہے جیسی ہے
روحِ قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے
محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

گود میں عالم شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ
گلبن باغِ نور کی اور ہی کچھ اُٹھان ہے
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے
محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرا تھرا کر گر گیا
تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

سچی بات سکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ چلاتے ہیں

نزع روح میں آسانی دیں کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں

مرقد میں بندوں کو تھپک کے میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں

اپنے بھرم سے ہم ہلکوں کا پلا بھاری بناتے یہ ہیں

لاکھ بلائیں کروڑوں دشمن کون بچائے بچاتے یہ ہیں

رنگ بے رنگوں کا پردہ دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں کون بنائے بناتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

سلم سلم کی ڈھارس سے پل سے پار چلاتے یہ ہیں

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر ساری کثرت پاتے یہ ہیں

قصر دنی تک کس کی رسائی جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ
ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ
جسکے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ
جس نے مردہ دلوں کو دی جانِ ابد
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ﷺ
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

کون دِیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دِینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے
محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

ہے کلامِ الٰہی میں شمس الضحیٰ تیرے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن وادا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دِیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
ترا مسند ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے
محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

یا مصطفیٰ ﷺ خیر الوریٰ تیرے جیا کوئی نہیں
کنوں کھواں تیرے جیا تیرے جیا کوئی نہیں
ثانی نئیں کوئی آمنہ دے لعل دا
لبھ کے لیاواں کتھوں سوہنا تیرے نال دا

تیرے جیا سوہنا نبی لبھاں تے تاں جے ہووے کوئی
مینوں تے بس ایناں پتہ تیرے جیا کوئی

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے
محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو
خدا کہتے نہیں بنتی محمدؐ کہتے نہیں بنتی
خدا پر اس کو چھوڑا ہے وہی جانے کہ کیا تم ہو

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے
محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

وہ ربّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بنایا
تجھے حمد ہے خدایا تجھے حمد ہے خدایا
تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع عطایا
کوئی تم سا کون آیا کوئی تم سا کون آیا
وہ کنواری پاک مریم وہ نفخت فیہ کا دم

ہے عجب نشاں اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا وہی سب سے افضل آیا
یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا تجھے یک نے یک بنایا

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے
محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

زمیں و زماں تمہارے لیے مکیں و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے
دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے
تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لیے
جناں میں چمن چمن میں سمن، سمن میں پھبن، پھبن میں دُلہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لیے
نہ روحِ امیں نہ عرش بریں نہ لوحِ مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لیے

یہ فیض دیئے وہ جود کیئے کہ نام لیے زمانہ جیئے

جہاں نے لیے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لیے

سحابِ کرم روانہ کیے کہ آبِ نعم زمانہ پیئے

جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے یہ ستر بداں تمہارے لیے

خلیل و نجی، مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی

یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا

گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے

باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری

حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں

اے جانِ جان میں جان تجلا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناء خواں کو خامشی

چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر
من وجهك المنير لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے
محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

شورِ مہِ نوسن کر تجھ تک میں دواں آیا

شورِ مہِ نو سن کر تجھ تک میں دواں آیا
ساقی میں ترے صدقے مے دے رمضاں آیا

اِس گل کے سوا ہر پھول با گوش گراں آیا
دیکھے ہی گی اے بلبل جب وقتِ فغاں آیا

جب بامِ تجلی پر وہ نیّرِ جاں آیا
سر تھا جو گرا جھک کر دِل تھا جو تپاں آیا

جنت کو حرم سمجھا آتے تو یہاں آیا
اب تک کے ہراک کا منہ کہتا ہوں کہاں آیا

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالہ ہے
سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا

طیبہ سے ہم آتے ہیں کہیے تو جناں والو
کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا

بدکار رضا خوش ہو بدکام بھلے ہوں گے
وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

خراب حال کیا دِل کو پر ملال کیا

خراب حال کیا دِل کو پر ملال کیا
تمہارے کوچہ سے رُخصت کیا نہال کیا

نہ روئے گل ابھی دیکھا نہ بوئے گل سونگھی
قضا نے لا کے قفس میں شکستہ بال کیا

چمن سے پھینک دیا آشیانہ بلبل
اُجاڑا خانہ بے کس بڑا کمال کیا

ترا ستم زدہ آنکھوں نے کیا بگاڑا تھا
یہ کیا سمائی کہ دور ان سے وہ جمال کیا

حضور ان کے خیالِ وطن مٹانا تھا
ہم آپ مٹ گئے اچھا فراغ بال کیا

ابھی ابھی تو چمن میں تھے چہچہے ناگاہ
یہ درد کیسا اُٹھا جس نے جی نڈھال کیا

الٰہی سن لے رضا جیتے جی کہ مولیٰ نے
سگان کوچہ میں چہرہ مرا بحال کیا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی
مشکل آسان الٰہی مری تنہائی کی

لاج رکھ لی طمع عفو کے سودائی کی
اے میں قربان مرے آقا بڑی آقائی کی

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر
بس قسم کھائیے اُمّی تری دانائی کی

پانسو سال کی راہ ایسی ہے جیسے دو گام
آس ہم کو بھی لگی ہے تری شنوائی کی

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم والنجم میں ہے آپ کی بینائی کی

تنگ ٹھہری ہے رضا جس کے لیے وسعت عرش
بس جگہ دل میں ہے اس جلوۂ ہر جائی کی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

نبی کا آستاں ہو اور میرا سر ہو تو کیا کہنا

نبی کا آستاں ہو اور میرا سر ہو تو کیا کہنا
دم آخر اگر ایسا مقدر ہو تو کیا کہنا
غبارِ راہ طیبہ میرے سر پر ہو تو کیا کہنا
جو وہ خاک کف پائے پیمبر ہو تو کیا کہنا
کسی پتھر کے نیچے میری تربت ہو مدینے میں
وہ پتھر بھی انہی کے در کا پتھر ہو تو کیا کہنا
جنہیں آ آ کے چھوتی ہوں ہوائیں سبز گنبد کی
مری تربت پہ ان پھولوں کی چادر ہو تو کیا کہنا
خوشا قسمت جو دم بھر کو وہ نظر زندگی بخشیں
یہ عالم زندگی کا زندگی بھر ہو تو کیا کہنا
خدا کا سامنا ہے رو برو ہے شافع محشر
منور اب ذرا نعتِ منور ہو تو کیا کہنا

منور بدایونی

مری بھی نظر سوئے طیبہ لگی ہے

مدینے کی والی دو عالم کے داتا مری بھی نظر سوئے طیبہ لگی ہے
میں محتاج ہوں اک نگاہ کرم کا تمہارے کرم پر مری زندگی ہے

ہے وادی ایمن پہ خالق کی رحمت مسلم ہے بیت المقدس کی عظمت
مگر قلبِ مضطر کو ہے جس کی حاجت وہ سلطان طیبہ تمہاری گلی ہے

تمہارے ہی ٹکڑوں پہ میرا گزارا تمہارے ہی دربار کا ہوں میں منگتا
جو تم سے نہ مانگوں تو پھر کس سے مانگوں تمہارا تو سارا گھرانہ سخی ہے

یہاں رہ کے جینا ہے مرنے سے بدتر وہاں جا کے مرنا ہے جینے سے بہتر
میسر جو ہو ان کے قدموں میں رہ کر وہی زندگی اصل میں زندگی ہے

بنالیں جسے اپنا محبوب داور تو بگڑی بھی بن جائے اُس کی سکندرؔ
نگاہِ کرم اُن کی پڑ جائے جس پر سمجھ لو کہ کھوٹی بھی اُس کی کھری ہے

سکندر لکھنوی

لب پر نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

لب پر نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
میرے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی کو کیوں دیکھیں
اپنا سب کچھ گنبدِ خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

پست وہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو حق نے بلند کیا
دونوں جہاں ہیں اُن کا چرچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

بتلا دو گستاخ نبی کو غیرت مسلم زندہ ہے
دین پہ مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

جن آنکھوں سے طیبہ دیکھا وہ آنکھیں بے تاب ہیں پھر
اِن آنکھوں میں ایک تقاضہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

سب ہو آئے اُن کے در سے جا نہ سکا تو ایک صبیح
یہ کہ اک تصویرِ تمنا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

صبیح رحمانی

جب حسن تھا اُن کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہو گا

جب حسن تھا اُن کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دِیدار کا عالم کیا ہو گا

جس وقت تھے خدمت میں اُن کے بوبکر و عمر عثمان و علی
اُس وقت رسول اکرم کے دربار کا عالم کیا ہو گا

چاہیں سے تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہو گا

جب شمعِ رسالت روشن ہو کیونکر نہ جلے پروانۂ دل
جب رشک مسیحا آ جائیں بیمار کا عالم کیا ہو گا

اللہ غنی سبحان اللہ کیا خوب ہے روضے کا نقشہ
محراب حرم کا جالی کا مینار کا عالم کیا ہو گا

کہتے ہیں عرب کے ذرّوں پر انوار کی بارش ہوتی ہے
اے نجمؔ نہ جانے طیبہ کے گلزار کا عالم کیا ہو گا

نجم نعمانی

پھر گنبدِ خضریٰ کی فضاؤں میں بلا لو

پھر گنبدِ خضریٰ کی فضاؤں میں بلا لو
سرکار بلا کر مجھے سینے سے لگا لو
سینے سے لگا کر مجھے دیوانہ بنا لو
دُنیا کی محبت کو مرے دِل سے نکا لو
گو خوار گنہگار ہوں جیسا ہوں تمہارا
سرکار نبھا لو مجھے سرکار نبھا لو
صدقہ مجھے سرکار نواسوں کا عطا ہو
سرکار مجھے غیروں کے ٹکڑوں سے بچالو
ویران ہوا جاتا ہے خوشیوں کا گلستاں
اِس اُجڑے چمن پر بھی نگاہ لطف کی ڈالو
مرنے کا شرف اب تو مدینے میں عطا ہو
در در کی مجھے ٹھوکروں سے شاہ بچا لو
محبوبِ خدا سر پہ اجل آ کے کھڑی ہے
شیطان سے عطار کا ایمان بچا لو

محمد الیاس عطار قادری

گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسول اللہ
تمہیں اب کچھ کرو ماہِ رسالت یا رسول اللہ

گناہوں سے مجھے ہو جائے نفرت یارسول اللہ
نکل جائے بری ہر ایک خصلت یا رسول اللہ

گنہ کر کر کے ہائے ہو گیا دِل سخت پتھر سے
کروں کس سے کہاں جا کر شکایت یارسول اللہ

مرے منہ کی سیاہی سے اندھیری رات شرمائے
مرا چہرہ ہو تاباں نورِ عزت یا رسول اللہ

بوقت نزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد
مرا ایمان رکھ لینا سلامت یا رسول اللہ

ترے ربّ کی قسم میں لائق نارِ جہنم ہوں
بچا سکتی ہے بس تیری شفاعت یا رسول اللہ

پھنسا جاتا ہے دُنیا کی محبت میں دِلِ عطار
کرو عطار سے یہ دور آفت یا رسول اللہ

مولانا محمد الیاس عطار قادری

جدھر دیکھوں مدینے کا حرم ہو

جدھر دیکھوں مدینے کا حرم ہو
کرم ایسا شہنشاہ ارم ہو
کہاں سرکار دولت مانگتا ہوں
مدینے کا عطا مجھ کو تو غم ہو
مرا سینہ مدینہ تم بنا دو
شہا ذکرِ مدینہ دم بدم ہو
مرے آقا مدینے میں بلا لو
کرم اب یا رسول محتشم ہو
کرے پرواز روح مضطرب جب
ترے قدموں میں سر شاہ اُمم ہو
بقیع پاک کی للہ اب تو
اجازت مرحمت شاہ حرم ہو
دکھا دو سبز گنبد کی بہاریں
شہا عطار پر اب تو کرم ہو

مولانا محمد الیاس عطار قادری

اب بلا لیجئے نا مدینہ آرہا ہے یہ حج کا مہینہ

اب بلا لیجئے نا مدینہ آ رہا ہے یہ حج کا مہینہ
دل مرا ٹوٹ جائے کہیں نا المدد تاجدار مدینہ

آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وردِ لب ہو "مدینہ مدینہ" جب چلے سوئے طیبہ سفینہ

مجھ کو آقا مدینے بلا لو حسرتیں دِل کی ساری نکالو
غوثِ اعظم کا صدقہ نبھالو اب تو کہہ دو مجھے "چل مدینہ"

جب مدینے میں ہو اپنی آمد جب میں دیکھوں ترا سبز گنبد
ہچکیاں باندھ کر روؤں بے حد کاش آ جائے ایسا قرینہ

کاش اِس شان سے حاضری ہو مجھے پہ دیوانگی چھا گئی ہو
ہر رکاوٹ وہاں ہٹ گئی ہو بس نظر میں ہوں شاہِ مدینہ

دِل سے اُلفت جہاں کی نکالو اس تباہی سے مولی بچا لو
مجھ کو دیوانہ اپنا بنا لو میرا سینہ بنا دو مدینہ

ہے تمنائے عطار یارب اُن کے جلوؤں میں یوں موت آئے
جب تڑپ کر گرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

مولانا محمد الیاس عطار قادری

اپنا غم یا شہ انبیاء دیجئے چشم نم یا حبیب خدا دیجئے

اپنا غم یا شہ انبیاء دیجئے چشم نم یا حبیب خدا دیجئے
چاک سینہ شہ دوسرا دیجئے قلب بے چین یا مصطفیٰ دیجئے
مجھ کو آقا مدینے بلا لیجئے اور مہمان اپنا بنا لیجئے
در پہ بلوا کے جلوہ دِکھا دیجئے میرا سینہ مدینہ بنا دیجئے
ہے تمنا میری یا حبیبِ خدا عشق میں کاش روتا رہوں میں سدا
از طفیل بلال و اویس و رضا آنسوؤں کا خزانہ شہا دیجئے
سوزِ اُلفت کے دِل میں جلائے دیے یادِ طیبہ میں جو جا رہے ہیں جیے
حاضری کی تمنا میں روتے ہیں جو اُن کو میٹھا مدینہ دکھا دیجئے
مجھ کو احباب تنہا چلے چھوڑ کر جلد لیجئے خبر آمنہ کے پسر
گھپ اندھیرا ہے یا شاہ جن و بشر نور سے اب لحد جگمگا دیجئے
ہے گناہوں کا انبار سلطان دیں نیکیاں میرے پلے میں کچھ بھی نہیں
چاک ہو جائے پردہ نہ میرا کہیں اب شفاعت میری سروا کیجیے
ہے تمنائے عطار اندوہ گیں توڑیئے گا نہ دِل آپ ماہ مبیں
بس بقیع مبارک میں دو گز زمیں اس کو بہر شہ کربلا دیجئے

مولانا محمد الیاس عطار قادری

یا مصطفیٰ عطا ہو پھر اذن حاضری کا

یا مصطفیٰ عطا ہو پھر اذن حاضری کا
کر لوں نظارا آکر پھر آپ کی گلی کا

اک بار تو دکھا دو رمضاں میں مدینہ
بے شک بنا لو آقا مہمان دو گھڑی کا

پھر سبز سبز گنبد کی دیکھ لوں بہاریں
اب اذن دید و آقا پھر مجھ کو حاضری کا

دے دو غم مدینہ دے دو غم مدینہ
ایسا غم مدینہ دیکھوں نہ منہ خوشی کا

یا سیّد مدینہ بس آپ ہی نبھانا
گو ہوں بڑا کمینہ پر ہوں تو آپ ہی کا

ہو ہر نفس مدینہ دھڑکن میں ہو مدینہ
جب تک نہ سانس ٹوٹے سرکار زِندگی کا

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال تل رہے ہیں
رکھ لو بھرم خدارا عطار قادری کا

مولانا محمد الیاس عطار قادری

ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ

ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ
کیا خوب مہکا مہکا سرکار کا مدینہ

جس کو پسند آیا سرکار کا مدینہ
مل کر لگائیں نعرہ سرکار کا مدینہ

ہر شہر سے ہے اچھا سرکار کا مدینہ
جنت سے بھی سہانا سرکار کا مدینہ

بے کس کا ہے سہارا سرکار کا مدینہ
بے گھر کا ہے ٹھکانہ سرکار کا مدینہ

جنت کا حسن سارا اِس میں سمٹ کر آیا
ہے حُسن ہی سراپا سرکار کا مدینہ

پیرس پہ مرنے والے پیرس کو بھول جاتا
تو بھی جو دیکھ لیتا سرکار کا مدینہ

جی چاہتا ہے میرا ہر شے یہاں کی چوموں
کیسا ہے میٹھا میٹھا سرکار کا مدینہ

میری نظر کو بھائے دُنیا کا حسن کیسے
آنکھوں میں ہے سمایا سرکار کا مدینہ

فرقت کی آگ میں جو دِل کو جلا رہے ہیں
اُن کو دکھا خدایا سرکار کا مدینہ

ہر سمت رحمتوں کی برسات ہو رہی ہے
ہے رحمتوں کا دریا سرکار کا مدینہ

جنت میں تیری رضواں سوز و گداز بھی ہے
ہے عشق میں رُلاتا سرکار کا مدینہ

اللہ مصطفیٰ کے قدموں میں موت دیدے
مدفن بنے ہمارا سرکار کا مدینہ

تقدیر میں خدایا عطار کے مدینہ
لکھ دے فقط مدینہ سرکار کا مدینہ

مولانا محمد الیاس عطار قادری

چلو مدینے چلتے ہیں چلو مدینے چلتے ہیں

چلو مدینے چلتے ہیں چلو مدینے چلتے ہیں
چلو دیارِ نبی کی جانب درود لب پہ سجا کر
بہاریں لوٹیں گے ہم کرم کی دلوں کو دامن بنا بنا کر

چلو مدینے چلتے ہیں چلو مدینے چلتے ہیں
نہ اُن کے جیسا سخی ہے کوئی نہ اُن کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بلا بلا کر

چلو مدینے چلتے ہیں چلو مدینے چلتے ہیں
یہی اساس عمل ہے میری اسی سے بگڑی بنی ہے میری
سمیٹتا ہوں کرم خدا کا نبی کی نعتیں سنا سنا کر

چلو مدینے چلتے ہیں چلو مدینے چلتے ہیں
ہے اُن کو امت سے پیار کتنا کرم ہے رحمت شعار کتنا
ہمارے جرموں کو دھو رہے حضور آنسو بہا بہا کر

چلو مدینے چلتے ہیں چلو مدینے چلتے ہیں
میں وہ بھکاری ہوں جس کی جھولی میں کوئی حسن عمل نہیں ہے
مگر وہ احسان کر رہے ہیں خطائیں میری چھپا چھپا کر

چلو مدینے چلتے ہیں چلو مدینے چلتے ہیں
ہماری ساری ضرورتوں پر کفالتوں کی نظر ہے اُن کی
وہ جھولیاں بھر رہے ہیں سب کی کرم کے موتی لٹا لٹا کر

چلو مدینے چلتے ہیں چلو مدینے چلتے ہیں
وہ آئینہ ہے رُخ محمد ﷺ کہ جس کا جوہر جمال ربّ ہے
میں دیکھ لیتا ہوں سارے جلوے تصوّر اُن کا جما جما کر

چلو مدینے چلتے ہیں چلو مدینے چلتے ہیں
میں تیرے قربان میرے ساقی رہے نہ ارمان کوئی باقی
مجھے محبت کا حوصلہ دے نظر سے اپنی پلا پلا کر

چلو مدینے چلتے ہیں چلو مدینے چلتے ہیں
اگر مقدر نے یاوری کی اگر مدینے گیا میں خالد
قدم قدم خاک اس گلی کی میں چوم لوں گا اٹھا اٹھا کر
چلو مدینے چلتے ہیں چلو مدینے چلتے ہیں

خالد محمود خالد

یارب میرے دِل میں ہے تمنائے مدینہ

یا ربّ میرے دِل میں ہے تمنائے مدینہ
اِن آنکھوں سے دکھلا مجھے صحرائے مدینہ
نکلے نہ کبھی دِل سے تمنائے مدینہ
سر میں رہے یا ربّ مرے سودائے مدینہ
ایسا مری نظروں میں سما جائے مدینہ
جب آنکھ اُٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ
یاد آتا ہے جب روضۂ پر نور کا گنبد
دل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ
قرآن قسم کھاتا نہ اُس شہر کی ہرگز
گر ہوتا نہ وہ گل چمن آرائے مدینہ
اس درجہ ہیں مشتاق زیارت مری آنکھیں
دل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ
بلوا کے مدینے میں جمیلؔ رضوی کو
سگ اپنا بنا لو اسے مولائے مدینہ

جمیل الرحمٰن قادری رضوی

نبی آج پیدا ہوا چاہتا ہے

نبی آج پیدا ہوا چاہتا ہے
یہ کعبہ گھر اُس کا ہوا چاہتا ہے

نہ کیوں آج کعبہ بنے رشک گلشن
وہ گل جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

یہ رورو کے آپس میں بت کہہ رہے ہیں
خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے

ندا آ رہی ہے کہ حق کے قمر کا
جہاں میں اُجالا ہوا چاہتا ہے

جو عالم کو قطرے سے سیراب کردے
رواں ایسا دریا ہوا چاہتا ہے

خدا کے خزانوں کا مختار و حاکم
شہ دین و دنیا ہوا چاہتا ہے

صلوٰۃ وسلام عرض کر اے جمیلؔ اب
اجابت کا در وا ہوا چاہتا ہے

جمیل الرحمٰن قادری رضوی

مچی ہے دھوم پیمبر کی آمد آمد ہے

مچی ہے دھوم پیمبر کی آمد آمد ہے
حبیب خالق اکبر کی آمد آمد ہے
کیا ہے سبز عَلم جاں بام کعبہ پر
کہ دو جہان کے سرور کی آمد آمد ہے
نہ کیوں ہو نور سے تبدیل کفر کی ظلمت
خدا کے ماہِ منور کی آمد آمد ہے
ہے جبریلؑ کو حکم خدا خبر کر دے
کہ آج حق کے پیمبر کی آمد آمد ہے
خوشی کے جوش میں بلبلیں بھی نغمہ کناں
چمن میں آج گل تر کی آمد آمد ہے
دو زانو ہو کے ادب سے پڑھو صلوٰۃ و سلام
عزیز و خلق کے مصدر کی آمد آمد ہے
جمیل قادری کہہ دے کھڑے ہوں اہلِ سخن
ہمارے حامی و یاور کی آمد آمد ہے

جمیل الرحمٰن قادری رضوی

نہ کیوں آرائشیں کرتا خدا دنیا کے ساماں میں

نہ کیوں آرائشیں کرتا خدا دنیا کے ساماں میں
تمہیں دولہا بنا کر بھیجنا تھا بزمِ امکاں میں

یہ رنگینی یہ شادابی کہاں گلزار رضواں میں
ہزاروں جنتیں آ کر بسی ہیں کوئے جاناں میں

تم آئے روشنی پھیلی ہوا دن کھل گئیں آنکھیں
اندھیرا سا اندھیرا چھا رہا تھا بزمِ امکاں میں

عجب انداز سے محبوب حق نے جلوہ فرمایا
سرور آنکھوں میں آیا جانِ دِل میں نور ایماں میں

ظہورِ پاک سے پہلے بھی صدقے تھے نبی تم پر
تمہارے نام ہی کی روشنی تھی بزمِ امکاں میں

ہوا بدلی گھرے بادل کھلے گل بلبلیں چہکیں
تم آئے یا بہار جانفزا آئی گلستاں میں

یہاں کے سنگریزوں سے حسنؔ کیا لعل کو نسبت
یہ اُن کی راہ گزار میں ہیں وہ پتھر ہے بدخشاں میں

حسن رضا بریلوی

کیا مژدہ جان بخش سنائے گا قلم آج

کیا مژدہ جان بخش سنائے گا قلم آج
کاغذ پہ جو سو ناز سے رکھتا ہے قدم آج
آمد ہے یہ کس بادشہ عرش مکاں کی
آتے ہیں فلک سے جو حسینانِ ارم آج
نذرانہ میں سر دینے کو حاضر ہے زمانہ
اِس بزم میں کس شاہ کے آتے ہیں قدم آج
بت خانوں میں وہ قہر کا کہرام پڑا ہے
مل مل کے گلے روتے ہیں کفار و صنم آج
ظاہر ہے کہ سلطانِ دو عالم کی ہے آمد
کعبہ پہ ہوا نصب جو کہ یہ سبز علم آج
ہاں مفلسو خوش ہو کہ ملا دامن دولت
تر دامنو مژدہ وہ اُٹھا ابرِ کرم آج
کل نارِ جہنم سے حسنؔ امن و اماں ہو
اِس مالک فردوس پہ صدقے ہوں جو ہم آج

حسن رضا بریلویؒ

دنیا میں خیر الوریٰ آ گئے ہیں

غلاموں سلاموں کے نغمے سناؤ کہ دنیا میں خیر الوریٰ آ گئے ہیں
مبارک تمہیں عاصیو غم کے مارو محمد ﷺ حبیبِ خدا آ گئے ہیں

کھلے پھول غنچے سجی ڈالی ڈالی ہیں تشریف لائے دو عالم کے والی
چمن در چمن ہو رہی ہے منادی شہنشاہ ارض و سما آ گئے ہیں

خدا جس پہ نازاں خدائی بھی قرباں مہک جسکی پھیلی گلستاں گلستاں
یہ کتنا کرم ہے تیرے گھر حلیمہ وہ پیارے نبی مصطفیٰ آ گئے ہیں

امیر و فقیر و ارے بے نواؤ دو عالم کے داتا کی محفل سجاؤ
تم اپنے مقدر پہ جھومو گداؤ دو عالم کے حاجت روا آ گئے ہیں

اری مشکلو مشکلوں میں نہ گھیرو نہ تنہا سمجھ کر مجھے آج چھیڑو
نکل جاؤ منہ کو چھپا کر یہاں سے میرے بھی مشکل کشا آ گئے ہیں

یہ کون آیا اوڑھے کرم کا دوشالہ میرا کملی والا میرا کملی والا
اسی بات نے عاصیوں کو سنبھالا شافع روزِ جزا آ گئے ہیں

پڑھے جانبی کی تو نعتیں نیازیؔ خدا تجھ پہ راضی نبی تجھ پہ راضی
ترا خالی دامن بھرا ہی رہے گا کہ منبع جود و سخا آ گئے ہیں

عبدالستار نیازی

بولو مرحبا اھلاً وسہلاً مرحبا بولو مرحبا

سنو مومنو مل کر خوشیاں مناؤ حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں
بولو مرحبا اھلاً وسہلاً مرحبا بولو مرحبا
عقیدت سے راہوں میں آنکھیں بچھاؤ حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں
بولو مرحبا اھلاً وسہلاً مرحبا بولو مرحبا
درودوں سلاموں کے گل پاش دستے سجا کر یہاں لا رہے ہیں فرشتے
رسالت کے ہر گام نعرے لگاؤ حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں
بولو مرحبا اھلاً وسہلاً مرحبا بولو مرحبا
خوشی کی گھڑی ہے یہ قربان جاؤ چراغاں کرو پرچموں کو اٹھاؤ
محبت سے اپنے گھروں کو سجاؤ حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں
بولو مرحبا اھلاً وسہلاً مرحبا بولو مرحبا
سماں ہر طرف دیکھئے جشن کا ہے زباں در زباں بس یہی تذکرہ ہے
جلوس اور جلسوں میں نعتیں سناؤ حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں
بولو مرحبا اھلاً وسہلاً مرحبا بولو مرحبا

سجا کر محبت سے محفل نبی کی کرو ڈالیاں پیش دِل سے خوشی کی
نوید مسرت جہاں کو سناؤ حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں

بولو مرحبا اھلاً و سہلاً مرحبا بولو مرحبا

وہ آئے ہیں جس کے قدم کی بدولت خدا کی خدائی نے پائی ہے رحمت
کرو خیر مقدم سروں کو جھکاؤ حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں

بولو مرحبا اھلاً و سہلاً مرحبا بولو مرحبا

خوشی ہر طرف عید میلاد کی ہے زمیں تا زماں ایک محفل سجی ہے
سنو نعت طاہر سنو اور سناؤ حضور آ رہے ہیں

بولو مرحبا اھلاً و سہلاً مرحبا بولو مرحبا

حضور آ رہے ہیں سرور آ رہے ہیں بولو مرحبا

محمد طاہر قادری

محمد مصطفیٰ صل علی تشریف لے آئے

محمد مصطفیٰ صل علی تشریف لے آئے
زہے قسمت ہمارے پیشوا تشریف لے آئے
اُفق کے گوشے گوشے سے اُجالے کی کرن پھوٹی
طلوعِ صبحِ شمس الضحیٰ تشریف لے آئے
عرب کی ریگزاروں میں عجم کی رہ گزاروں میں
چراغاں ہو گیا بدر الدجیٰ تشریف لے آئے
اٹھو اے عاصیو اور بڑھ کے دامن تھام لو اُن کا
زمیں پر شافع روزِ جزا تشریف لے آئے
مکمل ہو گیا اب سلسلہ رُشد و ہدایت کا
شہنشاہ رسل نور الہدیٰ تشریف لے آئے
مبارک غم کے ماروں کو مبارک خستہ حالوں کو
بالا آخر مخزن جود و سخا تشریف لے آئے
پسینہ آ گیا بپھری ہوئی موجوں کو ہیبت سے
شکستہ کشتیوں کے نا خدا تشریف لے آئے

اقبال عظیم

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو
دونوں جہاں کے شاہ کی آمد کا جشن ہے
سلطان دِین پناہ کی آمد کا جشن ہے
مقبول بارگاہ کی آمد کا جشن ہے
اور کل کے خیر خواہ کی آمد کا جشن ہے
دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو
یہ جشن ہے مگر ہے دو عالم کا شاہ کا
یہ ذکر ہے مگر ہے حبیب اللہ کا
دربار خاص ہے یہ دو عالم کے شاہ کا
مولود پاک ہے یہ رسالت پناہ کا
دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو
حسن و جمال نور خدا جلوہ گر ہے آج
دیکھو خدا کے نور کو پیشِ نظر ہے آج

پردے میں کل جو ذات اُدھر تھی اِدھر ہے آج
مخلوق کو پکارنے والا کدھر ہے آج

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

دیدارِ خاص عام ہوا ہے چلو چلو
رحمت کا اذن عام ہوا ہے چلو چلو
بخشش کا اِنتظام ہوا ہے چلو چلو
ہونے کا تھا جو کام ہوا ہے چلو چلو

دربار عام گرم ہو اِشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

پھیلے گا دِین اُس شہ عالیٰ مقام کا
سکہ چلے گا آج محمد ﷺ کے نام کا
اے کیف خاص دن ہے یہ دربار عام کا
کہہ دو کہ آج خوب ہے موقع سلام کا

دربارِ عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

کیف ٹونکی

یارسول اللہ آکر دیکھ لو

یا رسول اللہ آ کر دیکھ لو
یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو

سینکڑوں کے دِل منور کر دیئے
اس طرف بھی آنکھ اٹھا کر دیکھ لو

رنج وغم درد و الم کی میرے گرد
بھیڑ ہے سرکار آ کر دیکھ لو

چاہے جو مانگو عطا فرمائیں گے
نامرادو ہاتھ اُٹھا کر دیکھ لو

سیر جنت دیکھنا چاہو اگر
روضۂ انور پہ آ کر دیکھ لو

دو جہاں کی سرفرازی ہو نصیب
ان کے آگے سر جھکا کر دیکھ لو

اس جمیلؔ قادری کو بھی حضور ﷺ
اپنے در کا سگ بنا کر دیکھ لو

صوفی جمیل الرحمٰن قادری

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا
یوسف کو ترا طالب دِیدار بنایا

طلعت سے زمانہ کو پر انوار بنایا
نکہت سے گلی کوچوں کو گلزار بنایا

دیواروں کو آئینہ بناتے ہیں وہ جلوے
آئینوں کو جن جلووں نے دیوار بنایا

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

عالم کے سلاطین بھکاری ہیں بھکاری
سرکار بنایا تمہیں سرکار بنایا

گلزار کو آئینہ کیا مونھہ کی چمک نے
آئینہ کو رُخسار نے گلزار بنایا

خدام تو بندے ہیں ترے خلق حسن نے

پیارے تجھے بدخواہ کا غم خوار بنایا

بے پردہ وہ جب خاک نشینوں میں نکل آئے

ہر ذرّہ کو خورشید پُر انوار بنایا

اے ماہِ عرب مہر عجم میں ترے صدقے

ظلمت نے مرے دن کو شب تار بنایا

للّٰہ کرم میرے بھی ویرانۂ دِل پر

صحرا کو ترے حسن نے گلزار بنایا

گلزار جناں تیرے لیے حق نے بنائے

اپنے لیے تیرا گل رخسار بنایا

اُن کے لب رنگیں کی نچھاور تھی جس نے

پتھر میں حسؔن لعل پر انوار بنایا

مولانا حسن رضا بریلوی

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

آج ہے جشنِ ولادت مرحبا یا مصطفیٰ
آج آئے جانِ رحمت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا مہر رسالت مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا ماہِ نبوت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

آمد شاہِ مدینہ مرحبا صد مرحبا
مرحبا اے جانِ رحمت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا آقا کی آمد مرحبا نورِ خدا
ہو گئی کافورِ ظلمت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

آج دنیا میں ولادت مصطفیٰ کی ہو گئی
خوب چمکی اپنی قسمت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

کعبہ سجدے کو جھکا بت سارے اوندھے گر پڑے
آ گئی شیطاں کی شامت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

آ گئے سرکار ہر سو نور کی برسات ہے
جھومتے ہیں ابرِ رحمت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

چار سو ہیں رحمتوں کی کیا چھما چھم بارشیں
آ گئے لمحات مسرت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا کی گونج ڈالو سب پکارو مرحبا
جھوم کر اہلِ محبت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

آج گھر گھر روشنی ہے سبز پرچم ہیں بلند
جھومتے ہیں اہلسنّت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

عید میلادالنبی ہے ساری عیدوں کی بھی عید
ہے مسرت ہی مسرت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

جشن میلادِ النبی کی دھوم ہے چاروں طرف
مست ہیں اہلِ محبت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

خوب گاتی تھیں ترانے دف بجا کر بچیاں
ہر طرف کہتی تھی خلقت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

آ گئی اٹھو سواری آمنہ کے لال کی
مانگ لو جو چاہو نعمت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

لے کے کشکول اے فقیرو آمنہ کے گھر چلو
مانگ لو جو چاہو نعمت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

یا نبی اپنی ولادت کی خوشی میں دیجئے
مجھ کو بس اپنی محبت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

دے دو تم عطارؔ کو عیدی میں چشم اشکبار
اپنا غم دو اپنی اُلفت مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا صد مرحبا مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

مومنو وقت ادب ہے، آمدِ محبوب ربّ ہے
جائے آداب و طرب ہے آمدِ شاہِ عرب ہے

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

غنچے چٹکے پھول مہکے شاخِ گل پر مرغ چہکے
جھوم جاؤ تم بھی کہہ کے آمدِ شاہِ عرب ہے

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

خواہش زلفِ نبی میں مست ہیں گل کی شمیمیں
جھوم کر آئیں نسیمیں آمدِ شاہِ عرب ہے

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

بدلیاں رحمت کی چھائیں بوندیاں رحمت کی آئیں
اب مرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہ عرب ہے

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

بج رہے ہیں شادیانے بت لگے کلمہ سنانے
ہر زباں پہ ہیں ترانے آمدِ شاہ عرب ہے

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

ابرِ رحمت چھا گیا ہے کعبے پہ جھنڈا گڑا ہے
بابِ رحمت آج وا ہے آمدِ شاہ عرب ہے

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

قصر کسریٰ کانپتا ہے خشک سا وا ہو گیا ہے
ہر طرف سے یہ صدا ہے آمد شاہ عرب ہے

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

آتا وہ ماہِ لقا ہے جس پہ پیارا کبریا ہے
دو جہاں میں غلغلہ ہے آمد شاہ عرب ہے

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

آنے والا ہے وہ پیارا دونوں عالم کا سہارا
کعبے کا چمکا ستارا آمدِ شاہ عرب ہے

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

آتا ہے شاہ حکومت فرض ہے جس کی اطاعت
ہر نبی نے دی بشارت آمد شاہ عرب ہے

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

ہونے والی وہ سحر ہے جو سحر رشک قمر ہے
مقدم خیر البشر ہے آمد شاہ عرب ہے

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

اُٹھو آیا تاج والا عرش کی آنکھوں کا تارا
سب کہو اے ماہِ طیبہ صلوات اللہ علیک
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

آمنہ بی بی کا جایا بارہویں تاریخ آیا
صبح صادق نے سنایا صلوات اللہ علیک
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

السلام اے جانِ عالم السلام ایمان عالم
شاہ دیں سلطان عالم صلوات اللہ علیک
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

السلام اے شاہ عالی السلام امت کے والی
عرض کرتے ہیں سوالی صلوات اللہ علیک
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

نوح کے تم ناخدا ہو   خلق کے مشکل کشا ہو
سب کے تم حاجت روا ہو   صلوات اللہ علیک

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

بخشش دو میری خطائیں   دور ہوں غم کی گھٹائیں
بھیج دو اپنی عطائیں   صلوات اللہ علیک

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

ہوں پھنسا افکار و غم میں   گھر گیا رنج والم میں
دیر کیا ہے اب کرم میں   صلوات اللہ علیک

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

کفر کو تم نے مٹایا   خاک میں اس کو ملایا
دین کا ڈنکا بجایا   صلوات اللہ علیک

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

اب تو طیبہ میں بلا لو حسرتیں دِل کی نکالو
اپنے بد کو بھی نبھا لو صلوات اللہ علیک
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

دِل میں رنگ اپنا جما دو پردۂ غفلت اٹھا دو
بخت خوابیدہ جگا دو صلوات اللہ علیک
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

جان نکلے اس طرح پر آپ کا در ہو مرا سر
سامنے ہو قبر انور صلوات اللہ علیک
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

اے شفیع روز محشر ہیں سیہ عصیاں سے دفتر
غوث کا صدقہ کرم کر صلوات اللہ علیک
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

کچھ نہ کی ہم نے کمائی   عمر سب یونہی گنوائی
اے عرب والے دوہائی   صلوات اللہ علیک

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

حشر میں تم بخشوانا   اپنے دامن میں چھپانا
ہر مصیبت سے بچانا   صلوات اللہ علیک

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

اے شہنشاہ رسالت   ہیں یہاں جو اہلِ سنت
تاابد سب پر ہو رحمت   صلوات اللہ علیک

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

اس جمیل قادری پر   ہو کرم محبوب داور
چشم و دِل کر دو منور   صلوات اللہ علیک

مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا
مرحبا بولو مرحبا جھوم کر بولو مرحبا مرحبا

صوفی جمیل الرحمٰن قادری رضوی

تیری رحمت یہ شب گھڑی لائی

تیری رحمت یہ شب گھڑی لائی
تیری قرباں حبیبی مولائی
میرے گلشن پہ پھر بہار آئی
تیرے قرباں حبیبی مولائی

آج ارمان آیا بر میرا
شکر میں جھک گیا ہے سر میرا
تو نے تقدیر میری چمکائی
تیرے قرباں حبیبی مولائی

درد فرقت سے دِل میرا مضطر
ہو رہا تھا مگر میرے دِلبر
دور دوری یہ تو نے فرمائی
تیرے قرباں حبیبی مولائی

پھنس گیا جب غموں کے چنگل میں
جب دھنسا مشکلوں کی دلدل میں

فوراً امداد تو نے فرمائی
تیرے قربان حبیبی مولائی

چار جانب تھے میرے رنج والم
پر کرم سے تیرے شاہ امم
بات بگڑی ہوئی تھی بن آئی
تیرے قربان حبیبی مولائی

اشک ہوتے ہیں آنکھ سے جاری
رنج ہوتا ہے روح پر طاری
یادِ طیبہ کی جب بھی تڑپائی
تیرے قرباں حبیبی مولائی

یا نبی دید ہو گی کب تیری
ایک مدت سے آنکھ ہے میری
تیرے دیدار کی تمنائی
تیرے قرباں حبیبی مولائی

یا سمن میں نہ وہ سمن میں ہے
...جناں کے حسیں چمن میں ہے

دشتِ طیبہ میں جو ہے رعنائی
تیرے قرباں حبیبی مولائی

یہ شجر یہ حجر یہ شام و سحر
جگمگاتے ستارے شمس و قمر
تیرے دِل سے ہے ان میں رعنائی
تیرے قربان حبیبی مولائی

کوئی تجھ سا نہیں ہوا واللہ
تیرے تلووں کا دیکھ کر جلوہ
ماہ و خور کی ضیاء بھی شرمائی
تیرے قرباں حبیبی مولائی

تیرے دربار نور میں آقا
لاد کر سر پہ بھار عصیاں کا
آ گیا پھر یہ تیرا شیدائی
تیرے قرباں حبیبی مولائی

نہ عبادت خشوع سے ہوتی ہے
نہ ندامت سے آنکھ روتی ہے

سخت ہے دِل کرم اے آقائی
تیرے قرباں حبیبی مولائی

دے دو سوزِ جگر مجھے دلبر
چاک سینہ دو دے دو چشم تر
تیرے غم کا ہوں میں تمنائی
تیرے قرباں حبیبی مولائی

ہے عبیدؔ رضا کا یہ ارماں
تیرے قدموں میں اسی کی نکلے جاں
تو بھی سرکار ہو تماشائی
تیرے قرباں حبیبی مولائی

کاش حسرت یہ دِل کی پوری ہو
کہ کہیں لوگ عبیدؔ نے دیکھو
بہر مدفن بقیع میں جاپائی
تیرے قرباں حبیبی مولائی

محمد اویس عبید رضا قادری

غم سبھی راحت و آرام میں ڈھل جاتے ہیں

غم سبھی راحت و آرام میں ڈھل جاتے ہیں
جب کرم ہوتا ہے حالات بدل جاتے ہیں

آ گئے ہیں ترے قدموں میں ہم بھی یہ سن کر
جو ترے قدموں میں گرتے ہیں سنبھل جاتے ہیں

رکھ ہی لیتے ہیں بھرم اُن کے کرم کے صدقے
جب کسی بات پہ دیوانے مچل جاتے ہیں

اسم احمد کا وظیفہ ہے ہر اک غم کی دوا
لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں

اپنی آغوش میں لے لیتا ہے جب ان کا کرم
زِندگی کے سبھی انداز بدل جاتے ہیں

کوئی دیکھے تو ذرا اُن کی دوہائی دے کر
عشق سچا ہو تو پتھر بھی پگھل جاتے ہیں

آپ کو کعبۂ مقصود ہی مانوں خالدؔ
آپ کے در پہ سبھی ارمان نکل جاتے ہیں

خالد محمود خالدؔ

رخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سرو جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبل رنگیں رضاؔ یا طوطی نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی روضہ خیر البشر میں اگر جاؤں

الٰہی روضہ خیر البشرپرمیں اگر جاؤں
تو اک سجدہ کروں ایسا کہ آپے سے گزر جاؤں
کبھی روضے سے منبر تک کبھی منبر سے روضے تک
اِدھر جاؤں اُدھر جاؤں اسی حالت میں مر جاؤں
توجہ اُن کرم پر ور نگاہوں کی جو ہو جائے
میرا ایماں سنور جائے میں ایماں سے سنور جاؤں
سمجھ کر کوچۂ جاناں میں جنت میں چلا آیا
کوئے جاناں تو طیبہ ہے میں جاؤں تو کدھر جاؤں
سگان کوچۂ جاناں کی میں پیہم بلائیں لوں
تماشا بن کے رہ جاؤں مدینے میں جدھر جاؤں
خلیلؔ اب زادِ راہ آخرت کی سعی احسن میں
مدینہ سر کے بل جاؤں وہاں جاؤں تو مر جاؤں

خلیل

عزیزوں کی طرف سے جب مرا دِل ٹوٹ جاتا ہے

عزیزوں کی طرف سے جب مرا دِل ٹوٹ جاتا ہے
ترا لطف و کرم بڑھ کر مری ڈھارس بندھاتا ہے
میرا دِل کانپ اٹھتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے
کرم یا ربّ اندھیرا قبر کا جب یاد آتا ہے
مسلسل موت نزدیک آ رہی ہے ہائے بربادی
کرم مولا گناہوں کا مرض بڑھتا ہی جاتا ہے
الٰہی واسطہ پیارے کا میری مغفرت فرما
عذابِ نار سے مجھ کو خدایا خوف آتا ہے
نئی اُمید ملتی ہے، دِل مایوس کو پھر سے
مجھے شاہِ مدینہ! جب مدینہ یاد آتا ہے
خدا ٹھنڈی کرے گا اس کی آنکھیں حشر میں عطار
یہاں جو سوزِ الفت میں جگر اپنا جلاتا ہے

مولانا محمد الیاس عطار قادری

آج اشک میرے نعت سنائیں تو عجب کیا

آج اشک میرے نعت سنائیں تو عجب کیا
سن کر وہ مجھے پاس بلائیں تو عجب کیا

ان پر تو گنہگار کا سب حال کھلا ہے
اس پر وہ دامن میں چھپائیں تو عجب کیا

منہ ڈھانپ کے رکھنا کہ گنہگار بہت ہوں
میت کو مری دیکھنے آئیں تو عجب کیا

نہ زاد سفر ہے نہ کوئی کام بھلے ہیں
پھر بھی ہمیں سرکار بلائیں تو عجب کیا

دیدار کے قابل تو نہیں چشم تمنا
لیکن وہ کبھی خواب میں آئیں تو عجب کیا

میں ایسا خطاوار ہوں کچھ حد نہیں جس کی
پھر بھی میرے عیبوں کو چھپائیں تو عجب کیا

وہ حسن دو عالم ہیں ادیب ان کے قدم سے
صحرا میں اگر پھول کھلائیں تو عجب کیا

سید حسین علی ادیب رائے پوری

اک روز ہوگا جانا سرکار کی گلی میں

اک روز ہو گا جانا سرکار کی گلی میں
ہو گا کبھی ٹھکانہ سرکار کی گلی میں

آنکھیں تو دیکھنے کو پہلے ہی مضطرب تھیں
دِل بھی ہُوا روانہ سرکار کی گلی میں

گو پاس کچھ نہیں ہے لیکن یہ دیکھ لے گا
اک دن مجھے زمانہ سرکار کی گلی میں

کبھی ہو حسیں تصور کبھی خود میں جاؤں چل کر
رہے یونہی آنا جانا سرکار کی گلی میں

ہیں کہیں خزاں کے پہرے کہیں دو گھڑی بہاریں
موسم سدا سہانا سرکار کی گلی میں

دل میں نبی کی یادیں لب پر نبی کی نعتیں
جانا تو ایسے جانا سرکار کی گلی میں

سمجھیں گے ہم نیازؔی اُن کی کرم نوازی
جس دن ہوئے روانہ سرکار کی گلی میں

عبدالستار نیازی

بڑی اُمید ہے سرکار قدموں میں بلائیں گے

بڑی اُمید ہے سرکار قدموں میں بلائیں گے
کرم کی جب نظر ہوگی مدینے ہم بھی جائیں گے
اگر جانا مدینے میں ہوا ہم غم کے ماروں کا
مکین گنبدِ خضریٰ کو حال دِل سنائیں گے
قسم اللہ کی ہو گا وہ منظر دید کے قابل
قیامت میں رسول اللہ جب تشریف لائیں گے
گنہگاروں میں خود آ کے شامل پارسا ہوں گے
شفیع حشر جب دامانِ رحمت میں چھپائیں گے
کبھی تو اس طرف وہ پیکر تنویر آئیں گے
کبھی تو اپنے دِل کی تشنگی ہم بھی بجھائیں گے
غم عشق نبی سے ہو گا جب معمور دِل نیّرؔ
تیرے ظلمت کدے میں بھی ستارے جگمگائیں گے

شریف الدین نیّرؔ

قربان میں ان کی بخشش کے مقصد بھی زباں پر آیا نہیں

قربان میں ان کی بخشش کے مقصد بھی زباں پر آیا نہیں
بن مانگے دیا اور اتنا دیا دامن میں ہمارے سمایا نہیں

ایمان ملا ان کے صدقے قرآن ملا ان کے صدقے
رحمٰن ملا ان کے صدقے وہ کیا ہے جو ہم نے پایا نہیں

ان کا تو شعار کریمی ہے مائل بہ کرم ہی رہتے ہیں
جب یاد کیا اے صل علیٰ وہ آ ہی گئے تڑپایا نہیں

دل بھر گئے منگتوں کے لیکن دینے سے تری نیت نہ بھری
جو آیا اسے بھر بھر کے دیا محروم کبھی لوٹایا نہیں

خورشید قیامت کی تابش مانا کہ قیامت ہی ہو گی
ہم ان کے ہیں گھبرائیں کیوں کیا ہم پہ نبی کا سایہ نہیں

اس محسن اعظم کے یوں تو خالد پہ ہزاروں احسان ہیں
قرباں مگر اس احساں کے احساں بھی کیا تو جتایا نہیں

خالد محمود خالد

بن گئی بات ان کا کرم ہو گیا شاخِ نخلِ تمنا ہری ہو گئی

بن گئی بات ان کا کرم ہو گیا شاخِ نخلِ تمنا ہری ہو گئی
میرے لب پر مدینے کا نام آ گیا بیٹھے بیٹھے مری حاضری ہو گئی
مجھ پہ رحمت ہوئی مرے رب کی بڑی مہرباں ہو گیا کملی والا نبی
پڑھ کے سویا درودان پہ میں جس گھڑی پھر زیارت مجھے آپ کی ہو گئی
فرش پر بھی ہوا ذکر صل علیٰ عرش پر بھی ہوا چرچا سرکار کا
ہر طرف سج گئی محفلِ مصطفیٰ ہر طرف یا نبی یا نبی ہو گئی
محفلِ نعت میں آیا جایا کرو اپنے سوئے مقدر جگایا کرو
محفلِ نعت میں آ کے بیٹھا ہے جو اس کی واللہ طبیعت غنی ہو گئی
جب میں پہنچا درِ شہ لولاک پر جھک گیا خود بخود اُن کی چوکھٹ پہ سر
غیب سے آئی آواز اے بے خبر جاتری کھوٹی قسمت کھری ہو گئی
جھونکے ٹھنڈی ہواؤں کے آنے لگے لوگ آنکھوں پہ اپنی بٹھانے لگے
میری جس دن سے اے تاجدارِ حرم دوستوں سے ترے دوستی ہو گئی
مجھ پہ کتنا نیازیؔ کرم ہو گیا دُنیا کہنے لگی پنجتن کا گدا
اِس گھرانے کا جب سے میں نوکر ہوا سب سے اچھی مری نوکری ہو گئی

عبدالستار نیازی

دل مرا دنیا پہ شیدا ہو گیا

دل مرا دنیا پہ شیدا ہو گیا
اے مرے اللہ یہ کیا ہو گیا

کچھ مرے بچنے کی صورت کیجیے
اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہو گیا

عیب پوشِ خلق دامن سے ترے
سب گنہگاروں کا پردہ ہو گیا

رکھ دیا جب اس نے پتھر پر قدم
صاف اک آئینہ پیدا ہو گیا

دیکھ کر ان کا فروغِ حسنِ پا
مہر ذرّہ چاند تارا ہو گیا

ربِّ سلّم وہ اِدھر کہنے لگے
اُس طرف پار اپنا بیڑا ہو گیا

جا پڑا جو دشتِ طیبہ میں حسنؔ
گلشنِ جنت گھر اُس کا ہو گیا

مولانا حسن رضا بریلوی

یہ اُن کا کرم ہے جو ہم نعت سناتے ہیں

یہ اُن کا کرم ہے جو ہم نعت سناتے ہیں
یوں سوئی ہوئی قسمت ہم اپنی جگاتے ہیں
سرکار کی سنت سے جو خود کو سجاتے ہیں
سرکار انہیں اپنا دِیدار کراتے ہیں
سرکار کی اُلفت میں جو خود کو گھلاتے ہیں
سرکار انہیں اپنا دیدار کرتے ہیں
دُنیا کی محبت میں جو غرق ہیں کیا جانیں
سرکار کے دیوانے کیوں اشک بہاتے ہیں
ہوتا ہے خدا راضی اُن سے اے جہاں والو
سرکار کی آمد کا جو جشن مناتے ہیں
اے کاش! کوئی آ کر دے جائے مجھے مژدہ
اُٹھ چل تجھے طیبہ میں سرکار بلاتے ہیں
قسمت کے دھنی ہیں وہ کیا بات عبید اُن کی
خوش بخت بقیع مرکر طیبہ میں جو پاتے ہیں

محمد اویس عبید رضا قادری

دِل مدینہ میرا بنا آقا

دِل مدینہ میرا بنا آقا
ہو مجھے چشم نم عطا آقا

اب حضور ہو دور دوری ہو
پھر مدینے مجھے بلا آقا

موت کے بعد بھی سرور آئے
ایسی اُلفت کی مے پلا آقا

سنیت پر تو رکھ مجھے قائم
منکروں سے مجھے بچا آقا

مجھے پیکر بنا دے سنت کا
دور عصیاں کی ہو وبا آقا

مجھے صدیق کی صداقت کا
کوئی ذرّہ تو کر عطا آقا

کاش ! روئے خشیت ربّ سے
پئے فاروق دِل میرا بنا آقا

پئے عثمان با حیا مجھ کو
دیجئے دولتِ حیا آقا

پئے مولیٰ علی مجھے غلبہ
دُشمنوں پر تو کر عطا آقا

ازپئے فاطمہ مجھے اپنے
عشق میں ہر گھڑی رُلا آقا

پئے حسنینؑ دے بنا مجھ کر
پیکر صبر اور رضا آقا

کروں صدقے میں ہر صحابہ کے
سنّتیں عام جا بجا آقا

واسطہ تجھ کو ابو حنیفہ کا
تو مجھے متقی بنا آقا

واسطہ تجھ کو غوثِ اعظم کا
نیک سیرت مجھے بنا آقا

مجھے صدقے میں اعلیٰ حضرت کے
عالم با عمل بنا آقا

دے دو مولیٰ ضیاء کے صدقے میں
پئے مدفن بقیع میں جا آقا

چل مدینہ کی ہو پئے مرشد
اب سعادت مجھے عطا آقا

میرے اہل و عیال اور مجھ سے
دور ہو جائے ہر بلا آقا

تک رہی ہیں نگاہیں راہ تیری
آ کے سینے مجھے لگا آقا

تشنۂ دید پر کرم کر دو
اک جھلک دو اپنی دکھا آقا

میرے آقاؑ نہ اتنا تڑپاؤ
رُخ پُر نور دو دکھا آقا

مجھ سیاہ کار کی خدا سے اب
بخشوا دے تو ہر خطا آقا

سر بالیں خدارا آ جاؤ
آخری وقت ہے میرا آقا

میرا ایمان رکھ سلامت تو
مجھے شیطان سے بچا آقا

آ گیا دم لبوں پر تو آ کر
کلمۂ پاک اب پڑھا آقا

آ گئے غسال غسل دینے کو
تختۂ غسل آ گیا آقا

دھل گیا غسل سے بدن اور اب
صاف ہو نامۂ سیاہ آقا
چل دیئے دوش پر لیئے میت
جانب قبر اب رواں آقا
مجھے تنہا لٹا کر مرقد میں
چل دیئے بھائی اب رواں آقا
میری تاریک قبر کو آ کر
نور سے اپنے جگمگا آقا
قبر کو چیرتے نکیرین اب
آ گئے ہیں مجھے بچا آقا
حشر کے روز دامنِ رحمت
میرے عیبوں پہ ڈالنا آقا
میرے اعمال جو ہوئے میزاں
میں پھنسوں گا مجھے بچا آقا
ہے بڑی تشنگی شہہ کوثر
آبِ کوثر مجھے پلا آقا
مسکرا کر عبید سے کہہ دو
تو میرا بندہ میں تیرا آقا

میں چھوڑے جا رہا ہوں در تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

میں چھوڑے جا رہا ہوں در تمہارا یا رسول اللہ
بلانا جلد مجھ کو پھر خدارا یا رسول اللہ

نہ جانے کب میسر حاضری ہو پھر تیرے در کی
سلامِ آخری لے لو ہمارا یا رسول اللہ

نگاہیں گنبدِ خضریٰ کو تکتی اور جھک جائیں
نظر سے چھپ گیا اب وہ نظارہ یا رسول اللہ

وہ منبر کی بہاریں اور وہ محراب کا جلوہ
ملے گا کب مجھے ایسا نظارہ یا رسول اللہ

تڑپتے ہیں تیرے در کے لیے عشاق اور میں نے
بڑی غفلت میں ہر لمحہ گزارا یا رسول اللہ

یہ آنکھیں رو رہی ہیں اور دل پر غم کا غلبہ ہے
کہ پھر یاد آ گیا روضہ تمہارا یا رسول اللہ

نکما ہے کمینہ ہے عبید قادری لیکن
نہیں یہ بے ادب ہرگز تمہارا یا رسول اللہ

محمد اویس عبید رضا قادری

تری وحشتوں سے اے دِل مجھے کیوں نہ عار آئے

تری وحشتوں سے اے دِل مجھے کیوں نہ عار آئے
تو انہیں سے دور بھاگے جنہیں تجھ پہ پیار آئے

مرے دِل کو درد الفت وہ سکون دے الٰہی
مری بے قراریوں کو نہ کبھی قرار آئے

کھلیں پھول اس پھبن کے کھلیں بخت اِس چمن کے
مرے گل پہ صدقے ہو کر جو کبھی بہار آئے

نہ حبیب سے محبّ کا کہیں ایسا پیار دیکھا
وہ بنے خدا کا پیارا تمہیں جس پہ پیار آئے

مجھے کیا الم ہو غم کا مجھے کیا ہو غم الم کا
کہ علاج غم الم کا مرے غمگسار آئے

جو امیر و بادشاہ ہیں اسی در کے سب گدا ہیں
تمہی شہریار آئے تمہی، تاجدار آئے

حسؔن اُن کا نام لے کر تو پکار دیکھ غم میں
کہ یہ نہیں جو غافل پس انتظار آئے

مولانا حسن رضا بریلوی

محبوب رب اکبر تشریف لا رہے ہیں

محبوب رب اکبر تشریف لا رہے ہیں
آج انبیاء کے سرور تشریف لا رہے ہیں
کیوں ہے فضا معطر کیوں روشنی ہے گھر گھر
اچھا! حبیب داور تشریف لا رہے ہیں
عیدوں کی عید آئی رحمت خدا کی لائی
جو دو سخا کے پیکر تشریف لا رہے ہیں
حوریں لگیں ترانے نعتوں کے گنگنانے
حور و ملک کے افسر تشریف لا رہے ہیں
جو شاہ بحر و بر ہیں نبیوں کے تاجور ہیں
وہ آمنہ ترے گھر تشریف لا رہے ہیں
اے فرشیو مبارک اے عرشیو مبارک
دونوں جہاں کے سرور تشریف لا رہے ہیں
اے بے کسو مبارک اے بے بسو مبارک
اب غمزدوں کے یاور شریف لا رہے ہیں

جھومو، اے بدنصیبو ! ہو جاؤ خوش غریبو

دیکھو غریب پرور تشریف لا رہے ہیں

کیسا ہے پیارا منظر رنگین و روح پرور

ہر ایک سے حسیں تر تشریف لا رہے ہیں

رحمت برس رہی ہے ہر سمت روشنی ہے

دیکھو مہِ منور تشریف لا رہے ہیں

اے بے نواؤ آؤ ' آؤ گداؤ آؤ

وہ آمنہ کے گھر پر تشریف لا رہے ہیں

تیری حلیمہ دائی تقدیر مسکرائی

محبوب حق ترے گھر تشریف لا رہے ہیں

اُمت کے ناز اٹھانے امت کو بخشوانے

اللہ کے پیمبر تشریف لا رہے ہیں

آج ازپئے ولادت جنت ملے گی جنت

مختارِ خلد و کوثر تشریف لا رہے ہیں

وقت ولادت آیا ہے شور مرحبا کا

آجِ آمنہ کے دلبر تشریف لا رہے ہیں

کسریٰ کا قصر شق ہے شیطاں کا رنگ فق ہے
کیونکہ رسول انور تشریف لا رہے ہیں

تعظیم کے لیے اب اے مومنو اٹھو سب
آرامِ جان مضطر تشریف لا رہے ہیں

اپنا غلام کہنے اس اجڑے دِل میں رہنے
کب اے غریب پرور تشریف لا رہے ہیں

اے تشنگان محشر دیکھو کرم کے پیکر
کوثر کا لے کے ساغر تشریف لا رہے ہیں

عطار اب خوشی سے پھولے نہیں سماتے
آج اُن کے میٹھے دلبر تشریف لا رہے ہیں

عطار رکھو ہمت فرمائیں گے شفاعت
دیکھو شفیع محشر تشریف لا رہے ہیں

مولانا محمد الیاس عطار قادری

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

ہے کبھی درود و سلام تو کبھی نعت لب پہ سجی رہی
غم ہجر میں کبھی رو پڑا کبھی حاضری کی خوشی رہی

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

ترا راز عاشق مصطفٰی ' نہ سمجھ میں آ سکا تو بتا
کبھی ترے لب پہ ہنسی رہی کبھی آنسوؤں کی جھڑی رہی

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

تری آنکھ میں جو نمی رہی کلی تیرے دِل کی کھلی رہی
کبھی دِل میں ہوک اٹھی رہی تو نگاہ تیری جھکی رہی

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

مجھے کر دو دیدۂ تر عطا، غم عشق سوز جگر عطا
ہو عطا مدینے میں گھر عطا یہی آرزوئے دلی رہی

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ   کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ   صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

نہیں مجھ کو مال کی آرزو نہ ہی اقتدار کی جستجو
میں تو سائلِ غم عشق ہوں مرے آگے ہیچ شہی رہی

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ   کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ   صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

جسے مل گیا غم مصطفیٰ اسے زندگی کا مزہ ملا
کبھی سیل اشک رواں ہوا، کبھی ''آہ'' دِل میں دبی رہی

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ   کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ   صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

جو نبی کی یاد میں کھو گیا وہ خدائے پاک کا ہو گیا
دو جہان اُس کے سنور گئے اُسے آخرت میں خوشی رہی

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ   کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ   صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

مجھے یا نبی تری دید ہو، تری دید ہو میری عید ہو
تجھے جس نے دیکھا ہزار بار اُسے پھر بھی تشنہ لبی رہ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

مری جاں ہو جسم سے جب جدا ہو نظر میں جلوۂ مصطفیٰ
ہو مدینے میں مرا خاتمہ یہ دعا خدائے غنی رہی

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

مجھے شوق دیں شب و روز دے یہی ولولہ یہی سوز دے
تری سنتیں کروں عام میں، کہ اسی میں تری خوشی رہی

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

تو سگِ مدینہ کو یا خدا غم روز گار سے لے بچا
دے غم مدینہ پئے رضا یہی بس دعائے دلی رہی

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

مولانا محمد الیاس عطا قادری

بہار آ رہی ہے بہار آ رہی ہے

بہار آ رہی ہے بہار آ رہی ہے
خزاں جا رہی ہے خزاں جا رہی ہے

ہے سایہ فگن ہر طرف ابرِ رحمت
زمیں رشک جنت بنی جا رہی ہے

ہے پھولوں سے آراستہ ڈالی ڈالی
مشان دو عالم کو مہکا رہی ہے

مسرت سے شاخوں پہ چہکے عنادل
مبارک ہو فصلِ بہار آ رہی ہے

نہالان گلشن کے پھیلے ہیں دامن
فضا پھول رحمت کے برسا رہی ہے

یہ آمد ہے کس کی کہ رحمت سے جس کی
زمیں رحمتوں سے بھری جا رہی ہے

وہ تشریف لائے ہیں ہم راہ جن کی
بڑی رحمتِ کرد گار آ رہی ہے

ہے چاروں طرف یہی محمود چرچا
سواریٔ محبوب ربّ آ رہی ہے

محمود قادری

آئی پھر یاد مدینے کی رلانے کے لیے

آئی پھر یاد مدینے کی رلانے کے لیے
دل تڑپ اٹھا ہے دربار میں جانے کے لیے

کاش میں اڑتا پھروں خاکِ مدینہ بن کر
اور مچلتا رہوں سرکار کو پانے کے لیے

میرے لجپال نے رسوا نہ کبھی ہونے دیا
جب پکارا ہے انہیں آئے بچانے کے لیے

غم نہیں چھوڑ دے یہ، سارا زمانہ مجھ کو
میرے آقا تو ہیں سینے سے لگانے کے لیے

بخش دی نعت کی دولت مرے آقا نے مجھے
کتنا پیارا ہے وسیلہ اُنہیں پانے کے لیے

پھر میسر مجھے دیدارِ مدینہ ہو گا
وہ بلائیں گے مجھے جلوہ دکھانے کے لیے

یہ تو بس ان کا کرم ہے وہ سن لیتے ہیں
ورنہ یہ لب کہاں فریاد سنانے کے لیے

محمد الیاس عطاری قادری

سن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض

سن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض
یہ عرض ہے حضور بڑے بے نوا کی عرض

اُن کے در پہ ہے یوں بادشاہ کی عرض
جیسے ہو بادشاہ کے در پر گدا کی عرض

غم کی گھٹائیں چھائی ہیں مجھ تیرہ بخت پر
اے مہر سن لے ذرۂ بیدست و پا کی عرض

اے بیکسوں کے حامی و یاور سوا ترے
کس کو غرض ہے کون سنے مبتلا کی عرض

دُکھ میں رہے کوئی یہ گوارا نہیں اُنہیں
مقبول کیوں نہ ہو دِل دردآشنا کی عرض

دامن بھریں گے دولتِ فضل خدا سے ہم
خالی کبھی گئی ہے حسنؔ مصطفٰی کی عرض

حسن رضا بریلوی

ہم نے تقصیر کی عادت کر لی

ہم نے تقصیر کی عادت کر لی
آپ اپنے پہ قیامت کر لی
میں چلا ہی تھا مجھے روک لیا
مرے اللہ نے رحمت کر لی
نارِ دوزخ سے بچایا مجھ کو
مرے پیارے بڑی رحمت کر لی
رکھ دیا سر قدم جاناں پر
اپنے بچنے کی یہ صورت کر لی
نعمتیں ہم کو کھلائیں اور آپ
جَو کی روٹی پہ قناعت کر لی
فاقہ مستوں کو شکم سیر کیا
آپ فاقہ پر قناعت کر لی
اے حسنؔ کام کا کچھ کام کیا
یا یونہی ختم پر رُخصت کر لی

حسن رضا بریلوی

بخت خفتہ نے مجھے روضے پہ جانے نہ دیا

بخت خفتہ نے مجھے روضے پہ جانے نہ دیا
چشم و دِل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا

آہ قسمت مجھے دُنیا کے غموں نے روکا
ہائے تقدیر کہ طیبہ مجھے جانے نہ دیا

شربت دید نے اور آگ لگا دی دِل میں
تپش دِل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا

اب کہاں جائے گا نقشہ ترا مرے دِل سے
تہ میں رکھا ہے اسے دِل نے گمانے نہ دیا

میرے اِعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

نفس بدکار نے دل پہ یہ قیامت توڑی
عمل نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

اور چمکتی سی غزل کوئی پڑھو اے نوری
رنگ اپنا ابھی جمنے شعرا نے نہ دیا

مصطفیٰ رضا نوری

بہارِ جانفزا تم ہو نسیم داستاں تم ہو

بہارِ جانفزا تم ہو نسیم داستاں تم ہو
بہارِ باغ رضواں تم سے ہے زیب جناں تم ہو

حقیقت سے تمہاری جز خدا اور کون واقف ہے
کہے تو کیا کہے کوئی چنیں تم ہو چناں تم ہو

کجا ہم خاک افتادہ کجا تم اے شہ بالا
اگر مثل زمین ہم ہیں تو مثل آسماں تم ہو

یہ کیا میں نے کہا مثل سما تم ہو معاذ اللہ
منزہ مثل سے برتر زہر و ہم و گماں تم ہو

میں بھولا آپ کی رفعت سے نسبت ہی ہمیں کیا ہے
وہ کہنے بھر کی نسبت تھی کہاں ہم ہیں کہاں تم ہو

میں بیکس ہوں میں بے بس ہوں مگر کس کا تمہارا ہوں
تہہ دامن مجھے لے لو پناہِ بے کساں تم ہو

ہمیں اُمید ہے روزِ قیامت ان کی رحمت سے
کہ فرمائیں ادھر آؤ نہ مایوس از جناں تم ہو

ستم کارو، خطا کارو، سیہ کارو، جفا کارو
ہمارے دامنِ رحمت میں آ جاؤ کہاں تم ہو
تمہارے ہوتے ساتے دردِ دُکھ کس سے کہوں پیارے
شفیع عاصیاں تم ہو وکیل مجرماں تم ہو
ریاضت کے یہی دِن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت
جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نوری جواں تم ہو
فقط نسبت کا جیبہ ہوں حقیقی نوری ہو جاؤں
مجھے جو دیکھے کہہ اُٹھے میاں نوری میاں تم ہو

مصطفیٰ رضا نوری

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو
پھر دکھا دے وہ رُخ اے مہر فروزاں ہم کو
دیر سے آپ میں آنا نہیں ملتا ہے ہمیں
کیا ہی خودِ رفتہ کیا جلوۂ جاناں ہم کو
کاش آویزۂ قندیل مدینہ ہو وہ دل
جس کی سوزش نے کیا رشک چراغاں ہم کو
شمع طیبہ سے میں پروانہ رہوں کب تک دور
ہاں جلا دے شررِ آتش پنہاں ہم کو
خوف ہے شمع خراشیٔ سگ طیبہ کا
ورنہ کیا یاد نہیں نالۂ افغاں ہم کو
پاؤں غربال ہوئے راہِ مدینہ نہ ملی
اے جنوں اب تو ملے رخصت زنداں ہم کو
میرے ہر زخمِ جگر سے یہ نکلتی ہے صدا
اے ملیح عربی کر دے نمک داں ہم کو

چاک داماں نہ تھک جائیو اے دست جنوں
پرزے کرنا ہے ابھی جیب و گریباں ہم کو

پردہ اس چہرۂ انور سے اٹھا کر اِک بار
اپنا آئینہ بنا اے مہِ تاباں ہم کو

نیّر حشر نے اک آگ لگا رکھی ہے
تیز ہے دھوپ ملے سایۂ داماں ہم کو

اے رضا وصف رُخ پاک سنانے کے لئے
نذر دیتے ہیں چمن مرغ غزل خواں ہم کو

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے
مئے عشق بھی پلانا مدنی مدینے والے
مری آنکھ میں سمانا مدنی مدینے والے
بنے دِل ترا ٹھکانہ مدنی مدینے والے
تری جب کہ دید ہو گی جبھی میری عید ہو گی
مرے خواب میں تم آنا مدنی مدینے والے
مجھے سب ستا رہے ہیں مرا دل دکھا رہے ہیں
تمہی حوصلہ بڑھانا مدنی مدینے والے
مرے سب عزیز چھوٹے سبھی یار بھی تو روٹھے
کہیں تم نہ روٹھ جانا مدنی مدینے والے
میں اگرچہ ہوں کمینہ ترا ہوں شہہ مدینہ
مجھے سینے سے لگانا مدنی مدینے والے
ترے در سے شاہ بہتر ترے آستاں سے بڑھ کر
ہے بھلا کوئی ٹھکانہ مدنی مدینے والے

ترا تجھ سے ہوں سوالی شہا پھیرنا نہ خالی
مجھے اپنا تم بنانا مدنی مدینے والے

یہ مریض مر رہا ہے ترے ہاتھ میں شفا ہے
اے طبیب جلد آنا مدنی مدینے والے

تو ہی انبیاء کا سرور تو ہی دو جہاں کا یاور
تو ہی رہبر زمانہ مدنی مدینے والے

تو خدا کے بعد بہتر! ہے سبھی سے میرے سرور
ترا ہاشمی گھرانہ مدنی مدینے والے

تری فرش پر حکومت تری عرش پر حکومت
تو شہنشہ زمانہ مدنی مدینے والے

کہوں کس سے آہ! جا کر سنے کون میرے دلبر
مرے درد کا فسانہ مدنی مدینے والے

میں غریب بے سہارا کہاں اور ہے گزارا
مجھے آپ ہی نبھانا مدنی مدینے والے

یہ کرم بڑا کرم ہے ترے ہاتھ میں بھرم ہے
سر حشر بخشوانا مدنی مدینے والے

کبھی جو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی
ترا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے

ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا
کبھی ہاتھ کا سرہانہ مدنی مدینے والے

تیری سادگی پہ لاکھوں تیری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے

ملے نزع میں بھی راحت رہوں قبر میں سلامت
تو عذاب سے بچانا مدنی مدینے والے

اے شفیع روزِ محشر ہے گنہ کا بوجھ سر پر
میں پھنسا مجھے بچانا مدنی مدینے والے

گھپ اندھیری قبر میں جب مجھے چھوڑ کر چلیں سب
مری قبر جگمگانا مدنی مدینے والے

مرے شاہ وقت رخصت مجھے میٹھا میٹھا شربت
تری دید کا پلانا مدنی مدینے والے

شہا تشنگی بڑی ہے یہاں دھوپ بھی کڑی ہے
شہ حوض کوثر آنا مدنی مدینے والے

مجھے آفتوں نے گھیرا ہے مصیبتوں کا ڈیرا
یانبی مدد کو آنا مدنی مدینے والے

ترے نام پر ہو قرباں مری جان جانِ جاناں
ہو نصیب سر کٹانا مدنی مدینے والے

مرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ
انہیں خلد میں بسانا مدنی مدینے والے

مری آنے والی نسلیں ترے عشق میں ہی مچلیں
انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

ترے غم میں کاش عطارؔ رہے ہر گھڑی گرفتار
غمِ مال سے بچانا مدنی مدینے والے

مولانا محمد الیاس عطار قادری

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے کتنی ملی خیرات نہ پوچھو

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے کتنی ملی خیرات نہ پوچھو
ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

کنت کنزاً راز مشیت جلوۂ اسریٰ نورِ ہدایت
جگمگ جگمگ دونوں عالم کیسی ہے وہ ذات نہ پوچھو

عشق نبی کونین کی دولت عشق نبی بخشش کی ضمانت
اس سے بڑھ کر دستِ طلب میں ہے بھی کوئی سوغات نہ پوچھو

رشک جناں طیبہ کی گلیاں ہر ذرہ فردوس بداماں
چاروں طرف انوار کا عالم رحمت کی برسات نہ پوچھو

ظاہر میں تسکین دِل و جاں باطن میں معراج دل و جاں
نام نبی پھر نام نبی ہے نام نبی کی بات نہ پوچھو

حال اگر کچھ اپنا سنایا اُن کے کرم کا شکوہ ہو گا
میں اپنے حالات میں خوش ہوں مجھ سے مرے حالات نہ پوچھو

خالد میں صرف اتنا کہوں گا جاگ اُٹھا اشکوں کا مقدر
یادِ نبی میں روتے روتے کیسے کٹی ہے رات نہ پوچھو

خالد محمود خالدؔ

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

نور آ گیا بولو نور آ گیا نور آ گیا بولو نور آ گیا
صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
نور آ گیا بولو نور آ گیا نور آ گیا بولو نور آ گیا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بوہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
نور آ گیا بولو نور آ گیا نور آ گیا بولو نور آ گیا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
نور آ گیا بولو نور آ گیا نور آ گیا بولو نور آ گیا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
نور آ گیا بولو نور آ گیا نور آ گیا بولو نور آ گیا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
نور آگیا بولو نور آگیا نور آگیا بولو نور آگیا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا
نور آگیا بولو نور آگیا نور آگیا بولو نور آگیا

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
نور آگیا بولو نور آگیا نور آگیا بولو نور آگیا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
نور آگیا بولو نور آگیا نور آگیا بولو نور آگیا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا
نور آگیا بولو نور آگیا نور آگیا بولو نور آگیا

قبر انور کہیے یا قصرِ معلّٰی نور کا
چرخ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نور کا

نور آگیا بولو نور آگیا نور آگیا بولو نور آگیا

وصفِ رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا

قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا

نور آگیا بولو نور آگیا نور آگیا بولو نور آگیا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا

سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

نور آگیا بولو نور آگیا نور آگیا بولو نور آگیا

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیض نور ہے

ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

نور آگیا بولو نور آگیا نور آگیا بولو نور آگیا

نور آگیا بولو نور آگیا نور آگیا بولو نور آگیا

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے
اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا
گود میں عالمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ
گلبنِ باغِ نور کی اور ہی کچھ اٹھان ہے
اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا
خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تو تو ہے عبدِ مصطفیٰ
تیرے لیے امان ہے تیرے لیے امان ہے
اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تم ہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے
بشیر کہیے نذیر کہیے انہیں سراج منیر کہیے
جو سر بسر ہے کلامِ ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس اُن کی نسبت مرا تو اک آسرا یہی ہے
انہی کے در سے خدا ملا ہے انہی سے اُس کا پتہ چلا ہے
وہ آئینہ جو خدا نما ہے جمالِ حسنِ حضور ہی ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو مرادِ قلبِ خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
یہی ہے خالد اساسِ رحمت یہی ہے خالد بنائے عظمت
نبی کا عرفان زندگی ہے نبی کا عرفان بندگی ہے

خالد محمود خالد

مجھ کو درپیش ہے پھر مبارک سفر قافلہ پھر مدینے کا تیار ہے

مجھ کو درپیش ہے پھر مبارک سفر قافلہ پھر مدینے کا تیار ہے
نیکیوں کا نہیں کوئی توشہ فقط میری جھولی میں اشکوں کا اک ھار ہے

کوئی سجدوں کی سوغات ہے نہ کوئی زہد و تقویٰ مرے پاس سرکار ہے
چل پڑا ہوں مدینے کی جانب مگر ہائے سر پر گناہوں کا انبار ہے

جرم و عصیاں پہ اپنے لجاتا ہوا اور اشک ندامت بہاتا ہوا
تیری رحمت پہ نظریں جماتا ہوا در پہ حاضر یہ تیرا گنہگار ہے

تیرا ثانی کہاں شاہ کون و مکاں مجھ سا عاصی بھی اُمت میں ہو گا کہاں
تیرے عفو و کرم کا شہہ دو جہاں کیا کوئی مجھ سے بڑھ کر بھی حق دار ہے

دو تڑپنے کا آقا قرینہ مجھے دے دو خستہ جگر چاک سینہ مجھے
چشم تر دے دو شاہِ مدینہ مجھے تیرے غم کا یہ بندہ طلبگار ہے

ٹھوکریں در بدر کب تلک کھاؤں میں پھر مدینے مقدر سے جب آؤں میں
کاش قدموں میں سرکار مر جاؤں میں یا نبی یہ تمنائے عطار ہے

محمد الیاس عطار قادری

زہے قسمت مدینے جارہا ہوں

زہے قسمت مدینے جارہا ہوں
سعادت کیسی اعلیٰ پا رہا ہوں
بلاوا آ گیا طیبہ نگر سے
جھکائے سر میں بڑھتا جا رہا ہوں
مرے یارو ذرا مجھ کو سنبھالو
خوشی میں، میں تو اڑتا جا رہا ہوں
پلانا شربتِ دیدار ساقی
فقط یہ عرض لے کر آ رہا ہوں
نہ کیوں جھوموں مقدر پہ میں اپنے
کہ رمضانِ مدینہ پا رہا ہوں

محمد اویس عبید رضا

جب وہ دِل کے قریب ہوتے ہیں

جب وہ دِل کے قریب ہوتے ہیں
وہ بھی عالم عجیب ہوتے ہیں

فیض یاب اُن کے آستانے سے
کیسے کیسے غریب ہوتے ہیں

جو حبیبِ خدا کے ہو جائیں
وہ خدا کے حبیب ہوتے ہیں

جن کو ہوتی ہے اُن کی دید نصیب
اُن کے کیسے نصیب ہوتے ہیں

اُن مریضوں کا پوچھنا کیا ہے
آپ جن کے طبیب ہوتے ہیں

دور رہ کر بھی اُن کے دیوانے
اُن سے کتنے قریب ہوتے ہیں

اے منوّر غریب اُس در کے
نام ہی کے غریب ہوتے ہیں

منور بدایونی

آتے ہیں دیکھو والیٔ امت خوش آمدید

آتے ہیں دیکھو والیٔ امت خوش آمدید
سرکار کی ہے آج ولادت خوش آمدید

عرش بریں سے فرشِ زمیں تک ہے روشنی
کہہ دو طلوع ماہِ رسالت خوش آمدید

اخلاق کے چراغ تمدن کی چاندنی
لے آئے آج ماہِ نبوت خوش آمدید

نظر حبیب کر دو درودوں کی ڈالیاں
بھیجو سلام عشق محبت خوش آمدید

جنت تمہارے پاس ہے نعمت تمہارے پاس
تم ہو امین ورحمت و برکت خوش آمدید

جشن ولادت شہہ جن و بشر ہے آج
مولود کی ہے صبح سعادت خوش آمدید

آیا جہاں میں آج اُجاگر وہ نور پاک
نبیوں نے دی تھی جس کی بشارت خوش آمدید

نثار علی اجاگرؔ

آج آئے نبیوں کے سردار مرحبا

آج آئے نبیوں کے سردار مرحبا
مرحبا اے قافلہ سالار مرحبا
مرحبا اے منبعٔ انوار مرحبا
مرحبا اے واقفِ اسرار مرحبا
آمنہ کے دلبر و دِلدار مرحبا
مرحبا اے محبوب غفار مرحبا
مرحبا آقا شہہ ابرار مرحبا
مرحبا آقا میرے منٹھار مرحبا
شاد ہو کے آمد خیر الوریٰ پہ آج
غم کے مارے بول اٹھے غم خوار مرحبا
سبز پرچم ہاتھ میں لہرا کے سب بولو
مکی مدنی اے عربی سردار مرحبا
جھومتا ہے وجد میں کعبہ خوشی سے آج
کہہ رہے ہیں گنبد و مینار مرحبا

سرکار کی آمد مرحبا　　سردار کی آمد مرحبا
مختار کی آمد مرحبا　　منٹھار کی آمد مرحبا
دِلدار کی آمد مرحبا　　سالار کی آمد مرحبا

بس گئی ہے وادیٔ جاں میں نئی مہک
تیری آمد پر شہہ ابرار مرحبا

دو عبید بے ہنر کو نعت کا شعور
کر رہا ہے پیار سے تکرار مرحبا

سرکار کی آمد مرحبا　　دلدار کی آمد مرحبا
منٹھار کی آمد مرحبا　　سردار کی آمد مرحبا
سالار کی آمد مرحبا　　مختار کی آمد مرحبا

اھلاً و سھلاً مرحبا اھلاً و سھلاً مرحبا
اھلاً و سھلاً مرحبا اھلاً و سھلاً مرحبا
آج آئے نبیوں کے سردار مرحبا

محمد اویس عبید رضا قادری

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ
ہمیں جان و دِل سے ہے پیارا مدینہ

سہانا سہانا دل آرا مدینہ
ہر عاشق کی آنکھوں کا تارا مدینہ

یہ ہر عاشق مصطفیٰ کہہ رہا ہے
ہمیں تو ہے جنت سے پیارا مدینہ

یہ رنگیں فضائیں یہ مہکی ہوائیں
معطر معنبر ہے سارا مدینہ

مدینے کے جلووں کے قربان جاؤں
ہے قدرت نے کیسا سنوارا مدینہ

بلا لیجئے اب تو قدموں میں آقا
دکھا دیجئے اب تو پیارا مدینہ

ضیاء و پیر و مرشد کے صدقے میں آقا
یہ عطار آئے دوبارہ مدینہ

حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری

مرحبا صد مرحبا کی گونج ہے

مرحبا صد مرحبا کی گونج ہے
ہر طرف اُن کی ثناء کی گونج ہے
گونجتا ہے آسمانوں پر یہی
نعرۂ صل علیٰ کی گونج ہے
خوش ہوئے نعت نبی ہے چار سو
اور صدائے مصطفیٰ کی گونج ہے
گھر میں کیوں نہ چاندنی اترے مرے
گھر میں ذکرِ مصطفیٰ کی گونج ہے
مدحت سرکار کے دف بج اٹھے
ہر گلستاں میں ثنا کی گونج ہے
آج ہے سب کی صدا خوش آمدید
مرحبا یا مصطفیٰ کی گونج ہے

گونج گونج اٹھیں ترانے نعت کے
ہر صدی میں اِس ثنا کی گونج ہے
ہر صحیفے میں حوالہ آپ کا
آمد خیر الوریٰ کی گونج ہے
آج عیدی میں دو علم و آگہی
گونج ہے تیری عطا کی گونج ہے
بھیک ملتی ہے سبھی کشکول میں
تیرے ہی جود و سخا کی گونج ہے
کس کی آمد ہے اُجاگر دہر میں
مرحبا صد مرحبا کی گونج ہے

نثار علی اجاگر

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عرش کی عقل دنگ، ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مراد اب کدھر ہائے ترا مکاں ہے

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہان ہے

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ تازہ دھوم دھام
کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

گود میں عالمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ
گلبن باغ نور کی اور ہی کچھ اٹھان ہے
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
تجھ سا سیاہ کار کون اُن سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھی بھول جائیں دِل یہ ترا گمان ہے
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اعلیٰ حضرتؒ

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینہ پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو

گر وقتِ اجل سر تری چوکھٹ پہ جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدہ میں ادا ہو

موقوف نہیں صبح قیامت ہی پہ یہ عرض
جب آنکھ کھلے سامنے تو جلوہ نما ہو

فردوس کے باغوں سے ادھر مل نہیں سکتا
جو کوئی مدینہ کے بیاباں میں گما ہو

دیکھا انہیں محشر میں تو رحمت نے پکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

دے ڈالیے اپنے لب جاں بخش کا صدقہ
اے چارۂ دِل درد حسنؔ کی بھی دوا ہو

حسن رضا بریلوی

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ
جب تلک یہ چاند تارے جھلملاتے جائیں گے
تب تلک جشن ولادت ہم مناتے جائیں گے
نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ
اُن کے عاشق نور کی شمعیں جلاتے جائیں گے
جب کہ حاسد بلبلاتے گڑ گڑاتے جائیں گے
نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

چار جانب ہم دیئے گھی کے جلاتے جائیں گے
گھر کو گھر سارے محلے کو سجاتے جائیں گے
نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

سرکار کی آمد مرحبا　　دلدار کی آمد مرحبا
مختار کی آمد مرحبا　　منٹھار کی آمد مرحبا
سردار کی آمد مرحبا　　سالار کی آمد مرحبا
جھوم کے بولو مرحبا　　لب چوم کے بولو مرحبا
نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

صبح صادق ہو گئی سب آمنہ کے گھر چلو
نور کی برسات ہو گی ہم نہاتے جائیں گے
آمنہ کے گھر میں آقا کی ولادت ہو گئی
خوب جھومو اہلِ ایماں عید میلاد النبی
آؤ دیوانو چلو سب آمنہ کے گھر چلیں
نور سے بھر لائیں داماں عید میلاد النبی
خوب جھومو اے گنہگارو تمہاری عید ہے
ہو گیا بخشش کا سامان عید میلاد النبی
غم کے مارو بے سہارو بس تمہاری عید ہے
ہو گیا راحت کا ساماں عید میلاد النبی
بے قرارو اور دلفگارو بس تمہاری عید ہے
کیوں ہو حیران و پریشان عید میلاد النبی
غم نصیبو! بس غموں کا دور اندھیرا ہو گیا
تم مناؤ خوب خوشیاں عید میلاد النبی
عید میلاد النبی تو عیدوں کی بھی عید ہے
بالیقیں ہے عید عیداں عید میلاد النبی

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

سرکار کی آمد مرحبا دلدار کی آمد مرحبا
مختار کی آمد مرحبا منٹھار کی آمد
سالار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

مرادیں مل رہی ہیں شاد شاد اُن کا سوالی ہے

مرادیں مل رہی ہیں شاد شاد اُن کا سوالی ہے
لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضے کی جالی ہے

تیری صورت تیری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیل بے مثالی ہے

بشر ہو یا ملک جو ہے ترے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے تیرا دربار عالی ہے

تمہارا قامت یکتا ہے اکا بزم وحدت کا
تمہاری ذات بے ہمتا مثال بے مثالی ہے

وہ ہیں اللہ والے جو تجھے والی کہیں اپنا
کہ تو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے

سہارے نے تیرے گیسو کے پھیرا ہے بلاؤں کو
اشارے نے ترے ابرو کے آئی موت ٹالی ہے

فقیرو بے نواؤ اپنی اپنی جھولیاں بھر لو
کہ باڑا بٹ رہا ہے فیض سرکار عالی ہے

نکالا کب کسی کو بزمِ فیض عام سے تم نے
نکالی ہے تو آنے والوں کی حسرت نکالی ہے
فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے
خدا شاہد کہ روزِ حشر کا کھٹکا نہیں رہتا
مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے
نہیں محشر میں جس کو دسترس آقا کے دامن تک
بھرے بازار میں اُس بے نوا کا ہاتھ خالی ہے
شرف مکہ کی بستی کو ملا طیبہ کی بستی سے
نبی والی ہی کے صدقہ میں وہ اللہ والی ہے
حسنؔ کا درد دُکھ موقوف فرما کر بحالی دو
تمہارے ہاتھ میں دنیا کی موقوفی بحالی ہے

مولانا حسن رضا بریلوی

رنگ چمن پسند نہ پھولوں کو بو پسند

رنگ چمن پسند نہ پھولوں کو بو پسند
صحرائے طیبہ ہے دِل بلبل کو تو پسند

اپنا عزیز وہ ہے جسے تو عزیز ہے
ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تو پسند

کیونکر نہ چاہیں تیری گلی میں ہوں مٹ کے خاک
دنیامیں آج کس کو نہیں آبرو پسند

قل کہہ کر اپنی بات بھی لب سے ترے سنی
اللہ کو ہے اتنی تری گفتگو پسند

حور و فرشتہ جن و بشر سب نثار ہیں
ہے دو جہاں میں قبضہ کیے چار سو پسند

اُن کے گنہگار کی اُمید عفو کو
پہلے کرے گی آیت لَا تَقْنَطُوْا بسند

ہے خواہش وصال دریار حسؔن
آئے نہ کیوں اکثر کو مری آرزو پسند

جھوم کر سارے پکارو مرحبا یا مصطفیٰ

جھوم کر سارے پکارو مرحبا یا مصطفیٰ
چوم کر لب کہہ دو یارو مرحبا یا مصطفیٰ
کہہ کرائے عصیاں شعار و مرحبا یا مصطفیٰ
بگڑی قسمت کو سنوارو مرحبا یا مصطفیٰ
مفلسو غربت کے مارو مرحبا یا مصطفیٰ
کہہ کے دامن کو پسارو مرحبا یا مصطفیٰ
تم بھی کہہ دو مالدارو مرحبا یا مصطفیٰ
بادشاہو نامدارو مرحبا یا مصطفیٰ
سب پکارو بے قرارو مرحبا یا مصطفیٰ
کہہ دو اے فرقت کے مارو مرحبا یا مصطفیٰ
کہہ دو رنج وغم کے مارو مرحبا یا مصطفیٰ
آؤ ہمت اب نہ ہارو مرحبا یا مصطفیٰ
سب پکارو دلفگارو مرحبا یا مصطفیٰ
اے یتیمو ! بے سہارو مرحبا یا مصطفیٰ

کہہ دو اے سجدہ گذار و مرحبا یا مصطفیٰ
تم بھی کہہ دو روزہ دارو مرحبا یا مصطفیٰ
کہہ دو کعبے کے مینارو مرحبا یا مصطفیٰ
سبز گنبد کے نظارو مرحبا یا مصطفیٰ
تم بھی کہہ دو خار زار و مرحبا یا مصطفیٰ
باغِ عالم کی بہارو مرحبا یا مصطفیٰ
کیوں نہیں کہتے ہو پیارو مرحبا یا مصطفیٰ
کہہ بھی دو نہ اب دلدارو مرحبا یا مصطفیٰ
تم بھی کہہ دو رہگزاروں مرحبا یا مصطفیٰ
مہکے پھولو اور خارو مرحبا یا مصطفیٰ
کہہ دو دریا کے کنارو مرحبا یا مصطفیٰ
بحر کے اے تیز دھارو مرحبا یا مصطفیٰ
دھوم ہے عطار ہر سو شاہ کے میلاد کی
جھوم کر تم بھی پکارو مرحبا یا مصطفیٰ

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی

نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے
چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں کون جلوہ نما آج کی رات ہے
عرش پر دھوم ہے فرش پر دھوم ہے وہ بد بخت جو آج محروم ہے
پھر یہ آئے گی شب کس کو معلوم ہے ہم پہ لطف خدا آج کی رات ہے
مومنو آج گنج سخا لوٹ لو، لوٹ لو اے مریضو شفا لوٹ لو
عاصیو رحمتِ مصطفیٰ لوٹ لو بابِ رحمت کھلا آج کی رات ہے
ابرِ رحمت ہیں محفل پہ چھائے ہوئے آسماں سے ملائک ہیں آئے ہوئے
خود محمد ﷺ ہیں تشریف لائے ہوئے کس قدر جاں فزا آج کی رات ہے
مانگ لو مانگ لو چشم تر مانگ لو دردِ دِل اور حسن نظر مانگ لو
کملی والے کی نگری میں گھر مانگ لو مانگنے کا مزا آج کی رات ہے
اِس طرف نور ہے اُس طرف نور ہے سارا عالم مسرت سے معمور ہے
جس کو دیکھو وہی آج مسرور ہے مہک اٹھی فضا آج کی رات ہے
وقت لائے خدا سب مدینے چلیں لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں
سب کے منزل کی جانب سفینے چلیں میری صائم دُعا آج کی رات ہے

الحاج صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ

میرے دِل میں ہے یادِ محمد میرے ہونٹوں پہ ذکرِ مدینہ

میرے دِل میں ہے یادِ محمد میرے ہونٹوں پہ ذکرِ مدینہ
تاجدارِ حرم کے کرم سے آ گیا زندگی کا قرینہ
دل شکستہ ہے میرا تو کیا غم اِس میں رہتے ہیں شاہِ دو عالم
جب سے مہماں ہوئے ہیں وہ دِل میں دِل مرا بن گیا ہے مدینہ
میں غلامِ غلامانِ احمد میں سگِ آستانِ محمد ﷺ
قابلِ فخر ہے موت میری قابلِ رشک ہے میرا جینا
ہر خطا پر مری چشم پوشی ہر طلب پر عطاؤں کی بارش
مجھ گنہگار پر کس قدر ہیں مہرباں تاجدارِ مدینہ
مجھ کو طوفاں کی موجوں کا کیا ڈر وہ گزر جائے گا رخ بدل کر
ناخدا ہیں مرے جب محمد ﷺ کیسے ڈوبے گا میرا سفینہ
ان کے چشمِ کرم کی عطا ہے میرے سینے میں اُن کی ضیاء ہے
یادِ سلطانِ طیبہ کے صدقے مرا سینہ ہے مثلِ نگینہ
دولتِ عشق سے دِل غنی ہے میری قسمت ہے رشکِ سکندر
مدحتِ مصطفیٰ کی بدولت مل گیا مجھے یہ خزینہ

سکندر لکھنوی

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو

یہ کیوں کہوں مجھ کو یہ عطا ہو یہ عطا ہو
وہ دو کہ ہمیشہ مرے گھر بھر کا بھلا ہو

جس بات میں مشہور جہاں ہے لبِ عیسیٰ
اے جانِ جہاں وہ تری ٹھوکر سے ادا ہو

یوں جھک کے ملے ہم سے کمینوں سے وہ جس کو
اللہ نے اپنے ہی لیے خاص کیا ہو

مٹی نہ ہو برباد پس مرگِ الٰہی
جب خاک اڑے میری مدینے کی ہوا ہو

منگتا تو ہیں منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دے
جس کو مرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

شاباش حسنؔ اور چمکتی سی غزل پڑھ
دل کھول کہ آئینہ ایماں کی جلا ہو

مولانا حسن رضا بریلوی

جشن آمد رسول اللہ ہی اللہ

جشن آمد رسول اللہ ہی اللہ
بی بی آمنہ کے پھول اللہ ہی اللہ
اللہ ہی اللہ کہو اللہ ہی اللہ

جب کہ سرکار تشریف لانے لگے
حور و غلماں بھی خوشیاں منانے لگے
ہر طرف نور کی روشنی چھا گئی
مصطفیٰ کیا ملے زندگی مل گئی
اے حلیمہ تیری گود میں آ گئے
دونوں عالم کے رسول اللہ ہی اللہ
اللہ ہی اللہ کہو اللہ ہی اللہ

چہرۂ مصطفیٰ جب کہ دیکھا گیا
جھک گئے تارے اور چاند شرما گیا
آمنہ دیکھ کر مسکرانے لگیں
حوا مریم بھی خوشیاں منانے لگیں
آمنہ بی بی سب سے یہ کہنے لگیں

دعا ہو گئی قبول اللہ ہی اللہ
اللہ ہی اللہ کہو اللہ ہی اللہ

شادیانے خوشی کے بجائے گئے
شادی کے نغمے سب کو سنائے گئے
ہر طرف شورِ صلِ علیٰ ہو گیا
آج پیدا حبیبِ خدا ہو گیا
پھر تو جبریل نے بھی یہ اعلان کیا

یہ خدا کے ہیں رسول اللہ ہی اللہ
اللہ ہی اللہ کہو اللہ ہی اللہ

اُن کا سایہ زمیں پر نہ پایا گیا
نور سے نور دیکھو جدا نہ ہوا
ہم کو عابد نبی پر بڑا ناز ہے
کیا بھلا میرے آقا کا انداز ہے
جس نے رُخ پر ملی وہ شفا پا گیا

خاکِ طیبہ تیری دھول اللہ ہی اللہ
اللہ ہی اللہ کہو اللہ ہی اللہ

عابد بریلوی

یارب محمد ﷺ میری تقدیر جگا دے

یارب محمد ﷺ میری تقدیر جگا دے
صحرائے مدینہ مجھے آنکھوں سے دکھا دے

پیچھا مرا دنیا کی محبت سے چھڑا دے
یا رب مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے

روتا ہوا جس دم میں دریا پہ پہنچوں
اُس وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا دے

دل عشق محمد ﷺ میں تڑپتا رہے ہر دم
سینے کو مدینہ مرے اللہ بنا دے

بہتی رہے ہر وقت جو سرکار کے غم میں
روتی ہوئی وہ آنکھ مجھے میرے خدا دے

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں
مدفن میرا محبوب کے قدموں میں بنا دے

عطار سے محبوب کی سنت کی لے خدمت
ڈنکا یہ تیرے دین کا دنیا میں بجا دے

مولانا محمد الیاس عطار قادری

نزدیک آرہا ہے رمضان کا مہینہ

نزدیک آ رہا ہے رمضان کا مہینہ
ساحل سے حاجیوں کا پھر آ لگا سفینہ

آقا نہ ٹوٹ جائے یہ دِل کا آبگینہ
اب کی برس بھی مولیٰ رہ جاؤں میں کہیں نا

دل رو رہا ہے جن کا آنسو چھلک رہے ہیں
اُن عاشقوں کا صدقہ بلوایئے مدینہ

بے تاب ہو رہا ہے طیبہ کی حاضری کو
عاشق تڑپ رہا ہے اور پھٹ رہا ہے سینہ

روضے کو دیکھنے کو آنکھیں ترس رہی ہیں
اے والیٔ مدینہ ! اب تو بلایئے نہ

رنگینیٔ جہاں سے دِل ٹوٹ جائے میرا
یارب مجھے بنادے تو عاشقِ مدینہ

عطّار کی حضوری کی آرزو ہو پوری
ہو جائے دور دوری اے والیٔ مدینہ

مولانا محمد الیاس عطار قادری

کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی میرے آقا نے عزت بچالی

کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی میرے آقا نے عزت بچالی
فردِ عصیاں مری مجھ سے لے کر کالی کملی میں اپنی چھپالی

وہ عطا پر عطا کرنے والے اور ہم بھی نہیں ٹلنے والے
جیسی ڈیوڑھی ہے ویسے بھکاری جیسا داتا ہے ویسے سوالی

میں گدا ہوں مگر کس کے در کا وہ جو سلطان کون و مکاں ہیں
یہ غلامی بڑی مستند ہے میرے سر پر ہے تاجِ بلالی

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں زندگی جیسے بجھ سی گئی ہے
گھر کے اندر فضا سونی سونی گھر کے باہر سماں خالی خالی

میری عمرِ رواں بس ٹھہر جا اب سفر کی ضرورت نہیں ہے
اُن کے قدموں میں میری جبیں ہے اور ہاتھوں میں روضے کی جالی

میں فقط نام لیوا ہوں اُن کا اُن کی توصیف میں کیا کروں گا
میں نہ اقبالؔ خسرو نہ سعدیؔ میں نہ قدسیؔ نہ جامیؔ نہ حالیؔ

پروفیسر اقبال عظیم

یا محمد نور مجسم یا حبیبی یا مولائی

یا محمد نور مجسم یا حبیبی یا مولائی
تصویر کمال محبت تنویر جمال خدائی

تیرا وصف بیاں ہو کس سے تیری کون کرے گا بڑائی
اس گرد سفر میں گم ہے جبریل امیں کی رسائی

تیری ایک نظر کے طالب تیرے ایک سخن پہ قرباں
یہ سب تیرے دیوانے یہ سب تیرے شیدائی

یہ رنگِ بہار گلشن یہ گل اور گل کا جوبن
تیرے نور قدم کا دھوون اِس دھوون کی رعنائی

ما اجملک تیری صورت ما احسنک تیری سیرت
ما اکملک تیری عظمت تیری ذات میں گم میں خدائی

اے مظہر شان جمالی اے خواجۂ بندہ عالی
مجھے حشر میں کام آ جائے میرا ذوق سخن آرائی

تو رئیس روزِ شفاعت تو امیر لطف و عنایت
ہے ادیب کو تجھ سے نسبت یہ غلام ہے تو آقائی

سید حسین علی ادیب رائے پوری

کرم پھر رسول خدا کیجیے گا

کرم پھر رسول خدا کیجیے گا
مجھے پھر مدینے بلا لیجئے گا

پھروں جس میں آرام سے رات دن میں
وہ گلیاں مجھے پھر دکھا دیجئے گا

جئوں میں جہاں تک پیوں آبِ زر گا
مروں آبِ کوثر پلا دیجئے گا

جو تھا عشقِ مرشد میں خسرو نے دیکھا
وہ منظر مجھے بھی دیکھا دیجئے گا

مرے جب کہ یوسفؔ تو آپ اُس کی آقا
نمازِ جنازہ پڑھا دیجئے گا

یوسف صاحب

صل علیٰ نبینا صل علیٰ محمد

صل علیٰ نبینا صل علیٰ محمد صل شفیعنا صل علیٰ محمدٍ

مجھ پہ مولا کا کرم ہے اُن کی نعتیں پڑھتا ہوں
دامن اپنارب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں

میں صدقے یارسول اللہ میں صدقے یا حبیب اللہ

دھوم اُن کی نعت خوانی کی مچاتے جائیں گے
یارسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے
نعت خوانی موت بھی ہم سے چھڑا سکتی نہیں
قبر میں بھی مصطفیٰ کے گیت گاتے جائیں گے

مجھ پہ مولا کا کرم ہے اُن کی نعتیں پڑھتا ہوں
دامن اپنارب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں

میں صدقے یارسول اللہ میں صدقے یا حبیب اللہ

کتنا بڑا ہے مجھ پہ یہ احسانِ مصطفیٰ
کہتے ہیں لوگ مجھ کو ثناخوانِ مصطفیٰ

مجھ پہ مولا کا کرم ہے اُن کی نعتیں پڑھتا ہوں
دامن اپنارب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں

میں صدقے یارسول اللہ میں صدقے یا حبیب اللہ

میرے بخشش پاس اپنے کچھ نہیں اس کے سوا
عمر بھر نعتیں سنیں گے اور سناتے جائیں گے
نعت خوانی کا نشہ نس نس میں ایسا چھا گیا
قبر میں بھی گیت بیدم مصطفیٰ کے گائیں گے

مجھ پہ مولا کا کرم ہے اُن کی نعتیں پڑھتا ہوں
دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
میں صدقے یا رسول اللہ میں صدقے یا حبیب اللہ

کوئی گفتگو ہو لب پر تیرا نام آ گیا ہے
ترا ذکر کرتے کرتے یہ مقام آ گیا ہے
جسے پی کر شیخ سعدیؒ بلغ العلیٰ پکارے
بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہٖ صلو علیہ و آلہٖ
میرے دست ناتواں میں وہی جام آ گیا ہے

مجھ پہ مولا کا کرم ہے اُن کی نعتیں پڑھتا ہوں
دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
میں صدقے یا رسول اللہ میں صدقے یا حبیب اللہ

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

غور تو کر سرکار کی تجھ پہ کتنی خاص عنایت ہے
کوثر تو ہے ان کا ثنا خواں یہ معمولی بات نہیں

مجھ پہ مولا کا کرم ہے اُن کی نعتیں پڑھتا ہوں
دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
میں صدقے یا رسول اللہ میں صدقے یا حبیب اللہ

تیرا وصف بیاں ہو کس سے تیری کون کرے گا بڑائی
اس گرد سفر میں گم ہے جبریل امیں کی رسائی
اے رضا خود صاحب قرآں ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

مجھ پہ مولا کا کرم ہے اُن کی نعتیں پڑھتا ہوں
دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
میں صدقے یا رسول اللہ میں صدقے یا حبیب اللہ

غم نہیں چھوڑ دیں یہ سارا زمانہ مجھ کو
میرے آقا تو ہیں سینے سے لگانے کے لیے
بخش دی نعت کی دولت میرے آقا نے مجھے
کتنا پیارا ہے وسیلہ اُن کو پانے کے لیے

مجھ پہ مولا کا کرم ہے اُن کی نعتیں پڑھتا ہوں

دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
میں صدقے یا رسول اللہ میں صدقے یا حبیب اللہ

سینے میں بھرا ہے تری نعتوں کا خزانہ
عالم میں لوٹاتا ہوں کمائی تیرے در کی
میں صدقے یا رسول اللہ میں صدقے یا حبیب اللہ

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دِل شاد ہوتا رہیگا
خدا اہلِ سنت کو آباد رکھے محمد ﷺ کا میلاد ہوتا رہے گا

مجھ پہ مولا کا کرم ہے اُن کی نعتیں پڑھتا ہوں
دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
میں صدقے یا رسول اللہ میں صدقے یا حبیب اللہ

اب کے برس بھی ہونٹوں پہ اُن کی ثنا رہی
اب کے برس بھی وجد میں گھر کی فضا رہی
اب کے برس بھی مدح کے کھلتے رہے گلاب
اب کے برس بھی کشتے دِل و جاں سوار ہی
اب کے برس بھی لب پہ ترانہ تھا نعت کا
اب کے برس بھی چار سو مہکی صبا رہی
اب کے برس بھی شہرِ سخن میں تھیں رونقیں

اب کے برس بھی رقص میں میری صدا رہی

اب کے برس بھی تھی شعر و سخن سے دوستی

اب کے برس بھی دوستو حمد و ثنا رہی

اب کے برس بھی تذکرۂ مصطفیٰ رہا

اب کے برس بھی گفتگو صلِ علیٰ رہی

مجھ پہ مولا کا کرم ہے اُن کی نعتیں پڑھتا ہوں

دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں

میں صدقے یا رسول اللہ میں صدقے یا حبیب اللہ

آواز عبید تیری بفیضانِ نعت ہی

سینے میں عاشقانِ نبی کے اتر گئی

مجھ پہ مولا کا کرم ہے اُن کی نعتیں پڑھتا ہوں

دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں

میں صدقے یا رسول اللہ میں صدقے یا حبیب اللہ

محمد اویس عبید رضا قادری

کیونکر نہ میرے دِل میں ہوا الفت رسول کی

کیونکر نہ میرے دِل میں ہو الفت رسول کی
جنت میں لے کے جائے گی چاہت رسول کی

چلتا ہوں میں بھی قافلے والو رکو ذرا
ملنے دو بس مجھے بھی اجازت رسول کی

پوچھیں جو دین و ایماں نکیرین قبر میں
اس وقت میرے لب پہ ہو مدحت رسول کی

قبر یں سرکار آئیں تو میں قدموں میں گروں
گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں
اب تو پائے ناز سے میں اے فرشتو کیوں اٹھوں
مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دلربا کے واسطے

تڑپا کے اُن کے قدموں میں مجھ کو گرا دے شوق
جس وقت ہو لحد میں زیارت رسول کی

سرکار نے بلا کے مدینہ دکھا دیا
ہو گئی مجھے نصیب شفاعت رسول کی

یا رب دکھا دے آج کی شب جلوۂ حبیب
اک بار تو عطا ہو زیارت رسول کی

تو ہے غلام اُن کا عبید رضا تیرے
محشر میں ہو گی ساتھ حمایت رسول کی

الٰہی مدد کر مدد کی گھڑی ہے

الٰہی مدد کر مدد کی گھڑی ہے
گناہوں کے دریا میں کشتی پھنسی ہے

میرے تن پہ غفلت کی چادر پڑی ہے
نحوست گناہوں کی چھائی ہوئی ہے

یہی بات ہم نے بڑوں سے سنی ہے
نہ ہو بندگی گر تو کیا زندگی ہے

اے ابرِ کرم آ برس جا برس جا
عجب آگ عصیاں کی مجھ میں لگی ہے

نہیں پاس حسنِ عمل میرے مولیٰ
نظر میری تیرے کرم پہ لگی ہے

عبیدرضا نیکیوں سے ہے خالی
گناہوں میں حاصل اسے برتری ہے

لبِ مصطفیٰ سے خدا یا سنا دے
عبید رضا نار سے تو بری ہے

محمد اویس عبید رضا قادری

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفیٰ سے دِل کو بہلایا نہیں کرتے

زباں پر شکوۂ رنج والم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمد ﷺ ہے یہاں ملتا ہے بن مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

ارے او ناسمجھ قربان ہو جا اُن کے روضے پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

محمد مصطفیٰ کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں
جو بن پانی کے تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے

یہ دربارِ رسالت ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

جو اُن کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہیں اے حامد
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

حامد لکھنوی

سرکار یہ نام تمہارا سب ناموں سے ہے پیارا

سرکار یہ نام تمہارا سب ناموں سے ہے پیارا
اِس نام سے چمکا، سورج اور چمکا چاند ستارا
ہوا ہر سو خوب اجالا ہوا روشن عالم سارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

جب رب قدیر تمہاری کرے خود ہی مدح سرائی
ہر اک کے لبوں پر پھر تو تعریف تمہاری آئی
صد شکر کہ ذکر تمہارا رہے ہر دم ورد ہمارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

ہر وقت عطا پر ہم نے دیکھا ہے تمہیں تو مائل
در پاک پہ آیا جب بھی کیسا ہی کوئی سائل
اے رحمتِ عالم تم نے اُسے کر ہی لیا ہے گوارہ
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

سائل ہوں تیرے در کا ملے مجھ کو بھیک کرم کی
رکھ لاج اے میرے آقا اس میری چشم نم کی
کروں گنبدِ خضریٰ کا پھر آنکھوں سے اپنی نظارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

جب روز قیامت ہر اک بولے گا نفسی نفسی
اور بعد کسی کی دے گا محشر میں جب نہ کوئی
ایسے میں عطا ہو مجھ کو اے شافع حشر سہارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

لہروں میں مری یہ کشتی ہر جانب سے ہے گھیری
سرکار خبر لو میری سرکار خبر لو میری
ملے مجھ کو عافیت کا مرے آقا جلد کنارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

جو مجھ پر بیت رہی ہے وہ کس کو کیسے بتاؤں
اور اپنے دِل کی حکایت بھلا کس کو جا کے سناؤں
تم محرم راز ہو میرے میری داد رسی ہو خدارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

میری عرض خدارا سن لو مرے حال پہ مجھ کو نہ چھوڑو
ذرا اپنی چشم عنایت بے بس کی طرف بھی موڑو
بے کس کا تم ہو سہارا بے چارے کا تم ہو چارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

دو اپنے عشق کی دولت مجھے اپنی آل کا صدقہ
یہ ریاض فقیر ازل سے تیرے در کا ہی ہے شاہا
ترے دستِ عطا کے آگے دامن ہے اس نے پسارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

سید ریاض الدین سہروردی

حصہ سوم

پنجابی نعتیہ کلام

مدنی ماہیے

☆ محبوب دا میلہ اے
محفل نوں سجائی رکھنا اوہدے آون دا ویلہ اے
☆ کوئی مثل نہ ڈھولن دی
چپ کر مہر علی ایتھے جا نہیوں بولن دی
☆ دساں گل کی خزینے دی
ساری دنیا کھاندی اے خیرات مدینے دی
☆ رحمت دا خزینہ اے
لوکاں دیاں لکھ ٹھاراں ساڈی ٹھار مدینہ ایں
☆ اَج ساڈی وی عید ہووے
اگے اگے پیارے آقا پچھے بابا فرید ہووے
☆ زلفاں چھلے اوچھلے
سارا جگ سوہنا اے ساڈے مدنی توں تھلے او تھلے

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تیری یاد پئی تڑپاؤندی اے لالیاں نیناں نے جھڑیاں

تیری یاد پئی تڑپاؤندی اے لالیاں نیناں نے جھڑیاں
کدی اس رستے وی لنگ ماہی تیری دید دی حسرتاں تھن بڑیاں

تیرا نوری ذکر جدوں ہووے میرے غم دا مداوا بن جاوے
انج ہجر دی رات نوں چمکاوے جیویں روشن ہوون پھل جھڑیاں

جدوں تیرا غلام کہاواں میں کیوں خوف کسے دا کھاواں میں
تیرے ہندیاں اے مدنی آقا مینوں دیندے نے لوکی کیوں تڑیاں

تیرے ورگا کسے اکھ ڈٹھا اے ترا ثانی نہ جگ تے ہویا اے
تینوں اپنے جہیا سمجھن والے بے علم نے کر دے تداڑیاں

کتھے مہر علی کتھے میں عاصی میں خادم اوہ مخدوم میرے
اے فیض ریاض علی دا اے تیرے اُتے نے رنگتاں جو چڑھیاں

سید ریاض الدین سہروردی

مینوں مجبوریاں تے دوریاں نے ماریا

مینوں مجبوریاں تے دوریاں نے ماریا
سد لو مدینے آقا کرو مہربانیاں

کون جاکے دسے سوہنے اللہ دے حبیب نوں
سد لو دوارے اُتے دکھیا غریب نوں
میرے اُتے ڈیرہ بدنصیبیاں نے پا لیا

ڈاڈھا ھاں غریب آقا کول میرے زر نہیں
اُڈ کے میں کیویں آواں نال میرے پر نہیں
تساں تے ہے ڈیرا ایتھوں بڑی دُور لالیا

طیبہ دے دیدار باجھوں دِل نہیوں لگدا
تیر ہے جدائی والا رتّ سینے وجدا
ایناں سوچاں وچ روگ جندڑی نوں لالیا

جا کے کدی ویکھاں سوہنے گنبد دی ہریالیاں
فیر میں نیازی چماں روضے دیاں جالیاں
اپنا تے میں رونا سارا شعراں چہ سما لیا

عبدالستار نیازی

عدل کریں تے تھرتھر کنبن اچیاں شاناں والے

عدل کریں تے تھرتھر کنبن اچیاں شاناں والے
فضل کریں تے بخشے جاون میں ورگ منہ کالے
جے میں ویکھاں عملاں ولے کجھ نئیں میرے پلے
جے میں ویکھاں رحمت ولے بلے بلے بلے
رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اِک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاوے میرا
رات پوے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے
درد منداں نوں یاد سجن دی ستیاں آن جگاوے
بے درداں دی صحبت یارو جیویں دُوکان لوہاراں
کپڑے بھاویں کنج کنج بہیے چنگاں پین ہزاراں
درد منداں دی صحبت یارو جیویں دوکان عطاراں
سودا بھاویں مل نہ لیے ہلے آون ہزاراں

میاں محمد بخش

سارے پڑھو درود اج سرکار آ گئے

سارے پڑھو درود اج سرکار آ گئے
دنیا تے دو جہان دے مختار آ گئے

دائی حلیمہ جاگ اٹھے تیرے بڑے نصیب
گودی چہ تیرے نبیاں دے سردار آ گئے

گھر آمنہ دے ہو گئی آمد حضور دی
ویکھن فرشتے آپ دا دیدار آ گئے

خوشیاں دا ویلا آ گیا غم دور ہو گئے
رب دے پیارے امت دے غمخوار آ گئے

سارے گنہگاراں دی اج عید ہو گئی
رحمت لٹاون احمد مختار آ گئے

بھر لو کرم نال جھولیاں آ جاؤ منگتیو
ٹٹیاں دلاں دے چین تے قرار آ گئے

نوری مکھڑا نالے زلفاں کالیاں

نوری مکھڑا نالے زلفاں کالیاں
صدقے واری جاون ویکھن والیاں
چن چڑھیا آمنہ دے لعل دا
مک گئیاں دنیا توں راتاں کالیاں
سوں گئی امت تے آقا جاگدا
کیتیاں لجپال نے رکھوالیاں
ویکھ کے رتبہ بلال حبشی دا
ہو گئیاں قربان شکلاں والیاں
تیرے ویہڑے کھیڈے ربّ دا لاڈلا
واہ حلیمہ تیریاں خوش حالیاں
عشق دے جھلے ای نمبر لے گئے
عقل منداں انیویں عمراں گالیاں
میرا منہ آ کے فرشے چمدے
چمیاں جد میں روضے دیاں جالیاں

محمد علی ظہوری

اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دا نام

اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دانام
اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دانام

رحمت دا دریا الٰہی ہردم وگدا تیرا
جے اک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاوے میرا
اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دانام

عدل کرے تاں تھر تھر کمبن اُچیاں شاناں والے
فضل کریں تاں بخشے جاون میں ورگے منہ کالے
اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دانام

چپ رہیں تاں موتی مل سن صبر کریں تاں ہیرے
پاگلاں وانگوں رولا پاویں نہ موتی نہ ہیرے
اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دانام

خس خس جتنا قدر نہ میرا صاحب نوں وڈیاں
میں گلیاں دا روڑا کوڑا محل چڑھایا سائیاں
اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دانام

میں نیواں میرا مرشد اچا اچیاں سنگ میں لائی
قربان جاواں انہاں اچیاں توں جیناں نیویاں نال نبھائی
اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دا نام

لاش مری نوں نہ دفنانا جد تک پیر نہ آوے
آپ پڑھے تکبیراں میریاں چک بقیع دفناوے
اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دا نام

مرشد دے دوارے اُتے محکم لایئے جھوکاں
نوے نوے نہ یار بنایئے وانگ کمینیاں لوکاں
اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دا نام

توں بیلی تاں سب جگ بیلی تے ان بیلی وی بیلی
سجناں باجھ محمد بخشا سنجی پئی اے حویلی
اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دا نام
اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دا نام

چل نبی دے در تے ویکھیں نظارے نور دے

چل نبی دے در تے ویکھیں نظارے نور دے
قدماں دے وچہ حضور دے بن جانی تیری گل

طیبہ دیاں مست ہواواں رنگیں پر نور فضاواں
جنت توں ودھ کے تھاواں اوہناں توں صدقے جاواں
اللہ دی رحمت اوتھے بکھری محبت اوتھے
راضی جے ہویا سوہنا ملنا اے اوتھے رونا
ملنا اے اوتھے رونا رحمت دی ہونی چھل
چل نبی دے در تے ویکھیں نظارے نور دے

بدلن تقدیریاں اوتھے مہکن تعبیراں اوتھے
دیندا اوہ ڈھیراں اوتھے رجنا فقیراں اوتھے
کوئی جے تھوڑ تینوں کوئی جے لوڑ تینوں
جنت دی لوڑ تینوں سوہنے دا بوہا مل
چل نبی دے در تے ویکھیں نظارے نور دے

مہکن ایمانی کلیاں   چمکن نورانی گلیاں
سوہنے دے در تے جا کے   جالی نوں سینے لا کے
عرشاں دا زینہ ویکھو   سوہنا مدینہ ویکھو
سوہنا مدینہ ویکھو مشکل نے جانا ٹل
چل نبی دے در تے ویکھیں نظارے نور دے

عیباں دے دفتر دھووے   امت دی خاطر روئے
غاراں سجایاں سوہنے   راہواں مہکایاں سوہنے
فرشاں تے آون والا   عرشاں تے جاون والا
ونڈدا اے سوہنا ہاسے   بھر دے نیں کیویں کاسے
بھر دے کیویں کاسے اونداا ے اوہنوں ول
چل نبی دے در تے ویکھیں نظارے نور دے

سوہنے دا منکر جیہڑا   ڈُبے گا اوہدا بیڑا
دوزخ نوں اوہنے جاناں   اوتھے اوہنے پچھتاناں
محشر نوں رووے گا اوہ   چہرہ لکووے گا اوہ
رووے گا لاوے گا اوہ   اوتھے پچھتاوے گا اوہ
رہنا نئیں کجھ وی پلے   پینے نے اپنے کھلے

پینے نے اپنے کھلے لہہ جانی اوہدی کھل
چل نبی دے در تے ویکھیں نظارے نور دے

ڈکھیا وی در تے جاوے دوری نہ وارا کھاوے
سوہنا جے کرم کماوے اوتھے ای موت آوے
اکھیاں چوں اتھرو چلے چلے سوہنے در دے ولے
پوری امید ہونی ناصر دی عید ہونی

ناصر دی عید ہونی اج نئیں تے یارو کل
چل نبی دے در تے ویکھیں نظارے نور دے
قدماں دے وچ حضور دے بن جانی تیری گل
چل نبی دے در تے ویکھیں نظارے نور دے

پیر سیّد ناصر چشتی

کالیاں زلفاں والا دکھی دلاں دا سہارا

کالیاں زلفاں والا دکھی دلاں دا سہارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
دساں کی میں مصطفیٰ دی کڈی سوہنی شان اے
آپ دی تعریف وچہ سارا ای قرآن اے
پڑھ کے تو ویکھ جیہڑا مرضی سپارہ
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
کالیاں زلفاں والا دُکھی دلاں دا سہارا
کہندی اے حلیمہ مکھ ویکھ لجپال دا
لبھ کے لیاواں کتھوں سوہنا تیرے نال دا
چودھویں دا چن تے عرشاں دا تارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
کالیاں زلفاں والا دُکھی دلاں دا سہارا
کر کے اشارا سوہنا سورج نوں موڑ دا
آپے چن توڑ دا تے آپے چن جوڑ دا
بگڑی بناوے میرے نبی دا اشارا

قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
کالیاں زلفاں والا دُکھی دلاں دا سہارا

ایڈا سوہنا نبی کوئی دنیا تے آیا نئیں
یارایہو جیا کوئی رب نے بنایا نہیں
دیدمیرے نبی دی اے رب دا نظارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
کالیاں زلفاں والا دُکھی دلاں دا سہارا

دیندے نے گواہی ذرّے ذرّے کوہ طور دے
ویکھ دے نصیباں والے جلوے حضور دے
آمنہ دا چن تے حلیمہ دا دولارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
کالیاں زلفاں والا دُکھی دلاں دا سہارا

مدینے دیاں پاک گلیاں

سارے جگ نالوں لگدیاں چنگیاں مدینے دیاں -پاک گلیاں
رہیاں مہک جیویں جنت دیاں کلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

ایناں گلیاں تو تن من واریئے کریئے سجدے تے شکر گذاریئے
ایتھے نور دیاں سچیاں نے ٹھلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

ایناں گلیاں چہ رہیا سوہنیا پھر دا سانوں ویکھنے دا چا بڑے چڑدا
ایتھے لگیاں میرے نبی دیاں تلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

پاوے ایناں گلیاں دا دیدار جو ہو جاوے رحمت دا حقدار اوہ
تر گئے جنہاں نے تک لیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

ابر رحمتاں دے سدا اوتھے وسدے جاندے روندے تے اوندے نے ہسدے
رل ویکھنے نوں سیاں نے چلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

ایناں گلیاں نوں جیہڑے ویکھ اوندے اوہ تے جنتاں نوں ہن بھل جاوندے
تر گئے جنہاں نے تک لیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

کی کی نہ کیتا یار نے اک یار واسطے

کی کی نہ کیتا یار نے اک یار واسطے
رب محفلاں سجائیاں نے سرکار واسطے

رحمت اوہدی نے لے لیا اپنی پناہ دے وچ
پائے جدوں میں سوہنے دے دوچار واسطے

دل یاد لئی بنایا اے تعریف لئی زباں
اکھیاں بنائیاں سوہنے دے دیدار واسطے

کئیاں نوں روز ہوندے نیں دیدار آپ دے
کئی ترسدے نیں سوہنے دے دیدار واسطے

صدقہ نبی دی آل دا بخشے خدا شفا
منگو دعاواں میرے جئے بیمار واسطے

کس واسطے میں غیر نوں دِل وچ بٹھالواں
ایہہ دِل میرا اے احمد مختار واسطے

گزرے نیازی زندگی عشق نبی دے وچ
نعتاں میں پڑھدا رہواں مٹھل منٹھار واسطے

الحاج عبدالستار نیازی

اے موت ٹھہر جا میں مدینے تے جا لواں

اے موت ٹھہر جا میں مدینے تے جا لواں
ستا ہویا نصیب تے میں اپنا جگا لواں

محبوب دا اوہ گنبدِ خضریٰ تے ویکھ لاں
سرکار دی گلی دے نظارے تے پا لواں

لگے نے مصطفیٰ دے قدم جس زمین تے
اک واری اوس خاک نوں سینے تے لا لواں

سنیاں اے ہر غریب دی سندے اوہ زاریاں
میں وی تے اپنے غم دی کہانی سنا لواں

جی بھر کے رولواں درِ اقدس دے سامنے
اکھیاں نوں گفتگو دا قرینہ سکھا لواں

آوے جے موت فیر تے آوے ہزار بار
اعظم جے زندگی وی اے حسرت مٹا لواں

محمد اعظم چشتی

یا مصطفیٰ خیر الوریٰ تیرے جیا کوئی نہیں

یا مصطفیٰ خیر الوریٰ تیرے جیا کوئی نہیں
کینوں کہواں تیرے جیا تیرے جیا کوئی نہیں

تیرے جیا سوہنا نبی لبھاں تے تاں جے ہووے کوئی
سانوں تاں ہے ایناں پتہ تیرے جیا کوئی نہیں

اقصیٰ دے وچہ آقا میرے پڑھ کے نماز پیچھے تیرے
نبیاں نے وی ایہو کہیا تیرے جیا کوئی نہیں

گودی چہ لے کے سرکارنوں سوہنے مٹھل منٹھارنوں
آکھے حلیمہ سعدیہ تیرے جیا کوئی نہیں

من موہنیاں نبی سوہنیاں قرآن ہے تیرا نعت خواں
عرب و عجم دے والیا تیرے جیا کوئی نہیں

رب نئیں کہیا تیرا موڑ دا دِل نئیں کدی ترا توڑ دا
من دا خدا تیری رضا تیرے جیا کوئی نہیں

ہووے فقیر یا بادشاہ بھاویں گدا نیازی جیا
سب کھاندے نیں صدقہ تیرا تیرے جیا کوئی نہیں

الحاج عبدالستار نیازی

طیبہ نوں جان والے سن میریاں صداواں

طیبہ نوں جان والے سن میریاں صداواں
فریاد کردیاں نیں بے چین ایہہ نگاہواں

طیبہ دے اے مسافر پہنچیں توجد مدینے
روضے دیاں اوہ لاویں جد جالیاں توں سینے
میری وی حاضری لئی رو رو کریں دعاواں

خوش بخت عاشقاں دا جس دم شمار ہووے
جد لسٹ زائراں دی درتے تیار ہووے
میرا وی اوس ویلے کر دئیں توں پیش ناواں

خبرے کدوں بلاوناں محبوب نے مدینے
شوق زیارتاں نے آتش ہے لائی سینے
تڑپاندیاں نے مینوں طیبہ دیاں ہواواں

درداں دا دین دارو جے کر طبیب میرے
سدلین جے مدینے مینوں حبیب میرے
آقا نوں حال سارا رو رو کے میں سناواں

حافظ محمد حسین حافظ فیصل آباد

ساڈے ول سوہنیا نگاہواں کدوں ہونیاں

ساڈے ول سوہنیا نگاہواں کدوں ہونیاں
دسو منظور اے دعاواں کدوں ہونیاں

اک اک ذرّے وچہ رکھیاں شفاواں نیں
بوسے تیرے قدماں نوں وتے جنہاں راہواں نیں
ساڈیاں نصیباں وچ اوہ راہواں کدوں ہونیاں

رو رو ساری عمر جدائیاں وچہ گالی اے
ہن ساڈی زندگی دی شام ہون والی اے
ہجر دے بیماراں نوں شفاواں کدوں ہونیاں

تکھیاں جدائیاں دیاں دُھپاں دِل ساڑیاں
اپنی گل دس دے خدائی دیا لاڑیا
دھپاں کدوں مکنیاں تے چھاواں کدوں ہونیاں

آقا ایہو صدراں نے سینے وچہ پالیاں
چماں گا میں جا کے کدوں روضے دیاں جالیاں
سجنؔ اُتے تیریاں عطاواں کدوں ہونیاں

محمد علی سجن

میں لجپالاں دے لڑ لگیاں

میں لجپالاں دے لڑ لگیاں میرے توں غم پرے رہندے
میری آساں امیداں دے سدا بوٹے ہرے رہندے
خیال یار وچ میں مست رہنا ہاں دِنے راتیں
میرے دِل وچہ سجن وسدا میرے دیدے ٹھرے رہندے
دعا منگیا کرو سنگیو کتے مرشد نہ رُس جاوے
جنہاں دے یار رُس جاندے اوہ جیوندے وی مرے رہندے
راہ پینڈا عشق دا آخر تے ٹرنے نال مکنا ایں
اوہ منزل نوں نئیں پاسکدے جیہڑے بیٹھے گھرے رہندے
کدی وی لوڑ نئیں پیندی مینوں در در تے جاون دی
میں لجپالاں دا منگتا ہاں میرے پلے بھرے رہندے
کدی وی ڈُب نئیں سکدے اوہ چڑھدے پانیاں اندر
جو ٹھیلائے آسرے تیرے اوہ سدا بیڑے ترے رہندے
نیازی مینوں غم کاہدا میری نسبت ہے عطاری
کسے دے رہن جو بن کے قسم رب دی کھرے رہندے

الحاج عبدالستار نیازی

مدنی آقا میں صدقے تری یادتوں

مدنی آقا میں صدقے تری یاد توں آکے جو بے قراروں کم آ گئی
ایسی باغِ مدینہ چوں اٹھی مہک کئیاں دُکھیاں لاچاراں دے کم آ گئی

اپنے اپنے مقدراں دی ہوندی اے گل آئیاں دائیاں ہزاراں سی مکے دے ول
جیہڑی ڈاچی قدم وی نہ سکدی سی چل عرش دے شہسواراں دے کم آ گئی

شانِ صدیق فاروق دا کی وساں کیتا اللہ نے جہاں دا اُچا نشاں
سبز گنبد دے اندر جو بچدی سی تھاں مدنی آقا دے یاراں دے کم آ گئی

لین خوشبوئے زلفِ حبیب خدا آئی جنت دے وچوں سی باد صبا
چھو کے لنگھی جدوں گیسوئے مصطفیٰ جاندی جاندی بہاراں دے کم آ گئی

آوندی عملاں دے ولوں سی صائم شرم رکھ لیا پیارے آقا نے ساڈا بھرم
دِن قیامت دے سوہنے دی نظرِ کرم میرے جئے عیب کاراں دے کم آ گئی

الحاج صائم چشتی علیہ الرحمۃ

ترا کھاواں تے تیرے گیت گاواں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترا کھاواں تے تیرے گیت گاواں یا رسول اللہ
تیرا میلاد میں کیوں نہ مناواں یا رسول اللہ

میں کجھ وی نئیں جے تیرے نال میری کوئی نسبت نئیں
میں سب کجھ ہاں جے میں تیرا سداواں یا رسول اللہ

حلیمہ قلی نوں دیکھے کدی سرکار نوں ویکھے
میں کیہڑی سیج تیرے لئی سجاواں یا رسول اللہ

میرا وی دل تے چاہندا اے تسی میرے وی گھر آؤ
میں کیہڑے مان تے گھر وچ بلاواں یا رسول اللہ

جنہاں نے تیریاں قدماں نوں سینے نال لایا اے
نصیباں والیاں ہویاں اوہ تھاواں یا رسول اللہ

میں کوجی توں وی کوجی آں توں سوہنے توں وی سوہنا ایں
میں کیہڑے مان تے تینوں بلاواں یا رسول اللہ

مرن دے ویلے جے آقا تیری دید ہو جاوے
میں ایسی موت توں قربان جاواں یا رسول اللہ

محمد علی ظہوری

میںوں مدینے بلا سوہنیا

تیرے سوہنے مدینے توں قربان میں ہن تے مینوں مدینے بلا سوہنیا
گھٹ دے جاندے نے ساہ دم دا کی اے وساہ مرن توں پہلاں روضہ وکھا سوہنیا

سن لے عرض حبیبا کمینے دیاں حدوں گیاں نے ودھ اگاں سینے دیاں
گلاں سن دا جدوں ہاں مدینے دیاں درد دیندے نے بھانبڑ مچا سوہنیا

میں سنبھالاں کیویں قلب بیتاب نوں کیویں روکاں میں ہنجواں دے سیلاب نوں
جدوں جاندے مدینے دے ول قافلے ہنجو جاندے نے اکھیاں چوآ سوہنیا

لا جاں رکھ لے شہا ہاڑے پاون دیاں رُتاں آئیاں نے قسمت جگاون دیاں
لے دے چٹھیاں مدینے نوں آون دیاں من لیندا اے تیری خدا سوہنیا

ایہو ارمان ہے اِس خطا کار دا میں وی روضے توں ہنجوان دے پھُل وار دا
کنوں درداں دی جا کے سناواں میں گل کون ہے میرا تیرے سوا سوہنیا

بھاویں مجرم تے بدکار انسان ہاں لوکی کہندے میں تیرا ثناء خوان
عیب صائمؔ بے لجے دے ناں ویکھنا تو ہیں لجپال لکیاں نبھا سوہنیا

الحاج صائم چشتی علیہ الرحمۃ

کونین دے والی دا گھر بار بڑا سوہنا

کونین دے والی دا گھر بار بڑا سوہنا
سوں رب دی مدینے دا دربار بڑا سوہنا
انج مسجدِ نبوی دی ہر چیز نرالی اے
جیہڑا روضے دے نال جڑیا مینار بڑا سوہنیا
سب رستے مدینے دے سانوں جان توں ودھ پیارے
جیہڑا روضے نوں جاندا اے بازار بڑا سوہنا
دُنیا دے سفراں توں بندہ اک وی تے جاندا اے
پر سفر مدینے دا ہر وار بڑا سوہنا
صدیق عمر عثمان حیدر توں میں واری جاں
دو جگ دی والی دا ہر یار بڑا سوہنا
ویکھو نہ ظہوری نوں نسبت نوں ذرا دیکھو
میں کوہجاں پر میرا غم خوار بڑا سوہنا

الحاج محمد علی ظہوری علیہ الرحمتہ

اج سک متراں دی ودھیری اے

اج سک متراں دی ودھیری اے — کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے — اج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے — متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے — مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں
اِس صورت نوں میں جان آکھاں — جاناں کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں — جس شان توں شاناں سب بنیاں
وسے صورت راہ بے صورت دا — توبہ راہ کہ عین حقیقت دا
پر کم نہیں بے سو جھت دا — کوئی ورلیاں موتی تے تریاں
ایہا صورت شالا پیشِ نظر — رہے وقت نزع تے روزِ حشر
وچ قبر تے پل تھیں جد ہوسی گزر — سب کھوٹیاں تھیسن تد کھریاں
لاہو مکھ توں مخطط بردیمن — من بھانوری جھلک دکھلاؤ سجن
دو جگ رکھیں راہ در فرش کرن — سب انس و ملک حوراں پریاں
سبحان اللہ ما اجملک — ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء — مشتاق اکھیں کتھے جا اڑیاں

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی

زندگی دا مزہ آوے سرکار دے بوہے تے

زندگی دا مزہ آوے سرکار دے بوہے تے
موت آوے تے سر ہووے سرکار دے بوہے تے
جہنوں نسبت پاکاں دی مل جاوے اوہ جنتی اے
بھاویں کتا ہووے بیٹھا کوئی غار دے بوہے تے
بدکاردی میت نوں لے جانا مدینے ول
بخشش لئی رکھ دینا غمخوار دے بوہے تے
کر لین ظلم وی جد کوئی اپنیاں جاناں تے
ربّ آکھے میں بخشش دیواں آ ؤ یار دے بوہے تے
ایہہ راز گنہگار اے لکھ وار سیاہ کار اے
بن جانی اے گل ساڈی دِلدار دے بوہے تے
اللہ نے فرمایا ہو ضائع عمل جاسن
کوئی اُچا نہ دم مارے میرے یار دے بوہے تے
سوہنے دیاں نعتاں دا سوہنے دیاں زُلفاں دا
بس ذِکر کرو یارو لاچار دے بوہے تے

تیراوسدارہوے دربار مدینے والڑیا

تیرا وسدا رہوے دربار مدینے والڑیا
سدو قدماں وچ سرکار مدینے والڑیا
ہجر تیرے وچہ پئی کرلاواں
سد لو قدماں دے وچ آواں
آکے جندڑی دیواں وار مدینے والڑیا
ہجر دے وچ ہے مشکل جینا
ہن دکھلاؤ شہر مدینہ
ہن میرا وی سینہ ٹھار مدینے والڑیا
ہور اسیں تاں کج نہیں منگدے
سانوں اپنے رنگ وچ رنگ دے
تیری رحمت ہے درکار مدینے والڑیا
لکیاں دی لج آپ نبھا لو
ہر سائل دے دکھڑے ٹالو
میری بگڑی دیو سنوار مدینے والڑیا

وحدت دا اک جام پلا دے
مینوں مست الست بنا دے
جہنوں پی کے ہواں سرشار مدینے والڑیا

سخیاں دے سلطان سخیا
اے سوہنے ذیشان سخیا
مری جھولی بھر منٹھار مدینے والڑیا

وقت نزع دے بھل نہ جاویں
سوہنیاں نوری جھلک دکھاویں
ہووے مرن ویلے دیدار مدینے والڑیا

ناظم نوں وی دے منظوری
درِ اقدس دی ملے حضوری
ایہو ناظم دی اے پکار مدینے والڑیا

منظور احمد ناظم صابری رحیم یار خان

الف اللہ چمبے دی بوٹی

الف اللہ چمبے دی بوٹی میرے من وچ مرشد لائی ہو
نفی اثبات دا پانی ملیا ہر رگے ہرجائی ہو
اندر بوٹی مشک مچایا جان پھلن تے آئی ہو
جیوے مرشد کامل باہو جس ایہہ بوٹی لائی ہو

ایمان سلامت ہرکوئی منگے عشق سلامت کوئی ہو
منگن ایمان شرماون عشقوں دل نوں غیرت ہوئی ہو
جس منزل نوں عشق پچاوے ایمان نوں خبر نہ کوئی ہو
میرا عشق سلامت رکھیں باہو ایمانوں دیاں دھروئی ہو

ایہہ تن میرا چشمہ ہووے تے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ہو
لوں لوں دے مڈھ لکھ لکھ چشماں ہک کھولاں ہک کجاں ہو
اتنا ڈِٹھیاں مینوں صبر ناں آوے میں ہور کتے ول بھجاں ہو
مرشد دا دِیدار ہے باہو سانوں لکھ کروڑاں حجاں ہو

بغداد شہر دی کی نشانی اُچیاں لمیاں چیراں ہو
تن من میرا پرزے پرزے جیویں درزی دیاں لیراں ہو

ایناں لیراں دی گل کفنی پا کے رلساں سنگ فقیراں ہو
بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں باہو کرساں میراں میراں ہو

(ب)

بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ وی کہناں بھارا ہو
نال شفاعت سرورِ عالم چھٹسی عالم سارا ہو
حدوں بے حد درود نبی تے جہندا ایڈ پسارا ہو
میں قرباں انہاتوں باہو جیہناں ملیا نبی سوہارا ہو

جو دم غافل سو دم کافر سانوں مرشد ایہہ پڑھایا ہو
سنیا سخن گیاں کھل اکھیاں اساں چیت مولا ول لایا ہو
کیتی جان حوالے ربّ دے اساں ایسا عشق کمایا ہو
مرن توں اگے مر گئے باہو تاں مطلب توں پایا ہو

سن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سنیں کن دھر کے ہو
بیڑا اڑیا میرا وچ کپراں دے جتھے مچھ نہ بہندے ڈر کے ہو
شاہ جیلانی محبوب سبحانی میری خبر لیو جھٹ کر کے ہو
پیر جہناندے میراں باہو اوہی لگدے کنڈے تر کے ہو

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

وچھوڑے دے میں صدقے روز جھلاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وچھوڑے دے میں صدقے روز جھلاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کراں میں تیریاں دن رات گلاں یا رسول اللہ

جدوں ویکھاں کوئی جاندا مسافرا شہر تیرے نوں
کیویں وگدے ہوئے ہنجواں نوں ٹھلاں یارسول اللہ

ہوائے وگدیٔ لے جا مدینے اتھرو میرے
تے آکھیں ہوکی میں نذر گھلاں یا رسول اللہ

جیہناں نوں عشق تیرے دا کدی پانی نیئں ملیا
دلاں دیاں اوہ سدا سک جان ولاں یارسول اللہ

ظہوری نوں ملے قطرہ تیرے وگدے سمندر چوں
تیری رحمت دیاں ہر پاسے چھلاں یا رسول اللہ

محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ علیہ

شہنشاہ حبیبا مدینے دیا خیر منگدا ہاں میں تیری سرکار چوں

شہنشاہ حبیبا مدینے دیا خیر منگدا ہاں میں تیری سرکار چوں
صدقہ اپنے فقیراں دا دے سوہنیا خالی جاواں نہ میں تیرے دربار چوں

پہنچ ساحل تے سب دے سفینے گئے بختاں والے ہزاراں مدینے گئے
میرے بختاں دی کشتی وی نام خدا پار کر دے غماں دے تو منجدھار چوں

وقتِ آخر مدینے جے میں پہنچ جاں روح میرے جسم نوں چھوڑ جاوے جدوں
تسی میرا جنازہ میرے ساتھیو لے کے لگناں مدینے دے بازار چوں

ودھ عاشق نوں جنت توں در یار دا اوہ دریار توں دو جہاں واردا
جیہڑا منگتا اے سوہنے دے دربار دا او ہنے لیناں کی جنت دی گلزار چوں

جدوں نظراں نے تکیا اے رُخ یار دا مرض ودھ دا گیا شوق دیدار دا
نبھاں پھڑ پھڑ حکیمو طبیبو تسی پئے لبھدے اوہ کی ایس بیمار چوں

جیہڑا اللہ دے ولیاں دی کردا اے سنگ اوس کچ تے وی اونداا ے ھیرے دا رنگ
اوس ہیرے دا کوڈی وی رہندا نئیں مُل جیہڑا اگر جائے ٹٹ کے کسے ہار چوں

ہور کجھ وی نئیں منگدا ایں سرکارتوں جھولی اکھیاں دی خالی اے دیدارتوں
ہن نے حافظ نوں دیدار دی خیر دے کوئی نئیں خالی گیا تیرے دربار چوں

حافظ محمد حسین حافظ

حصہ چہارم

مناقب

منقبتِ پنجتن

میں تو پنجتن کا غلام ہوں میں تو پنجتن کا غلام ہوں
میں مرید خیرالانام ہوں میں تو پنجتن کا غلام ہوں
مجھے عشق ہے تو خدا سے ہے مجھے عشق ہے تو رسول سے
میرے منہ سے آئے مہک صدا جو میں نام لوں تیرا بھول سے
میں تو پنجتن کا غلام ہوں میں تو پنجتن کا غلام ہوں
مجھے عشق سروِ سمن سے ہے مجھے عشق سارے چمن سے ہے
مجھے عشق اُن کی گلی سے ہے مجھے عشق اُن کے وطن سے ہے
مجھے عشق ہے تو علی سے ہے مجھے عشق ہے تو حسن سے ہے
مجھے عشق ہے تو حسین سے مجھے عشق شاہ زمن سے ہے
میں تو پنجتن کا غلام ہوں میں تو پنجتن کا غلام ہوں
ہوا کیسے تن سے وہ سر جدا جہاں عشق ہو وہیں کربلا
میری بات انہی ہی کی بات ہے میرے سامنے وہی ذات ہے
وہی جن کو شیرِ خدا کہیں جنہیں یا صاحب صلِ علیٰ کہیں
وہی جن کو آل نبی کہیں، وہی جن کو ذاتِ علی کہیں
وہی پختہ ہیں میں تو خام ہوں میں تو پنجتن کا غلام ہوں

میں تو پنجتن کا غلام ہوں میں تو پنجتن کا غلام ہوں

میرا شعر کیا میرا ذکر کیا میری بات کیا میری فکر کیا
میری بات اُن کے سبب سے ہے میرا شعر اُن کے ادب سے ہے
میرا ذکر اُن کے طفیل سے میری فکر اُن طفیل سے
کہاں مجھ میں اتنی سکت بھلا کہ ہو منقبت کا بھی حق ادا
میں تو پنجتن کا غلام ہوں میں تو پنجتن کا غلام ہوں
میں مرید خیرالانام ہوں میں تو پنجتن کا غلام ہوں
میں تو پنجتن کا غلام ہوں میں تو پنجتن کا غلام ہوں

سید ریاض الدین سہروردی

منقبت حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا
قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا
مصطفیٰ کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوہ زیبا تیرا
اِس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا
فخر آقا میں رضا اور بھی اِک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرہ تیرا

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ

منقبت حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

کھلا میرے دل کی کلی غوثِ اعظم
مٹا قلب کی بے کلی غوثِ اعظم

مرے چاند میں صدقے آجا ادھر بھی
چمک اٹھے دل کی گلی غوثِ اعظم

تیرے رب نے مالک کیا تیرے جد کو
تیرے گھر سے دنیا پلی غوثِ اعظم

کہا جس نے یا غوث اغثنی تو دم میں
ہر آئی مصیبت ٹلی غوثِ اعظم

نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا
خبر جس کی تم نے نہ لی غوثِ اعظم

مری روزی مجھ کو عطا کر دے آقا
تیرے در سے دُنیا نے لی غوثِ اعظم

نہ مانگوں میں تم سے تو پھر کس سے مانگوں
کہیں اور بھی ہے چلی غوثِ اعظم

صدا گر یہاں میں نہ دوں تو کہاں دوں
کوئی اور بھی ہے گلی غوثِ اعظم

ترا مرتبہ اعلیٰ کیوں ہو نہ مولیٰ
تو ہے ابنِ مولا علی غوثِ اعظم

قدم گردن اولیاء پر ہے تیرا
ہے تو ربّ کا ایسا ولی غوثِ اعظم

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی
تجھے ایسی قدرت ملی غوثِ اعظم

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے
تمہیں ناخدائی ملی غوثِ اعظم

تباہی سے ناؤ ہماری بچا دو
ہوائے مخالف چلی غوثِ اعظم

فدا تم پہ ہو جائے نوریؔ مضطر
یہ ہے اُس کی خواہش دلی غوثِ اعظم

مصطفیٰ رضا نوری علیہ الرحمتہ

منقبت حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

سرکار غوثِ اعظم نظر کرم خدارا
میرا خالی کاسہ بھر دو میں فقیر ہوں تمہارا
سب کا کوئی نہ کوئی دنیا میں آسرا ہے
میرا بجز تمہارے کوئی نہیں سہارا
جھولی کو میری بھر دو ورنہ کہے گی دنیا
ایسے سخی کا منگتا پھرتا ہے مارا مارا
مولا علیؑ کا صدقہ گنج شکر کا صدقہ
میری لاج رکھ لو یا غوث میں فقیر ہوں تمہارا
دامن پسارے در پر لاکھوں ولی کھڑے ہیں
بٹتا ہے تیرے در پر کونین کا خزانہ
یہ تیرا کرم ہے یا غوث جو بلا لیا ہے در پر
کہاں رو سیاہ فریدی کہاں آستاں تمہارا

فریدی

منقبت سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

فاصلوں کو خدارا مٹا دو رُخ سے پردہ اب ہٹا دو
اپنا جلوہ کسی میں دکھا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

غوثِ اعظم ہو غوث الوریٰ ہو نور ہو نورِ صلِ علیٰ ہو
کیا بیاں آپ کا مرتبہ ہو دستگیر اور مشکل کشا ہو
آج دیدار اپنا کرا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
اپنا جلوہ کسی میں دکھا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

ہر ولی آپ کے زیرِ پا ہے ہر ادا مصطفیٰ کی ادا ہے
آپ نے دین زندہ کیا ہے ڈوبتوں کو سہارا دیا ہے
میری کشتی کنارے لگا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
اپنا جلوہ کسی میں دکھا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

شدتِ غم سے گھبرا گیا ہوں اب تو جینے سے تنگ آ گیا ہوں
ہر طرف آپ کو ڈھونڈتا ہوں اور اِک اِک سے یہ پوچھتا ہوں
کوئی پیغام ہے تو سنا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
اپنا جلوہ کسی میں دکھا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

سن رہے ہیں وہ فریاد میری خاک ہو گی نہ برباد میری
میں کہیں بھی مروں شاہِ جیلاں روح پہنچے گی بغداد میری
مجھ کو پرواز کے پر لگا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
اپنا جلوہ کسی میں دکھا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

میں نے مانا گنہگار ہوں میں ہر سزا کا خطاوار ہوں میں
میرے چاروں طرف ہے اندھیرا روشنی کا طلب گار ہوں میں
ایک دیا ہی سمجھ کر جلا دوں جالیوں پر نگاہی جمی ہیں
اپنا جلوہ کسی میں دکھا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

فکر دیکھو خیالات دیکھو یہ عقیدت یہ جذبات دیکھو
میں ہوں کیا میری اوقات دیکھو سامنے کس کی ہے ذات دیکھو
اے ادیب اپنا سر اب جھکا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
اپنا جلوہ کسی میں دکھا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

کلام ادیب رائے پوری

منقبت حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

شیاء للٰلہ یا عبد القادر ساکن البغداد یا شیخ الجیلانی

ادھر بھی نگاہ کرم غوثِ اعظم
کرو دور رنج و الم غوثِ اعظم

شیاء للٰلہ یا عبد القادر ساکن البغداد یا شیخ الجیلانی

گھرا ہوں میں ہر سمت سے رنج وغم میں
خدارا کرو آ کے کرم غوثِ اعظم

شیاء للٰلہ یا عبد القادر ساکن البغداد یا شیخ الجیلانی

وہ رُتبہ تیرا ہے کہ جتنے ولی ہیں
سبھی تیرے زیرِ قدم غوثِ اعظم

شیاء للٰلہ یا عبد القادر ساکن البغداد یا شیخ الجیلانی

ہے گردن میں تیری غلامی کا پٹہ
تجھی سے ہے میرا بھرم غوثِ اعظم

شیاء للٰلہ یا عبد القادر ساکن البغداد یا شیخ الجیلانی

تیرا ہوں میں تیرا میرے اِس کہے کا
سر حشر رکھنا بھرم غوثِ اعظم

شیاء للّٰہ یا عبد القادر ساکن البغداد یا شیخ الجیلانی

مدینے سے بخدی بلا کو نکالو
کروان کے سر کو قلم غوثِ اعظم
شیاء للّٰہ یا عبد القادر ساکن البغداد یا شیخ الجیلانی

مرا ہر مرض دور ہو جائے پیارے
کروالیا آ کر کے دم غوثِ اعظم
شیاء للّٰہ یا عبد القادر ساکن البغداد یا شیخ الجیلانی

میرے چاند میرا مقدر سنوارو
بہت ہو گئے پیچ و خم غوثِ اعظم
شیاء للّٰہ یا عبد القادر ساکن البغداد یا شیخ الجیلانی

مجھے خواب میں آ کے جلوہ دکھا دو
کرو آج کی شب کرم غوثِ اعظم
شیاء للّٰہ یا عبد القادر ساکن البغداد یا شیخ الجیلانی

جلا پائے گا دل عبید رضا کا
ذرا رکھ دو اپنا قدم غوثِ اعظم
شیاء للّٰہ یا عبد القادر ساکن البغداد یا شیخ الجیلانی

محمد اویس عبید رضا قادری

منقبت حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ

تم نے شہ جیلاں مجھے بغداد بلایا
ہوں میرے مقدر کو شہا تم نے جگایا

دیکھوں تیرا دربار میری تھی یہ تمنا
مدّت کا میرے دل کا یہ ارمان بر آیا

ہو شکر ادا کیسے تمہارا شہ جیلاں
مجھ پاپی کو دربار کا دیدار کرایا

ٹکڑوں سے تیرے در کے شہا پلتی ہے دُنیا
مالک تیرے جد کو تیرے اللہ نے بنایا

یا غوث اغثنی جو کہا میں نے تڑپ کر
صدقے میں تیرے دم میں مجھے آکے بچایا

ہو جائے گی واللہ ابھی عید ہماری
پردہ رُخِ روشن سے اگر تم نے ہٹایا

ہوں مشکلیں آسان میری ایسا کرم ہو
تم نے تو غلاموں کو ہمیشہ ہے بچایا

دنیا کے غموں نے کیا جینا میرا دو بھر
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

ہاں ہاں تمہیں معلوم ہے کیا چاہیے مجھ کو
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

کیوں جاؤں کسی اور کے در پر تیرے ہوتے
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

ٹکڑوں پہ پلوں آپ کے جب تک رہوں زندہ
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

بندہ بھی رہوں آپکا جب تک رہوں زندہ
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

تو جتنا جسے چاہے عطا کرتا ہے میراں
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

ہو مع سوا سرکار کے غم کے نہ کوئی غم
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

روتا رہوں اے کاش میں سرکار کے غم میں
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

یا غوث عطا کر دے مجھے درد مدینہ
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

کوتاہی نہ ہو مجھ سے فرائض کی کبھی بھی
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

میراں مجھے سنت کا بھی پابند بنا دے
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

بے جا نہ زباں سے کبھی اِک لفظ بھی بولوں
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

آنکھوں میں میری قفل مدینہ تو لگا دے
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

ہر عضو پہ لگ جائے میری قفل مدینہ
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

غصہ نہ مجھے آئے کبھی نفس کی خاطر
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

روحانی و جسمانی ہو بیماریاں سب دور
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

دولت کی ہوس دور ہو مجھ سے شاہِ جیلاں

یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

اخلاق کی اخلاص کی دولت بھی عطا ہو

یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

للّٰہ کرم ٹوٹ نہ جائے کہیں یہ دل

یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

عطار کا صدقہ مجھے مایوس نہ کرنا

یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

نظروں میں سدا رکھنا عبید رضوی کو

میراں ہو میرے سر پہ ہمیشہ تیرا سایہ

محمد اویس عبید رضا قادری

منقبت حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

یا غوث میرے مردہ دل کو جلا دو آ کر
ٹھوکر سے تم نے اپنی مردوں کو ہے جلایا
یا غوث مجھ کو بہر عصیاں سے تم نکالو
جیسے کہ ڈوبی کشتی کو دو پل میں نکالا
اذن خدا سے تم نے مردے کیے زندہ
بارہ برس کی ڈوبی کشتی کو بھی نکالا
حسنی حسینی گلشن کے تم مہکتے گل
زہرا کا تو لاڈلا تو مولیٰ کا پیارا
یا غوث المدد کہ نعروں سے منکروں کے
دل پر چلاؤ خنجر سینہ پہ تیز آرا
یا غوث سن کے منکرین کے چہرے بتاتے یوں
جیسے کہ چل گیا ہو ان کے دلوں پہ آرا
کچھ خوف روزِ محشر کا عبید کو ہو کیونکر
گردن میں اس کی پٹہ یا غوث ہے تمہارا

محمد اویس عبید رضا قادری

منقبت حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

میراں بلائیے مجھے اپنے دیار میں
آنکھوں سے دیکھ لوں دیارِ پُر بہار میں

دل کو قرار آئے نہ لالہ زار میں
پائے گا چین یہ فقط تیرے دیار میں

جاؤں نجف تو جاگتی آنکھوں سے دیکھ لوں
مولیٰ علی کی بارگاہ پُر بہار میں

عرصہ ہوا یہ سوچتے اب کے بلاؤ گے
کہیں موت آنا جائے اسی انتظار میں

میراں تمنا ہے میری اے کاش! دیکھ لوں
بغداد پاک کے حسین لیل و نہار میں

گھیرا غموں نے جب کہا یا غوث المدد
آئیں مدد کے واسطے اک ہی پکار میں

الفت کا اپنی جام پلا ایسا ساقیا
بے خود رہوں ہمیشہ میں جس کے خمار میں

محمد اویس عبید رضا قادری

منقبت سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ

میراں ولیوں کے امام دیدو پنجتن کے نام میں نے جھولی ہے پھیلائی بڑی دیر سے
کردو نظر کرم سرکار اپنے منگتوں پہ اک بار میں نے آس ہے لگائی بڑی دیر سے

دل کی کلی میری آج کھلی ہے آپ آئے ہیں خبر ملی ہے
ذرا دھیرے دھیرے آؤ للہ کرم فرماؤ میں نے محفل ہے سجائی بڑی دیر سے

قلب و نظر میں نور سمایا ایک سرور سا ذہن پہ چھایا
جب میراں لگے پلانے میرے ہوش لگے ٹھکانے ایسی پی ہے میں نے مئے دستگیر سے

تم جو بناؤ بات بنے گی دونوں جہاں میں لاج رہے گی
لجپال نظریا کردو منگتوں کی جھولی بھر دو بھر دو کاسہ میرا پنجتنی خیر سے

روتے روتے عمر گذاری کب آئے گی اپنی باری
ذرا جلوہ ہمیں دکھادو میرے دل کی کلی کھلا دو میں نے بپتا ہے سنائی بڑی دیر سے

مشکل جب بھی سر پہ آئی تیری رحمت آڑے آئی
جب میں نے تمہیں پکارا کام آیا تیرا سہارا چلتا عاصی کا گذارا تیری خیر سے

محمد یوسف عاصی

منقبت قاری مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عاشق محبوب یزداں آپ ہیں
رہنما و دیں و ایماں آپ ہیں

مصلح الدین نامِ نامی آپ کا
دین کی شمع فروزاں آپ ہیں

آپ حافظ آپ قاری آپ شیخ
سارے دیں داروں کے جاناں آپ ہیں

آپ ہیں صدرالشریعہ کے سپوت
علم کا مہر درخشاں آپ ہیں

آپ ہیں علم و عمل کی روشنی
قادری ہیں شیخ دوراں آپ ہیں

منکشف ہے آپ پر علم و حدیث
شارح مقصود قرآں آپ ہیں

آپ آگاہ رموزِ معرفت
صاحب اسرارِ عرفاں آپ ہیں

علم حق کی عمر بھر تدریس کی
عالمانِ حق میں ذیشاں آپ ہیں
تشنگانِ علم عرفان کے لیے
رحمتِ محبوبِ یزداں آپ
از دکن تا ملک پاکستان ہے
جو تجلی نورِ افشاں آپ ہیں
آپؒ کی نسبت پہ نازاں ہے ریاضؔ
ناز بردارِ مریداں آپ ہیں

ریاض الدین سہروردی

منقبت دولہا شاہ سبزواری رحمۃ اللہ علیہ

دھوم ہے گھر گھر تمہاری سبزواری سبزواری
ہر زباں پہ ہے جو جاری سبزواری سبزواری

جھولیاں بھر دو ہماری سبزواری سبزواری
ہے گدا دنیا تمہاری سبزواری سبزواری

ہے تیرا گنبد بھی نور اور ہو مینار نوری
خوب ہے تربت تمہاری سبزواری سبزواری

ہے یہی ارمان دل کا ایک دن آ جائے ایسا
دیکھ لوں صورت تمہاری سبزواری سبزواری

رنج و غم ہو دور سارے کام بن جائیں ہمارے
عرض ہے تجھ سے ہماری سبزواری سبزواری

سر پہ جو منڈلا رہی ہے مجھ کو جو تڑپا رہی ہے
ہو بلائیں دور ساری سبزواری سبزواری

غوث کا صدقہ عطا ہو جھولیاں منگتوں کی بھر دو
حاجتیں پوری ہماری سبزواری سبزواری

جگمگایا میرا مقدر تو نے اے میرے دلبر

قسمتیں لاکھوں سنواری سبزواری سبزواری

جو بھی آیا تیرے در پر وہ گیا دامن کو بھر کر

ہے تمہارا فیض جاری سبزواری سبزواری

میں بھی سگ ہوں تیرے درکا اے سخی دے ڈال ٹکڑا

میں نے بھی جھولی پساری سبزواری سبزواری

ہے عقیدہ یہ ہمارا جو بھی ہے منگتا تمہارا

ہے نظر سب پر تمہاری سبزواری سبزواری

اب کبھی کھائے نہ ٹھوکر ہو عبید قادری پر

وہ نظر دولہا تمہاری سبزواری سبزواری

محمد اویس عبید رضا قادری

منقبت دولہا شاہ سبزواریؒ

تیرا در جو ملا سبز واری پیا
مجھ کو سب مل گیا سبزواری پیا
ہو گئیں مشکلیں دم میں کافور سب
جب تڑپ کہ کہا سبزواری پیا
تیرا در تا قیامت سلامت رہے
ربّ سے ہے یہ دعا سبزواری پیا
بعد مردن بھی اترے نہ جس کا خمار
جام ایسا پلا سبزواری پیا
میری کشتی پھنسی آ کے منجدھار میں
پار اِس کو لگا سبزواری پیا
میرے غوث الوریٰ کا وسیلہ تو دے
دردِ دل کی دوا سبزواری پیا
دو جہان میں بچا رنج و غم سے مجھے
شاد رکھ دائما سبزواری پیا

دین و دنیا میں کر دے مجھے سرخرو
ہے یہی اِلتجا سبزواری پیا
چہرہ نور سے آج پردہ اٹھا
اک جھلک دے دکھا سبزواری پیا
واسطہ پنجتن کا مجھے بھی کبھی
اپنا جلوہ دکھا سبزواری پیا
سبز گنبد کا جلوۂ دکھا کر میرا
غنچۂ دل کھلا سبزواری پیا
موت آئے مدینے میں ایمان پر
ہے یہی مدعا سبزواری پیا
میٹھے سرکار سے تو بقیع میں جگہ
بہر تربت دلا سبزواری پیا
کیوں نہ جھومے عبید رضا کہ ملا
اِس کو دامن تیرا سبزواری پیا

کلام محمد اویس عبید رضا قادری

منقبت دولہا شاہ سبزواری

علی کے دولارے محمد شاہ دولہا

ہمارے ہمارے محمد شاہ دولہا

ہزاروں کے تم نے نگاہِ کرم سے

مقدر سنوارے محمد شاہ دولہا

پسارے ہوئے جھولیاں آ گئے ہم

تمہارے دوارے محمد شاہ دولہا

ہمیں غوث و خواجہ کا داتا کا صدقہ

عطا کر دو پیارے محمد شاہ دولہا

اگرچہ نکمے کمینے سہی ہم

مگر ہیں تمہارے محمد شاہ دولہا

بھلا در بدر ٹھوکریں کھائیں کیونکر

جو تم ہو ہمارے محمد شاہ دولہا

بگڑتے گئے کام جب جب ہمارے

تمہی نے سنوارے محمد شاہ دولہا

گھرا ہوں میں ہر سمت سے رنج وغم میں

کرم میرے پیارے محمد شاہ دولہا

نکالے مجھے کون بحرِ الم سے

سوائے تمہارے محمد شاہ دولہا

مرادوں سے منگتوں کے بھرتے ہیں جھولی

سخی ہیں ہمارے محمد شاہ دولہا

جو حاضر ہیں دربار میں تیرے جائیں

مدینے یہ سارے محمد شاہ دولہا

سنو آندھیوں گردشوں تم بھی سن لو

صمد[1] ہیں ہمارے محمد شاہ دولہا

عبیدؔ رضا کو مدینے کے نوری

دکھا دو نظارے محمد شاہ دولہا

کلام محمد اویس عبید رضا قادری

---

[1] مدد کرنے والے

آئے ہیں تیرے دربار یا محمد شاہ

بطرز: جشن آمد رسول ﷺ

آئے ہیں تیرے دربار یا محمد شاہ
تیرے منگتے پھر اک بار یا محمد شاہ
یا محمد شاہ دولہا یا محمد شاہ

عرس پہ تیرے ہر سال آتے رہے
تیرے لطف و عنایات پاتے رہے
تیرا صدقہ شہا روز کھاتے رہے
تیرے منگتے تیرے گیت گاتے رہے
تیری اُلفت کبھی بھی نہ ہو دل سے کم

میرے دولہا شاہ سرکار یا محمد شاہ
یا محمد شاہ دولہا یا محمد شاہ

جودو رحمت کرم تیرا بہتا رہے
تیرا دریائے فیضان بہتا رہے
سبز گنبد سے انوار ملتا رہے

اور تیرے گداؤں کو دیتا رہے
ہے بڑھے تا قیامت سلامت رہے
تیرا نورانی دربار یا محمد شاہ
یا محمد شاہ دولہا یا محمد شاہ

میرے بابا بلائیں کرو مجھ سے دور
ہے یقیں میرا دامن بھرو گے ضرور
آج خالی نہ لوٹوں گا ہرگز حضور
اپنے دامن میں بھر لوں گا کیف و سرور
غوث و خواجہ کے صدقے میں منگتے کی آج
جھولی بھر دونا سرکار یا محمد شاہ
یا محمد شاہ دولہا یا محمد شاہ

ہے اٹھائے کھڑا ہاتھ در پہ غریب
تو ہے رب کا ولی تو نبی کے قریب
سبزواری جگا دے میرا بھی نصیب
چوم لوں جا کے سنگ دیار حبیب
اور آنکھوں سے اپنی دیکھوں میں شہا

سبز گنبد و مینار یا محمد شاہ
یا محمد شاہ دولہا یا محمد شاہ

یہ تمنا دلی ہے تو کردو کرم
اِس طرح موت آئے میرے محترم
سامنے ہو محمد ﷺ کا پیارا حرم
اُن کے قدموں پہ ہو سر نکل جائے دم
اور ہو جائے مرقد بقیع میں عطا

عرض میری ہے سرکار یا محمد شاہ
یا محمد شاہ دولہا یا محمد شاہ

ہو گر مجھ پہ تیری یہ میٹھی نظر
غم کی تاریکیاں ہوں سبھی دربدر
شامِ غم میں طلوع ہوئی اک سحر
زندگی میری واللہ جائے سنور
فضل رب سے شہا یہ یقیں ہے مجھے

ہو گا میرا بیڑا پار یا محمد شاہ
یا محمد شاہ دولہا یا محمد شاہ

فیض تیرا سدا ہم پہ جاری رہے
یونہی تیری نظر پیاری پیاری رہے
قائم الفت تمہی سے یہ جاری رہے
تم سے الفت ہی پہچاں ہماری رہے
جب تلک ہم جئیں پیار کرتے رہیں

دم بدم یہی تکرار یا محمد شاہ
یا محمد شاہ دولہا یا محمد شاہ

تیرے دربار میں آگیا جو گدا
اپنے من کی مرادیں ہے وہ پاگیا
بن عبید رضا کا بھی یہ مژدہ
رقص کرتی ہے لب پر یہی اک صدا
مجھ کو نورانی نورانی جلوہ دکھا

پیارے دولہا بس اک بار یا محمد شاہ
یا محمد شاہ دولہا محمد شاہ

محمد اوابیس عبید رضا قادری

منقبت محمد شاہ دولہا سبزواریؒ

سبزواری تمہارے در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

ترے در کا ہوں میں گدا میرے دولہا
بھر دو آج دامن مرا میرے دولہا

سبز واری تمہارے در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

یہی ہے میری التجا میرے دولہا
مجھے اپنا جلوہ دکھا میرے دولہا

سبز واری تمہارے در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

کرم سے ترے ہوں کھڑا میرے دولہا
تو ہی ہے آسرا میرے دولہا

سبزواری تمہاری در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

برائے میرا مدعا میرے دولہا
ہواذن مدینہ عطا میرے دولہا

سبز واری تمہارے در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

نبی کے نواسوں کا صدقہ عطا ہو
ہوں دامن پھیلائے کھڑا میرے دولہا

سبز واری تمہارے در پر
آ گیا میں بھکاری بن کر

تیرے عرس میں آئے جتنے بھکاری
سبھی کو مدینہ دیکھا میرے دولہا

سبز واری تمہارے در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

پس مرگ بھی جس کا ہو کیف باقی
محبت کی وہ مئے پلا میرے دولہا

سبز واری تمہارے در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

رہوں ساتھ جنت میں گر میرے آقا
یہ احسان ہو گا بڑا میرے دولہا

سبز واری تمہارے در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

مجھے اس جہاں اور اگلے جہاں کی
سبھی آفتوں سے بچا میرے دولہا

سبز واری تمہارے در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

مجھے اپنے دامن میں اے سبز واری
سرِ حشر لینا چھپا میرے دولہا

سبز واری تمہارے در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

مجھے کیا عطا ہو گیا تیرے در سے
بتاؤں میں ان سب کو کیا میرے دولہا

سبز واری تمہارے در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

بھلا ہو گی اب کسی چیز کی کیا
جو دامن ترا مل گیا میرے دولہا

سبز واری تمہاری در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

نہ مایوس ہو اور گدا بن کے آجا
کہ بھردیں گے دامن ترا میرے دولہا

سبز واری تمہارے در پر
آ گیا میں بھکاری بن کر

تجھے واسطہ غوث و خواجہ کا اب تو
ذرا رُخ سے پردہ اٹھا میرے دولہا

سبز واری تمہارے در پہ
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

نگاہِ کرم کہ عبید رضا ہے
تیرے در کا ادنیٰ گدا میرے دولہا

سبز وری تمہارے در پر
آ گیا ہوں میں بھکاری بن کر

محمد اویس عبید رضا قادری

منقبت دولہا شاہ سبزواریؒ

تم غوث کے دلارے دولہا شاہ سبزواری
اجمیری تاج والے دولہا شاہ سبزواری

سرکار کی غلامی دعوتِ اسلامی
اور اس کے ہیں سہارے دولہا شاہ سبزواری

رنج والم میں گھر کر منگتوں نے جو تڑپ کر
جب بھی پکارا آئے دولہا شاہ سبزواری

آؤ گداؤ آؤ منہ مانگی آس پاؤ
بام کرم پہ آئے دولہا شاہ سبزواری

مانگو فقیر و مانگو جو مانگنا ہے مانگو
دینے پہ آج آئے دولہا شاہ سبزواری

بدکار کو نبھاؤ اور رب سے بخشواؤ
جرم و قصور ہمارے دولہا شاہ سبزواری

بے شک ہیں ہم نکمے مانا کہ ہیں کمینے
آخر تو ہیں تمہارے دولہا شاہ سبزواری

بے بس کے بس تمہی ہو بے کس کے کس تمہی ہو
سب کچھ ہو تم ہمارے دولہا شاہ سبزواری

ہے نظر تمہاری ہم پر کیونکر جائیں ہم کہیں پر
ٹکڑوں پہ ہیں تمہارے دولہا شاہ سبزواری

طیبہ کی حاضری ہو دولہا مجھے بھی کٹ دو
بڑی آس لے کے آئے دولہا شاہ سبزواری

کوئی مانگتا ہے دولت کوئی چاہتا ہے ثروت
دل غم نبی کا مانگے دولہا شاہ سبزواری

کوئی طالب حکومت کوئی چاہتا ہے شہرت
میرا دل مدینہ مانگے دولہا شاہ سبزواری

طیبہ میں موت چاہے مدفن بقیع میں چاہے
دل کچھ نہ اور چاہے دولہا شاہ سبزواری

اخلاص کا خزینہ اخلاق کا خزینہ
مجھ کو عطا ہو پیارے دولہا شاہ سبزواری

روشن ہو میرا سینہ اس میں ہو بس مدینہ
یہ میری التجا ہے دولہا شاہ سبزواری

چشم کرم ہو ہم پر آئے ہیں تیرے در پر
رنج و الم کے مارے دولہا شاہ سبزواری

ہو کرم عبید پر بھی ہے غلام تیرا یہ بھی
تجھ سے یہ تجھ کو چاہے دولہا شاہ سبزواری

محمد اویس عبید رضا قادری

منقبت محمد شاہ دولہا سبزواریؒ

خیرات لینے آ گئے منگتے تمہارے دولہا
بھر دیجئے دامن مرادوں سے ہمارے دولہا
میرے سبزواری میرے سبزواری

منگتوں کی رکھ لے لاج کر دے سب مرادیں پوری
دامن پسارے آ گئے تیرے دروازے دولہا
میرے سبزواری میرے سبزواری

بن کر گدا پھیلا کے دامن ناتوانو آؤ
اور مانگ لو بے حد سخی ہیں یہ ہمارے دولہا
میرے سبزواری میرے سبزواری

دیتا ہوں تجھ کو واسطہ غوث الوریٰ کا مجھ کو
پھر مسجدِ نبوی کے دکھلا دے نظارے دولہا
میرے سبزواری میرے سبزواری

یہ جگمگاتا نور برساتا تمہارا روضہ
شرما گئے ہیں اِس کے آگے چاند تارے دولہا
میرے سبزواری میرے سبزواری

محمد اویس عبید رضا قادری

سہرا

آج مولیٰ بخش فضلِ ربّ سے ہے دولہا بنا
خوشنما پھولوں کا اِس کے سر پہ ہے سہرا سجا
اس شادی خانۂ آبادی ہو رب مصطفیٰ
از پئے غوث الوریٰ بہرِ امام احمد رضا
زوجہ مولیٰ بخش کی یا رب کرے پردہ سدا
بخش مولیٰ بخش کی بیوی کو توفیق حیا
تو سدا رکھنا سلامت اس کا جوڑا یا خدا
کوئی بھی جھگڑا نہ ہو آپس میں اے رب العلیٰ
ان کو خوشیاں دو جہاں میں تو عطا کر کبریا
ان پہ رنج و غم کی نا چھائے کبھی کالی گھٹا
آفتِ فیشن سے ہر دم ان کو مولیٰ تو بچا
یا الٰہی! ان کا گھر گہوارۂ سنت بنا
میٹھے میٹھے ہوں مدینے کے انہیں منے عطا
واسطہ یا رب مدینے کی مبارک خاک کا

میرا مولیٰ سہرا یا رب جب تلک زندہ رہے
سنتوں کی خوب یہ تبلیغ بھی کرتا رہے

اِس طرح مہکا کرے یہ گھر کا گھر سب یا خدا
پھول جیسا کہ مہکتے ہیں مدینے کے سدا

یا الٰہی دے سعادت حج کی ان کو بار بار
بار بار ان کو دکھا میٹھے محمد کا دیار

ہو بقیع پاک میں دونوں کو مدفن بھی عطا
سبز گنبد کا تجھے دیتا ہوں مولیٰ کا واسطہ

یہ میاں بیوی رہیں جنت میں یکجا اے خدا
یا الٰہی! ہے یہی عطارؔ کے دل کی صدا

مولانا محمد الیاس عطار قادری

حصہ پنجم
صلوٰۃ وسلام

تم پہ کروڑوں درُود

کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درُود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درُود

شافع روز جزا تم پہ کروڑوں درُود
دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں دُرود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درُود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کف پا چاند سا
سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں دُرود

وہ شب معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں دُرود

تم سے کھلا باب جود تم سے ہے سب کا وجود
تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں دُرود

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درُود

تم ہو شفائے مرض خلق خدا خود غرض
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں درُود

خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جلیل
خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درُود

طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رسل کے امام
نوشۂ ملکِ خدا تم پہ کروڑوں درُود

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درُود

جائیں نہ جب تک غلام خُلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروڑوں درُود

مظہر حق ہو تمہیں مظہر حق ہو تمہیں
تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں درُود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درُود

ایک طرف اعلائے دیں ایک طرف حاسدین
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود

باٹ نہ در کے کہیں گھاٹ نہ گھر کے کہیں
ایسے تمہیں پالنا تم پہ کروڑوں درود

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جس کو بار دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اُس خدا بھائی صورت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

اس بتول جگر پارۂ مصطفیٰ

جملہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ

جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا

اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

جس کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی

اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر

اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقیٰ

جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن

پر تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردن اولیا

اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حضرت حمزہ شیر خدا و رسول
زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہلِ ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

یا نبی سلام علیک

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوٰۃ اللّٰہ علیک
ہو مبارک اہلِ عصیاں — ہو گیا بخشش ساماں
آ گئی صبح بہاراں — ہو گیا گھر گھر چراغاں
یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوٰۃ اللّٰہ علیک
جشن میلاد النبی ہے — نور کی چادر تنی ہے
روشنی ہی روشنی ہے — ہر طرف یہ دھوم مچی ہے
یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوٰۃ اللّٰہ علیک
تم حبیب کبریا ہو — اور امام الانبیاء ہو
دو جہاں کے پیشوا ہو — شافعِ روزِ جزا ہو
یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوٰۃ اللّٰہ علیک

مرض عصیاں کو مٹانا نیک مجھ کو تم بنانا
راہِ سنت پر چلانا اپنی الفت میں گمانا
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آخری لمحے جب آئیں کاش! وہ تشریف لائیں
اپنے جلووں میں گمائیں جھوم کر ہم گنگنائیں
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

رحمتوں کے تاج والے دو جہاں کے راج والے
عاصیوں کی لاج والے عرش کی معراج والے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

کاش حاصل ہو حضوری دور ہو جائے یہ دوری
دیکھ لوں وہ شکل نوری دل کی حسرت ہو پوری
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا جبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

تم شفیع المذنبیں ہو — سرور دنیا و دیں ہو
صادق الوعدوامیں ہو — رحمتہ للعالمین ہو
یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوٰۃ اللّٰہ علیک
جان کر کافی سہارا — لے لیا ہے درِ تمہارا
خلق کے وارث خدارا — لو سلام اب تو ہمارا
یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوٰۃ اللّٰہ علیک
مصطفیٰ خیر الوریٰ ہو — سرور ہر دوسرا ہو
اپنے اچھوں کا تصدق — ہم بدوں کو بھی نبھا ہو
یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوٰۃ اللّٰہ علیک

کروڑوں درود سلام

تاجدار حرم اے شہنشاہ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود وسلام
ہو نگاہ کرم مجھ پہ سلطانِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
دور رہ کر نہ دم ٹوٹ جائے کہیں
کاش طیبہ میں اے مرے ماہ مبیں
دفن ہونے کو مل جائے دو گز زمیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
کوئی حسن عمل پاس میرے نہیں
پھنس نہ جاؤں قیامت میں مولیٰ کہیں
اے شفیع امم لاج رکھنا تمہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
دونوں عالم میں کوئی بھی تم سا نہیں
سب حسینوں سے بڑھ کر تمہی ہو حسیں

قاسم رزق رب العلیٰ ہو تمہی
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

فکر امت میں راتوں کو روتے رہے
عاصیوں کے گناہوں کو دھوتے رہے
تم پہ قربان جاؤں میرے مہ جبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

پھول رحمت کے ہر دم لٹاتے رہے
ہم غریبوں کی بگڑی بناتے رہے
حوضِ کوثر پہ نہ بھول جانا کہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

کافروں کے ستم ہنس کے سہتے رہے
پھر بھی ہر آن حق بات کہتے رہے
کتنی محنت سے کی تم نے تبلیغِ دین
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

موت کے وقت کر دو نگاہِ کرم
کاش اِس شان سے یہ نکل جائے دم
سنگ در پہ تمہارے ہو میری جبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

اب مدینے میں سب کو بلا لیجئے
اور سینہ مدینہ بنا دیجئے
از پئے غوثِ اعظم امام مبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

عشق سے تیرے معمور سینہ رہے
لب پہ ہر دم "مدینہ مدینہ" رہے
بس میں دیوانہ بن جاؤں سلطانِ دین
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

دور ہو جائیں دنیا کے رنج والم
ہو عطا اپنا غم دیجئے چشم نم
مال و دولت کی کوئی تمنا نہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

پھر بلا لو مدینے میں عطار کو
اپنے قدموں میں رکھ لو گنہگار کو
کوئی اِس کے سوا آرزو ہی نہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

از مولانا محمد الیاس عطار قادری امیرِ اہلِ سنت

اے بیابان عرب تیری بہاروں کو سلام

اے بیابانِ عرب تیری بہاروں کو سلام
تیرے پھولوں کو ترے پاکیزہ خاروں کو سلام
جبلِ نور و جبلِ ثور اور ان کے غاروں کو سلام
نور برساتے پہاڑوں کی قطاروں کو سلام
جھومتے ہیں مسکراتے ہیں مغیلانِ عرب
خوبصورت وادیوں کو رہگزاروں کو سلام
رات دن رحمت برستی ہے جہاں پر جھوم کر
ان طوافِ کعبہ کے رنگیں نظاروں کو سلام
دوڑ کر دیوارِ کعبہ سے جو لپٹے ہیں وہاں
اُن سبھی دیوانوں سارے بے قراروں کو سلام
حجرِ اسودٔ باب و میزاب و مقامِ ملتزم
اور غلاف کعبہ کے رنگیں نظاروں کو سلام
رُکن شامی اورعراقی اور یمانی پر درودِ
جگمگاتے نور برساتے میناروں کو سلام

خوب چومے ہیں قدم ثور و حرا نے شاہ کے
مہکے مہکے پیارے پیارے دونوں غاروں کو سلام

دونوں بچوں[1] کا بھی حملہ خوب تھا بو جہل پر
بدر کے اُن دونوں ننھے جاں نثاروں کو سلام

جگمگاتے گنبدِ خضریٰ پہ ہوں روشن درود
مسجدِ نبوی کے نورانی میناروں کو سلام

منبر و محراب جاناں اور سنہری جالیاں
سبز گنبد کے مکیں کو دونوں پیاروں کو سلام

جس جگہ پر آ کے سوئے ہیں صحابہ دس ہزار
اس بقیعِ پاک کے سارے مزاروں کو سلام

غسل کعبہ کا بھی منظر کس قدر پر کیف[2] ہے
جھوم کر کہتا ہے عطار ان نظاروں کو سلام

از مولانا محمد الیاس عطار قادری امیرِ اہلِ سنت

---

[1] معاذ اور معوذ دو ننھے مدنی منوں نے غزوہ بدر میں ابو جہل پر بے حد دلیرانہ حملہ کیا اور ابو جہل کے قتل کا سبب بنے

[2] (غسل کعبہ عموماً یکم ذوالحجہ الحرام کو ہوتا ہے)

اے مدینے کے تاجدار

اے مدینے کے تاجدار تجھے اہلِ ایماں سلام کہتے ہیں
تیرے عشاق تیرے دیوانے جانِ جاناں سلام کہتے ہیں

تیری فرقت میں بے قرار ہیں جو ہجر طیبہ سے دِل فگار ہیں جو
وہ طلب گار دید رو رو کر اے مری جاں سلام کہتے ہیں

جن کو دنیا کے غم ستاتے ہیں ٹھوکریں در بدر جو کھاتے ہیں
غم نصیبوں کے چارہ گر تم کو وہ پریشاں سلام کہتے ہیں

دور دنیا کے رنج و غم کردو اور سینے میں اپنا غم بھر دو
سب کو چشمانِ تر عطا کر دو جو مسلماں سلام کہتے ہیں

عشق سرور میں جو تڑپتے ہیں حاضری کے لیے ترستے ہیں
اذن طیبہ کی آس میں آقا وہ پر ارماں سلام کہتے ہیں

رُخ سے پردے کو اب اٹھا دیجئے اپنے سینے سے اب لگا لیجئے
حسنِ اعمال سے ہیں جو یکسر خالی داماں سلام کہتے ہیں

آپ عطؔار کیوں پریشاں ہیں عاشقوں پر تو وہ مہرباں ہیں
اُن پہ رحمت وہ خاص کرتے ہیں جو مسلماں سلام کہتے ہیں

مولانا محمد الیاس عطار قادری

غم کے مارے سلام کہتے ہیں

اے صبا مصطفیٰ سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں
یاد کرتے ہیں تم کو شام و سحر دل ہمارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کی باتیں مرحبا رنگ و نور کی باتیں
چاند جن کی بلائیں لیتا ہے اور تارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کے گیسو بھینی بھینی مہکتی وہ خوشبو
جس سے معمور ہے فضا ہر سُو وہ نظارے سلام کہتے ہیں

جب محمد ﷺ کا نام آتا ہے رحمتوں کا پیام آتا ہے
لب ہمارے درُود پڑھتے ہیں دل ہمارے سلام کہتے ہیں

زائر کعبہ تو مدینے میں پیارے آقا سے اتنا کہہ دینا
آپ کی گرد راہ کو آقا چاند تارے سلام کہتے ہیں

ذکر تھا آخری مہینے کا تذکرہ چھڑ گیا مدینے کا
حاجیو مصطفیٰ سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں

اے خدا کے حبیب پیارے رسول یہ ہمارا سلام کیجیے قبول
آج محفل میں جتنے حاضر ہیں مل کے سارے سلام کہتے ہیں

جناب انور صاحب

آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

ہر آہ گئی عرش پہ یہ آہ کی قسمت
ہر اشک پہ اک خلد ہے ہر اشک کی قیمت

تحفہ یہ ملا ہے مجھے سرکار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

شکرِ خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پہ نثار جان فلاح و ظفر کی ہے

آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے
پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے

گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے
ناشکر یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے
لٹتے ہیں مارے جاتے ہیں یوں ہی سنا کئے
ہر بار دی وہ امن کہ غیرت حضر کی ہے

ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے
پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اِس پاک در کی ہے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے
پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

کعبے کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم نے جس نے کہ نہضت کدھر کی ہے
پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

ان پر درود جن کو ہجر کریں سلام
ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے
ان پر درود جن کو کسِ بے کساں کہے
ان پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ بارگاہ مالکِ جن و بشر کی ہے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

شمش و قمر اسلام کو حاضر ہیں السلام
خوبی انہی کی جوت سے شمس و قمر کی ہے
سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے
سب بحر و بر سلام کو حاضر ہیں السلام
تملیک انہی کے نام تو ہر بحر وبر کی ہے
عرض و اثر سلام کو حاضر ہیں السلام
ملجا یہ بارگاہ دعا و اثر کی ہے
شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السلام
راحت انہی کے قدموں میں شوریدہ سر کی ہے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی سے
پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے
خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السلام
مرہم یہیں کی خاک تو خستہ جگر کی ہے
سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ جلوہ گاہ مالک ہر خشک و تر کی ہے
سب کروفر سلام کو حاضر ہیں السلام
ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر کرو فر کی ہے
اہل نظر سلام کو حاضر ہیں اسلام

یہ گرد ہی تو سُرما سب اہل نظر کی ہے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ا سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی اسے

بھاتی نہیں ہمدم مجھے جنت کی جوانی
سنتا نہیں زاہد سے میں حوروں کی کہانی
الفت ہے مجھے سایہ دیوار نبی سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی سے

یہ پیاری پیاری کیاری تیرے خانہ باغ کی سرد اس
کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے
جنت میں آکے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے
مومن ہوں مومنوں پہ رؤف رحیم ہو
سائل ہوں سائلوں کو خوشی لا نہر کی ہے
پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

جن جن مرادوں کے لئے احباب نے کہا
پیش خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے
آ کچھ سنا دے عشق کے بولوں میں اے رضا
مشتاق طبع لذت سوز جگر کی ہے

آیا ہے بلاوا مجھے دربارِ نبی ﷺ سے
پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی سے

بھینی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے
کھبتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے
چھبتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے
ڈالیں ہری ہری ہیں تو بالیں بھری بھری
کشتِ امل پری ہے یہ بارش کدھر کی ہے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سونپا خدا کو تجھ کو یہ عظمت سفر کی ہے
ہم گرد کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

کالک جبیں کی سجدہ در سے چھڑاؤ گے
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے
ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

برسا کے جانے والوں پہ گوہر کروں نثار
ابر کرم سے عرض یہ میزاب زر کی ہے
آغوش شوق کھولے ہے جن کے لئے حطیم
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جان نو
یہ راہِ جانفزا مرے مولیٰ کے در کی ہے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

ہر آہ گئی عرش پہ یہ آہ کی قسمت
ہر اشک پہ اک خلد ہے ہر اشک کی قیمت
تحفہ یہ ملا ہے مجھے سرکار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

گھڑیاں گنیں ہیں برسوں کی یہ شب گھڑی پھری
مر کر کے پھر یہ سل مرے سینے سے سرکی ہے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے
معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو
کرسی سے اونچی کرسی اس پاک در کی ہے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

سعدین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمت کئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے
محبوب ربِ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود
بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے
اے وائے بے بسی تمنا کہ اب امید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے
یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے
اور بارگاہ مرحمتِ عام تر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے ہیں تو صلا عمر بھر کی ہے
زندہ رہیں تو حاضری بارگاہ نصیب
مر جائیں تو حیات ابد عیش گھر کی ہے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

کیوں تاجدارو خواب میں دیکھی کبھی یہ شے
جو آج جھولیوں میں گدایانِ در کی ہے
طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے
عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو
مکہ نہیں جانچ جہاں خیرو شر کی ہے
کعبہ ہے بیشک انجمن آرا دلہن مگر
ساری بہار دلہنوں میں دولہا کے گھر کی ہے

کعبہ دلہن ہے تربتِ اطہر نئی دلہن
یہ رشکِ آفتاب وہ غیرت قمر کی ہے
دونوں بنیں سجیلی انیلی بنی مگر
جو پی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور کی ہے
پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے
اتنا عجب بلندی جنت پہ کس لئے
دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے گھر کی ہے
عرش بریں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ
اتری ہوئی شبیہہ ترے بام و در کی ہے
وہ خلد جس میں اترے گی ابرار کی بارات
ادنیٰ نچھاور اس مرے دولہا کے سر کی ہے
پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے
اُف بے حیایاں کہ یہ منہ اور تیرے حضور
ہاں تو کریم ہے تری خُو در گزر کی ہے
تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے
جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پرسشِ اور جا بھی سگِ بے ہنر کی ہے

مجرم بلائیں آئیں ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے
سرکار ہم گنواروں میں طرز ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے
لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے
مانگیں گے مانگی جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بر کی ہے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

جنت نہ دیں، نہ دین تری رویت ہو خیر سے
اس گل کے آگے کس کو ہوس برگ و بر کی ہے
شربت نہ دیں نہ دیں تو کرے بات لطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پروا شکر کی ہے
سنکی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دے ہو
یہ آبرو رضا تیرے دامانِ تر کی ہے

پیغام صباء لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

اَلنَّبِیُ صَلُّوْا عَلَیْه

یا رسول اللہ ﷺ یا رسول اللہ ﷺ
یا حبیب اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ

اَلنَّبِیُ صَلُّوْ اعَلَیْه ... صَلوَاتُ اللّٰه عَلَیْه
وَیَنَالُ الْبَرَکَات ... کُلُّ مَنْ صَلّٰی عَلَیْه
اَلنَّبِیُ یَا حَاضِرِیْن ... اِعْلَمُوْا عِلْمَ الْیَقِیْن
اَنَّ رَبَّ الْعَالَمِیْن ... فَرَضٰی صَلّٰی عَلَیْه
اللہ، اللہ ، اللہ،اللہ ... اللہ، اللہ ، اللہ اللہ

اَلنَّبِیُ صَلُّوْ ا عَلَیْه

کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود
یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ

اَلنَّبِیُ یَامَنْ حَضَرْ ... اَلنَّبِیُ خَیْرُ الْبَشَرْ
مَنْ لَّہٗ شَقُّ الْقَمَرْ ... وَنَزِلْ سَلِّمْ عَلَیْه
اللہ، اللہ ، اللہ،اللہ ... اللہ، اللہ ، اللہ اللہ

اَلنَّبِیُ صَلُّوْ اعَلَیْه

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود
ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفٰے ﷺ تم پہ کروڑوں درود
یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ

اَلنَّبِیُ ذَاکَ الْعُرُوْس — ذِکْرُہ" یُحْیِ النُّفُوْس
اَلنَّصَارٰی وَالْمَجُوْس — اَسْلَمُوْ اعَلٰی یَدَیْہ
اللہ، اللہ ، اللہ،اللہ — اللہ، اللہ ، اللہ اللہ

اَلنَّبِیُ صَلُّوْا عَلَیْہ

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود
آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود
یارسول اللہ ﷺ یاحبیب اللہ ﷺ
سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکے صبا تم پہ کروڑوں درود
یارسول اللہ ﷺ یاحبیب اللہ ﷺ

اَلنَّبِیُ الْمُصْطَفٰی — اِبْنُ زَمْ زَمْ وَ صَفَا
مَنْ تَعَالٰی شَرُفَا — کُلُّکُمْ صَلّٰی عَلَیْہ

اللہ، اللہ ، اللہ،اللہ　　اللہ، اللہ ، اللہ اللہ

اَلنَّبِیُ صَلُّوْ اعَلَیْہ

اَلنَّبِیُ الْمُجْتَبٰی　　اَلنَّبِیُ سَاکِنُ قُبَا

حُبُّہٗ لِمَذْ ھَبَا　　رَبَّنَا صَلّٰی عَلَیْہ

اللہ، اللہ ، اللہ،اللہ　　اللہ، اللہ ، اللہ اللہ

اَلنَّبِیُ صَلُّوْ اعَلَیْہ

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثناء تم پہ کروڑوں درود
تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود
خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود
نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم
تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروڑوں درود
شافی ونافی ہو تم کافی و وافی ہو تم
درد کو کردو دوا تم پہ کروڑوں درود
یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
برسے کرم کی بھرن پھولے نِعَم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود

کیوں کہوں بےکس ہوں میں کیوں کہوں بےبس ہوں میں
تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروڑوں درود
یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ

اَلنَّبِیُ ذَاکَ الْمَلِیْح قُوْلُهٗ قُوْلُ صَحِیْح
وَالْقُرْاٰنُ شَیْیٌ فَصِیْح اَلَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْه
اللہ، اللہ ، اللہ،اللہ اللہ، اللہ ، اللہ اللہ

اَلنَّبِیُ صَلُّوْا عَلَیْه

کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود
ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں درود
آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود
کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود
یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ

وَالْحَسَنُ اُمِّ الْحُسَیْن لِلنَّبِیْ رَیْحَانَتَیْن
فَا طِمَه قُرَّةُ عَیْن جَدُّهُمْ صَلُّوْا عَلَیْه
اللہ، اللہ ، اللہ،اللہ اللہ، اللہ ، اللہ اللہ

اَلنَّبِیُ صَلُّوْا عَلَیْہ
یہ عبید ادنیٰ غلام تیرا ہے خیر الانام
وقف مدحت کے لیے اس کی ہو عمر تمام

دھوم مچا دو آمد کی آ گئے سرکار ﷺ

دھوم مچا دو، مچا دو دھوم مچا دو آمد کی
آ گئے سرکار ﷺ بولو آ گئے سرکار ﷺ

مچی ہے دھوم پیمبر کی آمد آمد ہے
حبیب رب اکبر کی آمد آمد ہے

یہ کس شہنشاہ والا کی آمد آمد ہے
یہ کون سے شہہ والا کی آمد آمد ہے

دھوم مچا دو، مچا دو دھوم مچا دو آمد کی
آ گئے سرکار ﷺ بولو آ گئے سرکار ﷺ

فرشتے آج جو دھومیں مچانے آئے ہیں
انہی کے آنے کی شادی رچانے آئے ہیں

رسل انہی کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں

دھوم مچا دو، مچا دو دھوم مچا دو آمد کی
آ گئے سرکار ﷺ بولو آ گئے سرکار ﷺ

یہی تو سوتے ہوؤں کو جگانے آئے ہیں
یہی تو روتے ہوؤں کو ہنسانے آئے ہیں

انہیں خدا نے کیا اپنے ملک کا مالک
انہی کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں

دھوم مچا دو، مچا دو دھوم مچا دو آمد کی
آگئے سرکار ﷺ بولو آگئے سرکار ﷺ

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے
کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں

رؤف ایسے ہیں اور یہ رحیم ہیں اتنے
کہ گرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں

دھوم مچا دو، مچا دو دھوم مچا دو آمد کی
آگئے سرکار ﷺ بولو آگئے سرکار ﷺ

سنو گے لا نہ زبانِ کریم سے نوری
یہ فیض وجود کے دریا بہانے آئے ہیں

دھوم مچا دو، مچا دو دھوم مچا دو آمد کی
آگئے سرکار ﷺ بولو آگئے سرکار ﷺ

سرکار ﷺ جیا سوہنا آیا اے نہ اونا اے

سرکار ﷺ جیا سوہنا آیا اے نہ اونا اے
نہ رب نے بنایا اے نہ رب نے بناؤنا اے

حق اے

جی کردا اے مرجاواں جس دن دا اے سُنیا اے
وچ قبر دے آقا ﷺ نے دیدار کرونا اے

حق اے

دیکھو جی ہر اک شے تے پیا نور برس دا اے
لگدا اے ہنیں ایتھے سرکار ﷺ نے اونا اے

حق اے

انگلی نوں اٹھاندے نیں نالے چن نوں ہلاندے نے
سوں رب دی اے چن فلکی آقا ﷺ دا کھڈونا اے

حق اے

کوئی سڑا دا اے سڑ جاوے کوئی مردا اے مر جاوے
سُنیاں نے تے گج وج کے میلاد منانا اے

حق اے

بن جانی اے گل تیری ویکھیں حشر دے دن یارا
سُنیاں نوں جدوں آقا ﷺ اوتھے گل نل لاؤنا اے

حق اے

يَا سَيِّدِیْ

یــا سیــدی ارُ حــمُــلــنــا
یَــا سیَــدِی ارُحــمُــلَــنــا

اِنْ نَلْتَ یَا رَوْحَ الصَّبَا یَوْ مًا اِلیٰ اَرْضِ، الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

اے بادِ صبا! اگر تیرا گزر سرزمین حرم تک ہو تو میرا سلام اس روضہ کو پہنچا جس میں نبی محترم تشریف فرما ہیں۔

مِنْ وَّجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰی مَنْ کَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

وہ جن کا چہرہ انور مہر نیمروز ہے اور جن کے رخسار تاباں ماہِ کامل جن کی ذات نور ہدایت ہے جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا۔

قُرْآنُهٗ بُرْهَانُنَا فَسْخًا لِّاَدْیَان مَّضَتْ
اِذْ جَآئَنَا اَحْکَامُهٗ کُلَّ الصُّحُفُ صَارَ الْعَدَمْ

ان کا (لایا) ہوا قرآن ہمارے لئے واضح دلیل ہے جس نے ماضی کے تمام دینوں کو منسوخ کر دیا جب اسکے احکام ہمارے پاس آئے تو (پچھلے) سارے صحیفے معدوم ہو گئے۔

اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَةٌ مِنْ سَیْفِ هِجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَهْلِ بَلْدَةٍ فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

ہمارے جگر زخمی ہیں فراق مصطفیٰ کی تلوار سے خوش نصیبی اس شہر کے لوگوں کی ہے جس میں نبی محتشم ہیں۔

اَکْبَادُنَا مُجْرُوْحَةٌ مِنْ سَیْفِ هِجْرِ الْمُصْطَفٰی

طُوبٰی لِاَھْلِ بَلْدِۃ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

ہمارے جگر زخمی ہیں فراق مصطفیٰ کی تلوار سے خوش نصیبی اس شہر کے لوگوں کی ہے جس میں نبی محتشم ہیں۔

یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ کَمَنْ یَّتْبَعْ نَبِیّاً عَالِمًا

یَوْماً وَ لَیْلاً دَائِمًا وَا رْزُقْ کَذَالِیْ بِالْکَرَمْ

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

کاش میں اس کی طرح ہوتا جو نبی کی پیروی علم کے ساتھ کرتا ہے دن اور رات ہمیشہ اے خدا ایسی صورت اپنے کرم سے عطا فرما۔

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن

اَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْن فَضلاً وَجُوْدًا وَالْکَرَمْ

اے رحمت عالم! آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں ہمیں قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے عزت بخشے۔

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ

مَحْجُوْسِ اَیْدِی الظَّالِمِیْنَ فِیْ اِ الْمَوْکَبِ وَ الْمُزْدَحَمْ

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

اے رحمت عالم زین العابدین کو سنبھالئے وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار حیرانی و پریشانی میں ہے۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

حبیب خدا کا نظارہ کروں میں
دِل و جان ان پر نثارا کروں میں

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے
سِوا تیرے سب سے کنارا کروں میں

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

خدارا اب آؤ کہ دم ہے لبوں پہ
دم واپسی تو نظارہ کروں میں

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

مجھے ہاتھ آئے اگر تاج شاہی
تیرے نقش پا پر نثارا کروں میں

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

تیرا ذکر لب پر خدا دل کے اندر
یونہی زندگانی گزارہ کروں میں
میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

دم واپسی تک تیرے گیت گاؤں
محمد ﷺ محمد ﷺ پکارا کروں میں
میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

تیرے در کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے
کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں
میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوری
مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں
میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

مُحَمّد رُوحِ فِدَاکَ

اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ
مُحَمَّدْ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدْ رُوحِ فِدَاکَ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ
مُحَمَّدْ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدْ رُوحِ فِدَاکَ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ

دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کیلئے دریا بہاتے جائیں گے

اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ
مُحَمَّدْ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدْ رُوحِ فِدَاکَ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ

کشتگانِ گرمیِ محشر کو وہ جانِ مسیح
آج دامن کی ہوا دے کر جلاتے جائیں گے

اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ
مُحَمَّدْ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدْ رُوحِ فِدَاکَ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ

گل کھلے گا آج یہ اُن کی نسیم فیض سے
خود روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ
مُحَمَّدْ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدْ رُوحِ فِدَاکَ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ

ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے
اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ
مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ

آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ
ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائیں گے
اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ
مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ

کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمت خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے
اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ
مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ

خاک اُفتادو بس ان کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدہ میں تم کو اٹھاتے جائیں گے
اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ
مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب ﷺ کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے
اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو اللہ

مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمن عصیاں پر اب بجلی گراتے جائیں گے

اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ
مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ

آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں
لوح دل سے نقش غم کو اب مٹاتے جائیں گے

اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ
مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ

سوختہ جانوں پہ وہ پرجوش رحمت آئے ہیں
آب کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائیں گے

اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ
مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ

آفتاب اُن کی ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ
صرصرِ جوشِ بلا سے جھلملاتے جائیں گے

اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ
مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ

پائے کوباں پُل سے گزریں گے تیری آواز پر
رَبِّ سَلِّم کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ
مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ

سرورِ دیں لیجئے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیدا کب تک دباتے جائیں گے

اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ
مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ
مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ مُحَمَّدٌ رُوحِ فِدَاکَ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ اللّٰہ ھُو اللّٰہ ھُو اللّٰہ

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

میرے آقا ﷺ آئے جھومو

میرے آقا آئے جھومو میرے داتا آئے جھومو
پیارے آقا آئے جھومو سب کے داتا آئے جھومو
سب کے مولا آئے جھومو میرے یاور آئے جھومو
سب کے دلبر آئے جھومو میرے حامی آئے جھومو

عید میلاد النبی ﷺ ہے دل بڑا مسرور ہے
عید دیوانوں کی تو بارہ ربیع النور ہے
میرے آقا آئے جھومو میرے داتا آئے جھومو

اس طرف جو نور ہے تو اس طرف بھی نور ہے
ذرہ ذرہ سب جہاں کا نور سے معمور ہے
میرے آقا آئے جھومو میرے داتا آئے جھومو

ہر ملک ہے شادماں خوش آج ہر اک حور ہے
ہاں مگر شیطاں بمع رفقاء بڑا رنجور ہے
میرے آقا آئے جھومو میرے داتا آئے جھومو

آمد سرکار ﷺ سے ظلمت ہوئی کافور ہے
کیا زمیں کیا، آسماں ہر سمت چھایا نور ہے
میرے آقا آئے جھومو میرے داتا آئے جھومو

جشن میلاد النبی ﷺ ہے کیوں نہ جھومیں آج ہم
مسکراتی ہیں بہاریں سب فضا پر نور ہے
میرے آقا آئے جھومو میرے داتا آئے جھومو

غم کے بادل چھٹ گئے ہر غم کا مارا جھوم اٹھا
آگیا خوشیاں لئے ماہِ ربیع النور ہے
میرے آقا آئے جھومو میرے داتا آئے جھومو

خوب دیوانوں پڑھو تم سب درود جھوم جھوم
آج آیا وہ جہاں میں جو سراپا نور ہے
میرے آقا آئے جھومو میرے داتا آئے جھومو

آمنہ رضی اللہ عنہا تجھ کو مبارک شاہ کی میلاد ہو
تیرا آنگن نور بلکہ گھر کا گھر سب نور ہے
میرے آقا آئے جھومو میرے داتا آئے جھومو

غم زدو تم کو مبارک غم غلط ہو جائیں
آگیا وہ جس کے صدقے ہر بلا کافور ہے
میرے آقا آئے جھومو میرے داتا آئے جھومو

ہوں غلام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عطار کا دعویٰ ہے یہ
کاش آقا صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ فرمائیں ہمیں منظور ہے
میرے آقا آئے جھومو میرے داتا آئے جھومو

آقا ﷺ کا میلاد آیا

کلام: عبید رضا
ثناء خواں: اویس رضا قادری

یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ

صَلّٰی عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَھْلاً وَ سَھْلاً مَرحَبا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

بِشَھْرِ رَبِیْعٍ قَدْ بَدَا نُوْرُہُ الْاَعْلٰی

وَیَا حَبَّذَا بَدْرًا بِذَاکَ الْحِمَا یُجْلٰی

اللہ اللہ اللہ اللہ عزوجل

چاروں طرف نور چھایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

خوشیوں کا پیغام لایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

اللہ اللہ اللہ اللہ عزوجل

اَنَارَتْ بِهِ الْاَقْوَام شَرْقاً وَّ مَغْرِباً
وَاَهْلُ الصَّبَاءِ قَالُوْا لَهٗ مَرْحَبًا اَهْلًا
شمس و قمر اور تارے کیوں نہ ہوں خوش آج سارے
ان سے ہی تو نور پایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

اللہ اللہ اللہ اللہ عزوجل

وَاُلْبِسَ كَوْكَبَ النُّوْرِ عِزٌّ وَرِفْعَةً
فَمَا مِثْلُهٗ فِيْ طَلْعَةِ الْحُسْنِىْ اسْتَحْلٰى
خوشیاں مناتے ہیں وہی دھومیں مچاتے ہیں وہی
جن پر ہوا ان کا سایہ آقا ﷺ کا میلاد آیا

اللہ اللہ اللہ اللہ عزوجل

ہیں شاد ہر اک مسلماں کرتا ہے گھر گھر چراغاں
کلیوں کو بھی جگمگایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

اللہ اللہ اللہ اللہ عزوجل

وَلَمَّا رَاٰیٔ الْبَحْرُ حَارَالِحُسْنِہٖ
وَشَاھَدَ مِنْہُ بَھْجَۃً تَسْلِبُ الْعَقْلیٰ

مختار کل مانے جو انہیں نوری بشر جانے جو انہیں
نعرہ اسی نے لگایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

اللہ اللہ اللہ اللہ عزوجل

وَاُطْفِیَا نُوْرَالشَّمْسِ مِنْ نُوْرِ وَجْھِہٖ
وَلِلّٰہِ مَا اَضْحٰی وَلِلّٰہِ مَا اَجْلیٰ

جو آج محفل میں آئے من کی مرادیں وہ پائیں
سب پر کرم ہو خدایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

اللہ اللہ اللہ اللہ عزوجل

اَیَا مَوْلِدَ الْمُخْتَارِ جَدَّدْتَ شَوْقَنَا
اِلٰی خَیْرِ مَبْعُوْثٍ جَلِیْلٍ حَرَی الْفَضْلیٰ
غوث الوریٰ اور داتا نے میرے رضا اور خواجہ نے
سب نے ہی دن یہ منایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

اللہ اللہ اللہ اللہ عزوجل

وَسَعْدًا مُقِیْمًا بِبِقَارٍ بِمَوْلِدٍ
لَہٗ خَبَرٌ عَنْ حُسْنِہٖ اَبَدًا یُتْلیٰ
نعتِ نبی ﷺ تم سناؤ عشقِ نبی ﷺ کو بڑھاؤ
ہم کو رضا نے سکھایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

اللہ اللہ اللہ اللہ عزوجل

عَلَیْہِ صَلوٰۃُ اللّٰہ مَا حَبَّتِ الصَّبَاء
وَمَا صَارَ عَادٍ بِالنِّیَام فِیْ اِلَی الْمَعْلٰی
جس کو شجر جانتے ہیں کہتا حجر مانتے ہیں
ایسا نبیؐ ہم نے پایا آقاؐ کا میلاد آیا

اللہ اللہ اللہ اللہ عزوجل

دل جگمگانے لگے ہیں سب مسکرانے لگے ہیں
اک کیف سا آج چھایا آقاؐ کا میلاد آیا

اللہ اللہ اللہ اللہ عزوجل

کر اے عبید ان کی مدحت تجھ پر خدا کی ہو رحمت
تو نے مقدر یہ پایا آقاؐ کا میلاد آیا